



مِلک  
حسین  
کادائی

لاہور  
ہفت روزہ  
ہفت روزہ  
پاکستان  
کاتر جمال

مذہبی جمعیۃ  
حسین  
پاکستان  
کاتر جمال

حسین محمد داؤد غزنوی

حسین محمد اسماعیل سلفی

جلد: 46

۱۸ تا ۲۴ رجب ۱۴۳۶ھ 8 تا 14 مئی 2015ء

شماره: 18



امام افضیہ الشیخ  
ڈاکٹر خالد علی الغامدی  
مرکز اہل حدیث تشریف آوری  
اور علماء و مشائخ سے ملاقات

سعودی عرب اتحادی افواج  
حرمین شریفین کے تحفظ  
کے لیے برسرِ پیکار ہیں

امام کعبہ

یمن..... حالات و واقعات شریعت کے آئینہ میں!



قرآن و سنت  
کی روشنی میں

- شوہر کے کہنے پر والدین سے قطع تعلقی.....؟!
- طلاق کی مشروعیت اور اس کے اسباب.....؟!
- طلاق دینے کا حق صرف مرد کے پاس.....؟!



دفاع حرمین شریفین کمیشن

امام کعبہ کے اعزاز میں ظہرانہ اور خطابات



## درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

## عقل مندوں کے لیے نشانیاں

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ . . . فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (لقمان)  
 ”آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں رات اور دن کے ہر پھیر میں یقیناً عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے، بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا، بے شک تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔“

اللہ تعالیٰ کی قدرت و عظمت کی دو بڑی نشانیاں ایسی ہیں جو ہر وقت انسان کو دعوت دیتی ہیں کہ انسان ان میں غور و فکر اور تدبر کرے اور اس تدبر کے ذریعے قدرت الہی کو پہچانے اور پھر حقیقی خالق و مالک اور پروردگار کے سامنے شکر گزاری اور اطاعت شعاری والا رویہ اپنائے۔ ان میں سے ایک وسیع کائنات جس میں آسمان کی وسعت زمین کی خلقت اور ان دونوں کے درمیان ان گنت مخلوقات جو ہر لحظہ ان کے خالق کی قدرت پر واضح ثبوت ہیں اور ان میں سے ہر مخلوق پکار پکار کر اللہ کی واحدانیت اور قدرت کا اعلان کر رہی ہیں تاکہ عقل والے سبق حاصل کریں:

﴿وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْبِغْ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ﴾  
 ”ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔“

جبکہ دوسری بڑی نشانی اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید ہے جس میں بندہ بشر کے لیے رہنمائی کا سارا سامان بھی موجود ہے اور زندگی گزارنے کے طور طریقے بھی تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی خشیت و اطاعت والی زندگی گزار کر سرخرو ہو سکے۔

لیکن غیر اسلامی طرز حیات اور طرہ اندازہ تہذیب کی یلغار نیز دنیوی عیش و عشرت نے انسان کو ان دونوں نشانیوں میں غور و فکر سے بے نیاز کر دیا ہے اور اگر ان میں تدبر کرے بھی تو اس کا حق اداء نہیں، اگر انسان غور کرے تو صرف دن اور رات کا تصرف اسے دعوت دے رہا ہے کہ تمہارے حالات میں بھی وقت ڈھلنے کے ساتھ تغیر و نما ہوگا اور یہی تغیر انسان کے لیے مستقبل کی تیاری کا ایک اہم محرک ثابت ہوتا ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل کی نعمت سے نوازا ہے اور اور یہی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اسے دوسری مخلوقات سے افضل بناتی ہے اسی کے ذریعے انسان اشیاء کی حقیقت کو پہچان کر اپنے ایمان باللہ کو پختہ کرتا ہے۔ اسی لیے مخلوقات میں غور و فکر کو عقل والوں کے لیے نشانیاں کہا گیا ہے لیکن اگر عقل پر ہی پردہ پڑ جائے تو پھر ایمان میں بھی نقص آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی لیے تو اصحاب جنم قیامت کے دن کہیں گے کہ:

﴿وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾

”اور (جہنمی) کہیں گے کہ اگر ہم سنتے ہوتے یا عقل رکھتے ہوتے تو دوزخیوں

میں (شریک) نہ ہوتے۔“

## درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

## تین عمدہ وصیتیں

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي وَرَسُولِي بِثَلَاثَ: "بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكَعَتِي الصُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ"] (مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنے اور سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی وصیت فرمائی۔ (مسلم)

وصیت سے مراد تلقین و تاکید ہے کیونکہ فراغ کی ادائیگی کے ساتھ نوافل پڑھنے کا اہتمام اللہ کا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ تلاوت کردہ حدیث میں تین باتوں کی تلقین کی گئی ہے۔

**پہلی وصیت:** ہر مہینے میں تین نفلی روزے رکھے جائیں ان تین دنوں کے روزے کا ثواب ایک ماہ کے روزے کے برابر ہے۔ یہ تین دن ”ایام بیض“ کہلاتے ہیں، یعنی قمری مہینے کی 13، 14 اور 15 تاریخ۔ ان ایام کو ”ایام بیض“ اس لیے کہتے ہیں کہ ان تاریخوں میں چاند تقریباً ساری رات چمکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ان ایام کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

**دوسری وصیت:** یہ کہ چاشت کی دو رکعت ضرور پڑھا کر واس لیے کہ ان کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”ہر انسان پر ہر روز اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔“ انسانی جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا بہت مشکل ہے جو انسان سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد دو رکعت نماز ادا کر لے اس کی طرف سے پورے جسم کا صدقہ ادا ہو جائے گا۔ اکثر لوگ اس عمل سے غافل ہیں۔ اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ چاشت کے دو ہی نفل ہیں۔

**تیسری وصیت:** رات کو سونے سے پہلے نماز وتر پڑھ لیا کرو۔ یاد رہے کہ سونے سے پہلے وتر کی ادائیگی صرف اس شخص کے لیے منتخب ہے جو رات کے آخری حصے میں اٹھنے کے بارے میں اپنے آپ پر اعتماد نہیں کرتا، اگر اسے رات کو اٹھنے پر اعتماد ہو یا گھڑی موبائل پر الارم لگائے اور وقت پر بیدار ہو جائے تو رات کا آخری حصہ افضل ہے۔

یہ تینوں کام نفل عبادت کا درجہ رکھتے ہیں مگر ثواب کے لحاظ سے بہت بڑا مقام رکھتے ہیں۔ روزہ از خود بڑے ثواب کا حامل ہے اور جب سنت سمجھ کر ہر ماہ 13، 14 اور 15 تاریخوں کے روزے رکھے جائیں تو اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ یہ کام بظاہر مشکل معلوم ہوتا ہے مگر جو صدقہ دل سے اسے شروع کرے وہ اللہ کا مقرب بندہ بن جاتا ہے۔ اور چاشت کی نماز سے پورے جسم کے ہر جوڑ کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ کا کس قدر انعام ہے کہ جوڑوں کا صدقہ وہ صرف دو رکعت کی صورت میں قبول کر لیتا ہے ورنہ اتنے صدقے ادا کرنے کے لیے کتنی رقم درکار ہوتی؟ اور تہجد کی نماز اگر چہ نفلی عبادت ہے مگر اس کا ثواب اور اس کے ثمرات بہت زیادہ اس میں آپ ﷺ نے اس شخص کو رعایت عطا فرمائی جو صبح اٹھنے سے قاصر ہے اسے چاہیے کہ وہ رات کو سونے سے قبل وتر نماز ادا کر کے سوئے۔

## جماعتی زندگی کے چند ایمان افروز اور ولولہ انگیز لمحات!

امام کعبہ ساحتہ الشیخ الدكتور خالد الغامدی حفظہ اللہ کی تشریف آوری!

بیت اللہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا روحانی اور دینی مرکز اور فیوض ربانی کا مہبط ہے۔ یہاں بیمار لوگوں کو شفاء اور کج ذہنوں کو جلا ملتی ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ لمحات جو بیت اللہ میں گزریں ہم انہیں سرمایہ حیات اور متاع عزیز سمجھتے ہیں۔ وہاں ایک نماز پڑھنے والے کو ایک لاکھ نماز کا اجر و ثواب ملتا ہے۔ یہی بیت اللہ کی عظمت و رفعت اور بیت اللہ کا بھی شرف و مجد ہے امام و خطیب بیت اللہ کو ہماری نظروں میں عظیم روحانی پیشوا، عظیم دینی راہنما اور مرجع خلائق گردانتا ہے۔ چنانچہ جہاں ہماری زندگی بھر کی تمنائیں اور زندگی بھر کی امنگیں بیت اللہ کی زیارت کے لیے بے قرار رہتی ہیں وہاں امام بیت اللہ کی اقتداء میں سجدہ ریز ہونے کے لیے ہماری جبینیں بے تاب رہتی ہیں۔ امام صاحب کی سوز و گداز سے لبریز تلاوت قرآن سننے کے لیے ہمارے کانوں کی بے چنیاں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ پھر جب امام کعبہ یہاں تشریف لائیں تو یہ امر ہمارے لیے باعث صدمہ و غم تھا کہ ہمارے عقیدوں کے مرکز امام کعبہ الدكتور خالد الغامدی حفظہ اللہ آج 26 اپریل 2015ء بروز اتوار مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں ہمارے شریک حال ہیں۔ 11 بجے ان کی تشریف آوری پر مرکزی قائدین کی قیادت میں احباب جماعت نے دیدہ و دل فرس راہ کر دیئے۔ نعرہ ہائے تکبیر پاک عرب دوستی اور اہلا و سہلا، مرحبا مرحبا کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں ان کے درود مسعود پر جماعت جتنا بھی فخر کرے بجا ہے اور جس قدر خوشی و مسرت کا اظہار کرے حق سبحانہ ہے کہ اسے بیت اللہ الحرام کے واجب الاحترام امام محترم کا خیر مقدم کرنے اور ان کی میزبانی کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اس روز مرکز اہل حدیث کو ترحیبی بینروں، مہمان محترم کی تصاویر، جماعت اور یوتھ فورس کے پرچموں سے نہایت خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ سیکورٹی کا بڑا معقول انتظام تھا۔ مہمان خصوصی فضیلۃ الشیخ الدكتور خالد بن علی الغامدی حفظہ اللہ تعالیٰ امام الحرم المکی کے ہمراہ سعادت الاستاذ جاسم بن محمد الخالدی حفظہ اللہ (القائم بأعمال السفارة السعودية اسلام آباد) اور فضیلۃ الشیخ ابوسعید محمد بن سعد الدوسری حفظہ اللہ تعالیٰ مدیر مکتب الدعوة اسلام آباد بھی تھے۔ پروگرام کے مطابق مرکز کے کمیٹی روم میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی و صوبائی ذمہ داران اور علماء کرام سے تعارفی نشست ہوئی۔ پھر مہمان گرامی جماعت کے آرگن ہفت روزہ ”اہل حدیث“ کے دفتر تشریف لائے، راقم الحروف نے تازہ شمارہ پیش کیا۔ مینیجر صاحب بھی ہمراہ تھے۔ پھر پیغام فی وی کے جملہ شعبوں کا وزٹ کیا اور اپنے خوبصورت تاثرات کا اظہار فرمایا۔ اتنے میں مرکز کی بڑی زیر تعمیر مسجد میں نماز ظہر کی اذان ہو گئی۔ حضرت امام کعبہ ان کے رفقاء اور جماعت کے قائدین مسجد میں تشریف لے آئے۔ بڑی تعداد میں احباب جماعت بھی جمع ہو گئے۔ وسیع و عریض مسجد تنگی داماں کا گلہ کر رہی تھی۔ اتنے میں صفیں درست ہوئیں، امام کعبہ حفظہ اللہ کی اقتدا میں نماز ادا کی گئی۔

اگلا پروگرام فلمیںز ہوٹل میں مہمانان گرامی کے اعزاز میں ظہرانے کا اہتمام کیا گیا تھا، نیز اہل حدیث علماء کنونشن، زیر صدارت امیر محترم سینیئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ تعالیٰ اور اس میں فضیلۃ الشیخ امام کعبہ جناب خالد الغامدی حفظہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی خطاب ہوتا تھا۔ مہمان خصوصی کی آمد سے قبل ہی ملک کے دور و دراز علاقوں سے ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام اور احباب جماعت یہاں پہنچ کر بڑے نظم و ضبط کے ساتھ اپنی نشستوں پر براجمان ہو چکے تھے اور ان کے ہاتھوں میں ہفت روزہ ”اہل حدیث“ کا تازہ شمارہ تھا۔ سٹیج پر ملک کی بلا امتیاز دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین و وفاقی وزیر خواجہ سعد رفیق اور وزیر مملکت عابد شیر علی بھی موجود تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جماعت کے مرکزی انتخابی بورڈ کے چیئرمین ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد صاحب بڑے خوبصورت انداز میں انجام دے رہے تھے۔ مہمانان گرامی اور جماعتوں کے قائدین کا تعارف بھی کروا رہے تھے۔ تقریباً دو بجے امام کعبہ حفظہ اللہ اپنے رفقاء کی معیت میں حرمت حرمین شریفین کانفرنس ہال میں داخل ہوئے تو امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ

مدیر اعلیٰ  
پروفیسر انصاری  
ایم اے

مجلس  
ادارت

☆ رانا محمد شفیق خاں پسوردی  
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد  
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 یمن کے حالات کی شرعی حیثیت (حظہ حرم)
- 10 فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کا خطاب
- 11 امام کعبہ الدكتور خالد علی الغامدی کا خطاب
- 14 تلاوت و مسی میں دعویٰ اول و دعویٰ آخر
- 15 امامت کعبہ..... فَلَکَ فَضْلُ اللّٰهِ
- 16 امام کعبہ کی تشریف آوری
- 18 دفاع حرمین شریفین ربلی..... لاہور
- 23 طب و صحت
- 24 اخبار الجماعہ

ادارہ سے تعلق رکھنے والے تمام کتابت ایڈیٹر کے نام  
اور پوسٹل رزٹرنج کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“  
چوک اہل حدیث (المعرفہ بقی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525  
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ ..... 5000/- روپے  
ششماہی ..... 300/- روپے  
بذریعہ دی ..... 535/- روپے  
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے  
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینیئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”السر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔



عبدالکریم حفظہ اللہ نے ان کا استقبال کیا۔ کنونشن کا وسیع و عریض ہال نعرہ نگیر اللہ اکبر! **وسلما مرحبا مرحبا** پاک سعودی عرب دوستی زندہ باد! میرا دیر تیرا دیر! ساجد میر ساجد میر! امت والا جرأت والا ناظم اعلیٰ ناظم اعلیٰ۔

امام محترم کی آمد پر حاضرین کے اسلامی و دینی جذبوں اور دلولوں سے حرمین شریفین سے عقیدت و محبت اور سعودی عرب کے ساتھ برادرانہ اور گہرے دینی رشتوں کا واضح اظہار ہو رہا تھا کہ پورا ملک عوامی مذہبی اور سیاسی حوالہ سے سعودی عرب کے ساتھ ہے۔ جناب قاری محمد ابراہیم میر محمدی صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ پیغام اور دیگر محفل مصروف کار تھے۔ اس دوران سٹیج سیکرٹری کے فرائض چوہدری محمد یسین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ انجام دے رہے تھے۔ قارئین کرام! ان سطور کو باقاعدہ رپورٹ نہ سمجھیں یہ چند تاثرات ہیں۔ رپورٹ اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے عربی میں مہمان گرامی کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس کا ترجمہ بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ پھر نعروں کی گونج میں امام کعبہ مائیک پر تشریف لائے اور بڑے عالمانہ فاضلانہ اور خطیبانہ انداز میں خطاب فرمایا۔ دوران خطاب حاضرین کا جوش و ولولہ قابل دید تھا۔ اور یہ نعرے وقتاً فوقتاً ہال میں گونج رہے تھے۔

حرمت حرمین پر..... جان بھی قربان ہے..... سعودی عرب کے ساتھ رشتہ کیا..... لا الہ الا اللہ..... امام کعبہ نے جہاں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، امیر محترم پروفسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا، وہاں یہ بھی فرمایا کہ حکومت اور سعودی عوام پاکستان اور اہل پاکستان سے بڑی محبت کرتے ہیں اور انہیں پاکستان پر بڑا ناز ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اسلامی تنظیموں سے منسلک ہونے اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے کے باوجود اس مبارک موقع پر ہمارا آپس میں مل کر بیٹھنا اس بات کا بڑا واضح ثبوت ہے کہ صرف اسلام اور قرآن و سنت ہی وہ طاقت ہے جو ہمیں متحد اور یکجا کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ آپ نے اپنے خطاب میں یہ بھی فرمایا کہ جماعت کے جذبات قابل قدر ہیں ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ امام کعبہ کے تفصیلی خطاب کا ترجمہ جناب قاری صہیب احمد میر محمدی نے پیش کیا۔ آخر میں امیر محترم نے پہلے عربی پھر اردو میں مہمان گرامی ان کے رفقاء اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ دعاء خیر پر کنونشن اختتام کو پہنچا۔ سٹیج کی طرف سے اعلان ہوا کہ تمام شرکاء کے لیے اسی ہال میں کھانے کا بہترین اور اعلیٰ انتظام ہے۔ چنانچہ وہاں بھی حاضرین نے نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا اور بھگدڑ نہ کھانے پینے کی تمام چیزیں وافر مقدار میں تھیں۔ لذت کام و دہن کے بعد شرکاء نے جذبوں اور نئے دلولوں کے ساتھ اپنی اپنی منزلوں کی طرف روانہ ہو گئے۔

## سعودی عرب اور اتحادی افواج حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے برسر پیکار ہیں۔ امام کعبہ

لاہور..... امام کعبہ فضیلۃ شیخ ڈاکٹر خالد الغامدی حفظہ اللہ نے کہا ہے کہ سعودی عرب اور اتحادی افواج حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے برسر پیکار ہیں۔ حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے پاکستانی حکومت اور سیاسی جماعتوں کا کردار لائق تحسین ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام مقامی ہول میں دفاع حرمین شریفین علماء کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جسکی صدارت مرکزی امیر سینیٹر پروفسر ساجد میر نے کی جبکہ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، لیاقت بلوچ، پیر اعجاز ہاشمی، علامہ حسین اکبر، قاری زوار بہادر، وزیر ریلوے خواجہ سعد رفیق، وزیر پانی و بجلی عابد شیر علی، طاہر اشرفی، مہر اشفاق، مدیر کتب الدعوة سعد الدوسری، امیر حمزہ، یسین ظفر، ڈاکٹر عبدالغفور راشد ملک ذوالقرنین ڈوگر، حاجی نذیر انصاری، حاجی عبدالرزاق نے بھی شرکت کی۔

امام کعبہ نے کہا کہ حرمین شریفین کا تحفظ تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ سعودی اور اتحادی افواج حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے برسر پیکار ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یمن میں باغیوں کے باعث بڑا فتنہ سراٹھار رہا ہے۔ یمن میں باغیوں نے عورتوں اور بچوں کو بے گھر کیا ہے۔ سعودی اور اتحادی افواج اس فتنہ کو کچلنے کے لیے برسر پیکار ہیں اور یمن کی قانونی حکومت بحال کر کے دم لیں گے۔ امام کعبہ شیخ خالد الغامدی نے کہا کہ سعودی عرب کا پاکستان کے ساتھ خصوصی رشتہ ہے۔ حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے پاکستانی حکومت اور سیاسی جماعتوں کے مثبت کردار پر شکر گزار ہیں۔ انکا مزید کہنا تھا کہ یمن کے باغیوں نے حرمین شریفین پر قبضے کے عزائم ظاہر کیے اور انہوں نے وہاں کی قانونی حکومت پر شب خون مارا، سعودی عرب نے یمن کی قانونی حکومت کی مدد کی اور باغیوں کے ظالمانہ ہاتھوں کو روکا۔ پاکستانیوں نے حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے جس ایمانی جذبے کا اظہار کیا ہے وہ قابل قدر ہے۔ امت مسلمہ کا اتحاد وقت کی ناگزیر ضرورت ہے۔ ہم ایک اللہ، ایک رسول ایک کتاب کے ماننے والے ہیں ہمیں اپنی صفوں میں یکجہتی پیدا کرنا ہوگی۔ شاہ سلمان اور انکا خاندان حرمین شریفین کی حفاظت کا فریضہ بخوبی انجام دے رہا ہے۔

قبل ازیں امام کعبہ شیخ خالد الغامدی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مرکز 106 راوی روڈ کا دور کیا جہاں پروفسر ساجد میر اور حافظ عبدالکریم نے ان کا والہانہ استقبال کیا۔ امام کعبہ نے علماء اور جماعتی عہدیداران سے ملاقات کے علاوہ وہاں ظہر کی نماز کی امامت بھی کروائی۔ اس موقع پر امام کعبہ کا کہنا تھا کہ قرآن و سنت کی نشر و اشاعت اور میڈیا کے موثر استعمال کے حوالے سے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علماء دین کے حقیقی وارث ہیں، پاکستان مذہبی تعلیم کا مرکز ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اپنے دورے کے دوران پاکستانی عوام اور حکومت کی مہمان نوازی کو نہیں بھلا سکتے۔ امام کعبہ نے علماء سے مسلم امہ کے مسائل اور ان کے حل کے حوالے سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ پروفسر ساجد میر نے کہا کہ امام کعبہ کی آمد ہمارے لیے باعث فخر اور خیر و برکت ہے، ہر پاکستانی امام کعبہ کے لئے دیدہ دل فرس راہ کئے ہوئے ہے، انہوں نے ہماری دعوت قبول کر کے ہمیں سعادت بخش۔ پروفسر ساجد میر نے کہا کہ پاکستان کا سعودی عرب سے روحانی اور برادرانہ رشتہ ہے، سعودی عرب نے اچھے اور برے وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا، ہم سعودی عرب کو دوسرا نہیں بلکہ اپنا گھر سمجھتے ہیں۔ ہمارے دل میں سعودی عرب کا جوا احترام ہے وہ الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں، پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔ کنونشن کے شرکاء امام کعبہ کی تقریر میں جذباتی ہو کر نعرہ بازی کرتے رہے۔ کنونشن میں امام کعبہ کے ساتھ ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر تمام مکاتب فکر کے علماء نے یکجہتی کا اظہار کیا۔ (میڈیا سیل)

جناب  
مولانا  
مفت  
ابو محمد عبدالستار احمد  
مرکز الدراسات الاسلامیہ

سلمان کالونی خیابان چٹان ٹاؤن لاہور پاکستان  
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317  
Email: hammad3316@yahoo.com



## شوہر کے کہنے پر والدین سے قطع تعلقی

**سوال**

میرے شوہر کا کسی بات پر میرے والد سے اختلاف ہوا۔ اب میرے شوہر میرے والد سے لکتو کہیں کرتے، بلکہ مجھے بھی قطع تعلقی پر مجبور کرتے ہیں۔ کیا ایسی صورت میں مجھ پر اپنے شوہر کی اطاعت ضروری ہے؟

**جواب**

اللہ تعالیٰ نے گھر پر زندگی گزارنے کے لیے بیوی پر خاوند کو حاکم بنایا ہے اس بناء پر ضروری ہے کہ خاوند کی اطاعت کی جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر برتری دی ہے اور اس وجہ سے کہ مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔“ (النساء: ۳۴) اس اطاعت میں چند ایک اشیاء کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ مثلاً بیوی کو خاوند کی اطاعت میں اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب حاصل ہوگا۔

مرد کو بھی چاہیے کہ وہ بیوی کے حقوق کا خیال رکھے اور حسن سلوک سے پیش آئے۔ خاوند کی اطاعت بھلے کاموں میں ہوگی اللہ کی نافرمانی کی صورت میں اس کی اطاعت ضروری نہیں۔ اس بناء پر خاوند اگر ایسی بات کا حکم دیتا ہے جس کے ماننے میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو تو بیوی کو چاہیے کہ وہ اس بات کا انکار کر دے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”خالق کی نافرمانی میں مخلوق کو کوئی اطاعت نہیں۔“ (مسند امام احمد: ج ۵ ص ۶۶)

ایسے حالات میں بیوی پر فرض ہے کہ وہ اچھے انداز سے اپنے خاوند کو سمجھائے کہ قطع تعلقی حرام ہے اور اس کے متعلق قرآن و حدیث میں سخت وعید آئی ہے۔ دلائل کے ساتھ اس کی قباحیت و شاعت کو بیان کرے خاص طور پر والد سے قطع تعلقی تو انتہائی کبیرہ گناہ ہے۔ بیوی کو خاوند کے کہنے پر اپنے والد سے قطع تعلقی کی اجازت نہیں دی جاسکتی اس سلسلہ میں کسی عالم دین کی مدد بھی لی جاسکتی ہے جو خاوند کو سمجھائے اور اسے اللہ تعالیٰ کا خوف دلائے اور اسے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا حوالہ دے: ”اطاعت و فرمانبرداری تو بھلے کاموں میں ہوتی ہے۔“ (بخاری الا حاکم: ۷۱۳۵)

بہر حال والدین سے قطع تعلقی بھلا کام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ لہذا ایسے معاملات میں خاوند کی بات نہ مانی جائے۔ واللہ اعلم!

## طلاق کی مشروعیت اور اس کے اسباب

**سوال**

عام طور پر طلاق کے متعلق ایک حدیث بیان کی جاتی ہے: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔“ اس حدیث کی کیا حیثیت ہے؟ کیا کسی وجہ سے بیوی کو طلاق دی جاسکتی ہے اور اس کے کیا اسباب ہیں؟

**جواب**

کی معقول وجہ کی بناء پر اپنی بیوی کو طلاق دینا ایک مباح امر ہے رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی ایک بیوی کو طلاق دی تھی اور پھر رجوع کر لیا تھا۔ (ابوداؤد الطلاق: ۲۲۸۳) اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی ایک بیوی سے محبت تھی لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو ان کا اس کے ساتھ رہنا پسند نہ تھا انہوں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا: ”عبداللہ! اپنی بیوی کو طلاق دے دو“ چنانچہ انہوں نے طلاق دے دی۔ (ترمذی الطلاق: ۱۱۹۸)

ایسا نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ ﷺ کوئی ایسا حکم ارشاد فرمائیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مکروہ اور ناپسندیدہ ہو۔ سوال میں ذکر کردہ حدیث کو امام ابوداؤد نے کتاب الطلاق میں بیان کیا ہے امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور علامہ ذہبی نے اس کی توثیق کی ہے۔ (مستدرک الحاکم، الطلاق: ۲۷۸۴) مگر امام ابو حاتم دارقطنی اور بیہقی نے اسے مرسل قرار دیا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے علامہ البانی نے اس روایت کو ضعیف ابی داؤد میں درج کیا ہے۔ شاید کراہت کی وجہ ان اسباب کی کراہت ہے جن کے پیش نظر اس ہتھیار کو استعمال کیا جاتا ہے۔ طلاق دینے کے جائز اسباب حسب ذیل ہیں:

- ✽ خاوند اور بیوی کے درمیان عدم موافقت وہ اس طرح کہ کسی ایک کی طرف سے دوسرے کے لیے دل میں کوئی نرم گوشہ نہ ہو یا پھر دونوں ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہوں۔
- ✽ عورت کا بدخلق ہونا، نیکی اور خیر کے کاموں میں شوہر کی اطاعت نہ کرنا۔
- ✽ خاوند کا بدکردار ہونا، بیوی پر ظلم و ستم کرنا، اس کے ساتھ نا انصافی کرنا اور اس کے حقوق ادا نہ کرنا۔
- ✽ دونوں میں سے کسی ایک یا دونوں کا کسی گناہ میں ملوث ہونا جس کی بناء پر ان کے حالات اس قدر کشیدہ ہو جائیں کہ طلاق ہو جائے۔

بیوی کے ساس یا سر کے ساتھ معاملات خراب ہوں اور وہ ان کے ساتھ حکمت کے ساتھ پیش نہ آ سکے۔

اس طرح کئی دوسرے اسباب بھی ہو سکتے ہیں، اہل علم نے طلاق کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا ہے:

جائز..... یہ اس وقت ہے جب اس کی ضرورت پیش آئے۔

مکروہ..... وہ طلاق ہے جو بلا وجہ دی جائے۔

مستحب..... وہ ہے جو بیوی کے طلب کرنے پر دی جائے۔

واجب..... اس وقت ہے جب طلاق نہ دینے میں بیوی کا نقصان ہو۔

حرام..... اس وقت ہے جب شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دی جائے، جیسا کہ دوران حیض طلاق دینا۔

بہر حال طلاق دینا جائز امر ہے، لیکن یہ جائز نہیں کہ خاوند اپنی بیوی کو کسی معقول وجہ کے بغیر طلاق دے۔ واللہ اعلم

## طلاق دینے کا حق صرف مرد کو ہے

**سوال** میری شادی دس سال قبل ہوئی، کسی وجہ سے میرا اپنے سر سے اختلاف ہوا تو میرے سر نے اپنے بیٹے کی طرف سے مجھے طلاق دے دی، کیا شوہر کے علاوہ کسی بھی

دوسرے مرد کو طلاق دینے کا حق ہے؟ وضاحت فرمادیں۔

**جواب** طلاق میں اصل تو یہی ہے کہ اس کا اختیار شوہر کے ہاتھ میں ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے نبی! (اپنی امت سے کہہ دو) جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں

ان کی عدت میں طلاق دو۔“ (الطلاق: ۱)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”طلاق صرف اس کا حق ہے جس نے پنڈلی کو تھام رکھا ہے۔“ (ابن ماجہ الطلاق: ۲۰۸۱)

اس سے مراد شوہر ہے، اللہ کی عظیم حکمت ہے کہ اس نے یہ معاملہ خاوند کے سپرد کیا ہے۔ اس کی وجوہات حسب ذیل معلوم ہوتی ہیں:

مرد قوت عقل اور معاملات کے نتائج تک رسائی حاصل کرنے میں کامل دسترس رکھتا ہے جبکہ عورت ناقص عقل اور وسعت ادراک میں کامل نہیں۔

مرد اخراجات کا ذمہ دار ہے اور اپنے خاندان کی کفالت کرنے والا ہے اس بناء پر طلاق دینے کا حق بھی اسے دیا گیا ہے۔

مہر کی ادائیگی شوہر کے ذمے ہے اس لیے طلاق کا حقدار بھی وہی بٹھرایا گیا ہے تاکہ عورت طبع اور لالچ میں نہ پڑ جائے۔

اللہ تعالیٰ کے درج ذیل فرمان میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے: ”مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر برتری دی ہے اور اس وجہ سے

بھی کہ انہوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔“ (النساء: ۳۴)

ان دلائل کا تقاضا ہے کہ طلاق صرف شوہر کے ہاتھ میں ہو یا پھر اس شخص کے ہاتھ میں جو شرعاً شوہر کا قائم مقام ہو مثلاً شوہر نے اسے اس سلسلہ میں وکیل مقرر کیا ہو۔ صورت

مسئولہ میں شوہر کے باپ کو یہ حق نہیں کہ وہ بیٹے کی طرف سے اپنی بہو کو طلاق دے۔ ہاں اگر شوہر نے اپنے باپ یعنی بیوی کے سر کو طلاق دینے کا باضابطہ اختیار دیا ہو تو پھر اس کے

طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جائے گی۔ واللہ اعلم!

## سن رسیدہ کے لیے عدت وفات

**سوال** ہماری وادی عمر سیدہ ہے اور اس کے شوہر بیرون ملک کسی حادثہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ وفات کے چھ ماہ بعد وادی اماں کو اطلاع ملی، کیا اس صورت میں اس پر عدت وفات

ہوگی؟ وضاحت فرمادیں۔

**جواب** اگر کسی عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو اس پر عدت وفات ہے جو چار ماہ دس دن ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ

جائیں تو وہ بیویاں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن عدت میں رکھیں۔“ (البقرہ: ۲۳۴)

شوہر کی وفات پر یہ عدت ہر بیوی پر لازم ہے خواہ وہ عمر رسیدہ ہو یا جسے مردوں کی حاجت نہیں یا وہ چھوٹی عروالی ہے جو ابھی سن بلوغ کو نہیں پہنچی۔ واضح رہے کہ خاوند کی وفات کے

بعد بیوی کی عدت شروع ہو جاتی ہے۔ اگر بیوی حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ اگر بیوی کو اپنے خاوند کی وفات کا علم چھ ماہ بعد ہوا تو اس کی عدت ختم ہو چکی ہے۔ اب مزید اسے

عدت گزارنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اسے علم ہی چھ ماہ بعد ہوا جبکہ مذکورہ عدت گزر چکی ہے۔

صورت مسئلہ میں بیوی کو چھ ماہ بعد وفات کا علم ہوا ہے اس لیے اب اس پر نوعدت گزارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ واللہ اعلم!



# یمن کے حالات کی شرعی حیثیت

جناب حافظ عبدالحمید ازہر رحمہ اللہ

ظہانی

جناب محمد عارف الیاس / محمد ہاشم یزمانی

سرم

اما بعد:

اللہ کے بندو! میں آپ کو بلند و برتر اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ تقویٰ اختیار کرنے والے ہی عزت والے ہیں جبکہ نافرمان اور گناہ گار ذلیل و بے وقعت ہیں۔ تقویٰ الہی، جنگ کی بہترین تیاری ہے اور دشمن پر سخت گراں گزرنے والا ہتھیار ہے۔

فرزندانِ اسلام! حالیہ حالات کے تناظر میں، ہمایہ ملک یمن میں فتنہ اب سر نکال چکا ہے، برے مقاصد کا حامل دشمن اپنے لشکر اکٹھا کر چکا ہے، تمام حدیں پار کر چکا ہے اور اپنی عمارت پختہ اور بلند بنا چکا ہے۔ فتنے کی آواز پھر سے ڈرانے دھمکانے لگی ہے۔ اس کے مسلح افراد پھر سے حملے کرنے لگے ہیں۔ فتنے کی آگ بڑی

سرکشی کے ساتھ دوبارہ بھڑکنے لگی ہے اور اس کے جھنڈے دائیں بائیں پھر لہرانے لگے ہیں۔ اس فتنے کو اٹھانے والے نے عالم ہیں۔ یہ بے حد زیادتی اور بدترین حملوں کے ذمہ دار ہیں۔ ان کے مظالم کی تاریکی بڑھتی جا رہی ہے۔

درد بھرا گھناؤپ اندھیرا چھائے جا رہا ہے۔ یمن جیسے عزیز اور برادر ملک کے لوگ اس فتنے کا ظلم و ستم عرصہ دراز سے سہتے چلے آئے ہیں۔ انہیں کبھی قتل دیکھنے کو ملتا تو کبھی ڈراوا، کبھی ناجائز حملے نظر آتے ہیں تو کبھی تخریب کاری۔ یہاں تک کہ وہ اپنا ملک چھوڑنے اور ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ان کا حال یہ ہے کہ عزتیں لٹی ہوئی، پردے فاش، خون ریزیاں جاری، اموال مسلوب اور سرحدیں پامال! حق کے نشانات مناد بے گئے ہیں، سچائی کی زبانیں گنگ ہیں اور قتل و غارت کی تیز آندھی تھمنے کا نام ہی نہیں لیتی، ظلم و ستم کے جسم یوں کھڑے ہیں کہ بیٹھے کا نام نہیں لیتے، اس فتنے کو اٹھانے والے حملے کرتے جا رہے ہیں، تباہی مچا رہے ہیں۔ خود

فتنوں میں گھرے ہیں اور فتنوں کو بھڑکا رہے ہیں۔ خوزیری سے وہ ہاتھ اٹھاتے ہیں تو نہ عزتیں پامال کرنے سے وہ رکتے ہیں۔

”حوشیوں میں ہم نے وہ کچھ دیکھا ہے جو سخت افسوس کے قابل ہے، ان کے ظلم و ستم دیکھ کر ہمارے کلیجے اب منہ کو آنے لگے ہیں۔ گمراہی، دشمن گردی، طیش اور فتنے میں مبتلا ہیں۔ بے راستگی میں بھٹک رہے ہیں اور بدنمائیہ مظالم کے مرتکب ہیں۔“

فرزندانِ اسلام! بلا حرمین ان کے عزائم سے بے خبر تو نہ تھی اور نہ یہ اس طرح کے معاملات سے بے خبر رہ سکتی ہے۔ بلکہ یہ تو غفوردردگرز کی راہ اپنائے ہوئے تھی۔ کوششیں کر رہی تھی کہ فریقین میں صلح کا، نقصان سے بچاؤ

حوشیوں میں ہم نے وہ کچھ دیکھا ہے جو سخت افسوس کے قابل ہے، ان کے ظلم و ستم دیکھ کر ہمارے کلیجے اب منہ کو آنے لگے ہیں۔ گمراہی، دشمن گردی، طیش اور فتنے میں مبتلا ہیں۔ بے راستگی میں بھٹک رہے ہیں اور بدنمائیہ مظالم کے مرتکب ہیں۔

کا اور مل بیٹھنے کا کوئی راستہ نکل آئے۔ اسی مقصد کے لیے پر امن حل پیش کیے گئے اور مذاکرات کی راہ اپنائی گئی کہ شاید یہ قوم رک جائے اور ظلم و تشدد کی راہ سے ہٹ جائے۔ ”مگر جب طبیعتیں ہی مسخ ہو چکی ہوں تو کوئی تربیت فائدہ دیتی ہے اور نہ ہی کوئی مربی انہیں سنوار سکتا ہے۔“

پھر بھلا قضائے الہی کے نازل ہونے اور امتحان آجانے کے بعد چارہ ہی کیا ہے؟ اللہ کے ضابطے تو سب پر نافذ ہو کر رہتے ہیں اور اس کی حکمت ہی تمام جہانوں پر غالب ہے۔

هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۚ لَهُ أَسْمَاءُ الْغَيْبِ لَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿۱۰۸﴾  
”ہم ضرورتاً لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں گے تاکہ

تمہارے حالات کی جانچ کریں اور دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور ثابت قدم کون ہیں۔“

چنانچہ ہماری قیادت کا عزم اور اس کی ہمت بھڑک اٹھی اور اللہ کے فضل و کرم سے ”عاصفة الحزم“ کا آغاز ہوا۔ نرمی استعمال کیجیے یہ دوسروں کو اپنا بنا لیتی ہے۔ سنجیدگی سے کام لیجیے اور حسی نہ چھوڑیے۔ ہمت تو ہر فیصلے میں ہونی چاہیے، تو ہمت کے ساتھ پختہ فیصلہ کیجیے۔ جب ٹھیک راستہ آپ کے سامنے واضح ہو جائے تو پھر اس پر جم جائیے۔“ اللہ کے فضل و کرم سے اسی طریقے پر عمل کیا گیا ہے۔ اس عمل کی بنیاد اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ قول ہے: ”پھر جب تمہارا عزم کسی رائے پر مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کرو، اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اسی کے بھروسے پر کام کرتے ہیں۔“

مومن بھائیو! ”عاصفة الحزم“ ایک تاریخی فیصلہ ہے جو عین وقت پر کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ ایک شرعی ضرورت تھا۔ یہ وطن کی مصلحت کا تقاضا تھا۔ یہ خطے کے امن و سکون کے لیے ناگزیر تھا۔ یہ

ایک دلیرانہ موقف ہے۔ یہ وحدت، یک جہتی، عزت اور بھائی چارے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ یک جانی، اعلیٰ ظرفی اور بلند حوصلگی کا مظہر ہے۔ یہ باہمی مدد، تعاون اور وفاداری کی علامت ہے۔ یہ سخت فیصلہ ہے۔ ایک حلیم کے سامنے تمام پر امن راستے بند ہو جانے بعد کیا گیا ہے۔ سخت فیصلے اگر ٹھیک وقت پر کیے جائیں تو وہی عین حکمت اور سمجھداری کا تقاضا ہوتے ہیں۔

”حلی کی شفافیت کو گدلائے والی اشیاء سے بچانے کے لوازمات نہ ہوں تو اس حلی میں بھی کوئی خیر نہیں۔ جیسا کہ علم کی بنا پر اگر بروقت اور سخت فیصلے صادر کرنے والا کوئی نہ ہو تو ایسے علم میں بھی کوئی خیر نہیں۔“

نکل اُٹھے۔ نتیجہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے دشمنوں کے دل رعب سے بھر دیے۔

اللہ اکبر! ”کیا بزرگوں کی عزتوں کو یوں سرکشی سے روندنا جائے گا اور کیا اب تقویٰ بھری مسجدوں کی توہین کی جائے گی؟! بیواؤں اور یتیموں کا خون بھی محفوظ نہ رہیں گے؟ کیا اسے بھی ان کے خاکی پیکروں پر بہا دیا جائے گا؟“

اللہ کی طرف سے محفوظ ملک سعودی عرب نے ایک تاریخی ہمت اور دلیری کا فیصلہ کیا ہے۔ تاریخ اس اہم فیصلے کو سونے کے پانی سے رقم کرے گی۔ یہ فیصلہ مظلوم کی مدد کے لیے اور ظالم کا ہاتھ روکنے کے لیے کیا گیا۔ یہاں تک کہ ظالم ظلم سے ہاتھ اٹھانے لے اور باز نہ آجائے۔ یہ فیصلہ آپ ﷺ کے اس فرمان پر عمل درآمد ہے کہ:

تاہم اس مسئلہ پر ٹھیک ٹھیک شرعی بنیادوں پر نظر دوڑانا اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے۔ وہ اس لیے کہ قرآن و حدیث کی وہ نصوص اور دین کے وہ اصول و مقاصد بیان کیے جاسکیں جن کی بنا پر یہ فیصلہ کیا گیا۔ تو جان لیجیے! یہ ہمت بھرا عظیم فیصلہ بدترین مفساد کا سد باب کرنے اور بہترین نیک مقاصد کے حصول کے لیے کیا گیا ہے۔ یہ غدار باغی چور کو روکنے کے لیے کیا گیا ہے۔ نمایاں زیادتی اور نقصان دور کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ اس میں شریعت اسلامیہ کے پانچ اعلیٰ مقاصد کی حفاظت ملحوظ رکھی گئی ہے جن میں دین، نفس، عقل، مال اور عزت شامل ہیں۔ اس میں امن و امان کی بقا کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔ یہ ایک مظلوم ہمسائے، بے بس عوام، مسلوب اور چھپے ہوئے حق کی مدد کی غرض سے کیا گیا ہے۔ یہ انقلاب کے

جھنڈے بلند کرنے والوں اور دہشت گردوں کو روکنے کے لیے کیا گیا ہے۔ یہ ظلم و ستم کرنے والوں کی روک تھام کے لیے کیا گیا ہے جنہیں بیرونی طاقتوں اور

ساتھ صلح کرنا دو اور انصاف کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

”ہمارا شرعی اور قانونی حق ہے کہ ہم ایسے ہر سرکش کو روکنے کے لیے اقدامات کریں جو خود کو اپنی حیثیت سے کچھ زیادہ سمجھ بیٹھے اور آگے بڑھنے لگے۔ کاش کہ وہ بصیرت والا ہوتا اور خود کا صحیح اندازہ لگاتا۔ پھر دشمنگردی سے رک جاتا اور خود کو برائی پر کوسنے لگتا۔“

مسلمان بھائیو! اس توفیق بھرے حکیمانہ فیصلے کی ایک غرض یہ بھی تھی کہ ایمان اور حکمت بھرے یمن کے لیے دست تعاون پھیلا یا جائے کیونکہ وہاں کے رہائشیوں نے بھائیوں اور ہمسایوں سے مدد طلب کی ہے اور ہمسائے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں تاکہ مدد اور نصرت کا واجب بہترین انداز میں ادا ہو سکے۔ فرمان الہی ہے:

﴿وَلَا يَنْفَعُ الْإِنْسَانَ إِلَّا إِيمَانُكَ فِي الدِّينِ﴾ (الانفال: 72)

”ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے

مدد مانگیں تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے۔“

یمن اسلامی دنیا کا حصہ ہے۔ ہمسایہ ملک ہے۔ یہ مسلمانوں کو بے حد عزیز ہے۔ شریعت اسلامیہ نے اس کی قدر قیمت بیان کی ہے اور اس کے لوگوں کی ہمیشہ سے رہنے والی سمجھداری کی طرف اشارہ کیا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

”تمہارے پاس یمن کے رقیق القلب اور نرم مزاج لوگ آئے ہیں، ایمان تو یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔“ (بخاری و مسلم)

تو باغیوں کے لیے بھلا کس طرح جائز ٹھہرا کہ وہ ان حکیم اور مومن لوگوں پر ہاتھ اٹھائیں؟ یہ باغی ایسے ظالم ہیں کہ ان کے رویے سے سب کے لیے عیاں ہو گیا ہے کہ مذاکرات انہیں جہالت سے باز نہیں کرتے۔ بات چیت انہیں گمراہیوں سے نہیں روکتی۔ انہیں روکنے کے لیے اللہ کا حکم نافذ ہو کر رہا:

﴿وَأَذِّنْ لِلَّذِينَ يُقْتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾ (الحج)

”اجازت دے دی گئی اُن لوگوں کو جن کے خلاف

”تمہارا بھائی ظالم ہو یا مظلوم، اس کی مدد کرنا چاہیے!“

ایک صحابی نے عرض کیا: اس کی مدد اس وقت کرنا چاہیے جب وہ مظلوم ہو۔ لیکن جب وہ ظلم کر رہا ہو تو اس کی مدد کیسے کی جاسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اسے ظلم سے روکنا چاہیے یہی اس کی مدد ہے۔“ (بخاری و مسلم)

مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَإِنْ كَانُوا مِنْ الْمُؤْمِنِينَ اقْتُلُوا فَأْصِلُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَجَاهِدُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأْصِلُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ (الحجرات)

”اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے

اس خطے کے بدخواہوں کی مدد حاصل ہے۔ تو ذرا دیکھیے! یمن میں امن و امان ختم ہو جانے کی وجہ سے کتنی برائی، کتنے منفی اثرات اور نقصانات اور کتنا خطرہ بلاد حرمین کو، یمن کو، عرب دنیا کو، پورے خطے کو بلکہ پوری دنیا کو درپیش تھا؟ ذرا سوچیے! کیا کیا ہو سکتا تھا اگر سعودی عرب ان لوگوں کے خلاف یہ ہمت بھرا فیصلہ نہ کرتا جنہوں نے اپنے چھپے ارادوں پر سے پردہ اٹھا ڈالا تھا اور علی الاعلان کہہ دیا تھا کہ وہ حرمین شریفین کا، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا امن و امان ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اُس جگہ کا امن، جہاں نزول وحی کی ابتدا ہوئی اور پیغام نبوت کا پھیلاؤ شروع ہوا۔ اُس جگہ کا امن جو نبی ﷺ کا مقام ہجرت ہے اور یہ دونوں مسلمانوں کی قوت کا مرکز اور دنیا جہاں کا قبلہ ہے۔ سعودی عرب اور اس کے برابر ممالک نے اس ہمت بھرے فیصلے میں اس کا ساتھ دیا ہے، ان سب نے نبی ہدایت ﷺ کی سنت پر عمل کیا ہے۔ کیونکہ جب آپ ﷺ کو جب خبر ملی تھی کہ رومی حملہ آور ہونے کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے ان کے حملے کا انتظار نہ کیا بلکہ جیشِ عمرت تیار کیا اور ان پر حملہ آور ہونے



جنگ کی جارہی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں، اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔“

بلاد الحرمین کا پختہ اصول ہے کہ وہ جنگوں کی طرف نہیں بلاتا، نہ گروہ بندی کی بنا پر کوئی کارروائی کرتا ہے۔ بلکہ یہ حکمت اور حلیمی بھرے فیصلے کرتا ہے۔ عالمی امن و سلامتی برقرار رکھنے کی ہر ممکنہ کوشش کرتا ہے۔ لیکن جب ہمت، سختی، دلیری اور سخت فیصلوں کا وقت آتا ہے تو یہ مغلوب لوگوں کی مدد کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے، مظلوموں سے ظلم رفع کرنے کے لیے میدان میں اُتر آتا ہے۔ ظالم باغی سرکشوں کو روکنے کے لیے بھرپور کوشش کرتا ہے۔ اس لیے سب کا فرض ہے کہ بلاد حرمین کی مدد کریں، اس کی تائید کریں اور اس کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں۔ بلاد حرمین کا امن سرخ لکیر ہے جس سے آگے بڑھنا کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے امن و امان سے کھیلنے والے، کوئی ہوں، ان کے ساتھ کبھی نرمی نہیں برتی جاسکتی۔

”پختہ عزم، ہر موقع پر ہمت دکھانے کے سوا اور کیا ہے؟ فخر و عزت ٹھیک وقت پر ٹھیک فیصلے کرنے کے سوا اور کس کا نام ہے؟ مردانگی، عزت اور اعلیٰ ظرفی کے سوا اور کس کا نام ہے؟ اگر یہ صفات کسی مرد میں نہ ہوں تو اس میں بھی کوئی خیر نہیں۔“

یہ پیغام ہے ایسے تمام لوگوں کے لیے جو بلاد حرمین کے امن و امان سے کھیلنے کے خواب دیکھتے ہیں، اس جنگ کے استمرار میں بھی بہترین سبق ہے۔ یہ اللہ کے فضل و کرم سے اپنے مقاصد پورے کر کے اور ملک و عوام کے لیے امن و امان بحال کر کے ہی ختم ہوگی۔

”جس شے سے ڈرتا ہو، اس کے بارے میں کسی سخت فیصلے سے کبھی نہ گھبرا۔ جب امن و امان ہو، تو بھی سخت فیصلوں کا کیا نقصان؟ عاجز آ جانا تو نقصان دہ ہے لیکن سخت فیصلوں کا نقصان نہیں! سخت فیصلوں کا بہترین مظاہرہ ظلم رفع کرنے کے لیے ان کا استعمال ہے۔“

ہم ان شاء اللہ فتح کی جلد نکلنے والی پر نور صبح کی امید لگائے بیٹھے ہیں جس کا نور ہر شے کو اپنی لپیٹ میں

لے لے گا اور خاص طور پر یمن کے باشندوں پر خوشی نچاؤ کر ڈالے گا۔ تاہم اس وقت ہم انہیں کہتے ہیں: صبر سے کام لیجیے! صبر سے کام لیجیے!

﴿فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾ (الانشراح)  
”بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔“

فراخی کے ساتھ فتح اور نصرت بھی آئے گی۔ اللہ کے فضل و کرم سے آپ کے چہرہ پر بھی فتح کی خوشیوں سے جگمگا اٹھیں گی۔ تاریخ بھی دلیری کے قلم سے فتح اور نصرت کی داستان رقم کرے گی۔

اس مبارک ملک سعودی عرب نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ وہ مشکلات و مصائب کے وقت مضبوط ترین ہوتا ہے اور اس کی وحدت مضبوط ترین ہو جاتی ہے۔ سرکشی کتنے گن ہی کیوں نہ گالے، وہ بالآخر زوال اور تباہی کی

**بلاد حرمین اللہ کی توفیق سے حاسدوں اور بد ارادہ لوگوں کے سامنے ایک مضبوط قلعہ ثابت ہوگا جس پر ان بد خواہوں کے تیر ٹوٹ جائیں گے۔ یہ ایسی سخت چٹان ہوگا کہ جس پر زیادتی کرنے والوں کے ہتھیار ٹوٹ جائیں۔**

طرف ہی جاتی ہے، اور جتنے زور ہی سے کیوں نہ آئے، وہ بالآخر تباہ و برباد ہوگا مگر ماضی کا حصہ ہی بن جاتا ہے۔

بلاد حرمین اللہ کی توفیق سے حاسدوں اور بد ارادہ لوگوں کے سامنے ایک مضبوط قلعہ ثابت ہوگا جس پر ان بد خواہوں کے تیر ٹوٹ جائیں گے۔ یہ ایسی سخت چٹان ہوگا کہ جس پر زیادتی کرنے والوں کے ہتھیار ٹوٹ جائیں۔

﴿وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (یوسف)  
”اللہ اپنا کام کر کے رہتا ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔“

اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو! اللہ کی مضبوط پناہ گاہ سے چٹ جاؤ، فتح اور کامیابی کی نوید سننے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ اللہ کی مدد بہت قریب ہے۔

اما بعد:

اے میرے ایمانی بھائیو! مدد الہی کی خوشخبری ہی سمجھو کہ الحمد للہ ہماری صفوں میں اتحاد پیدا ہوا ہے اور حق مزید مضبوط ہوا ہے۔ باہمی اتفاق اور معاہدوں میں

کامیابی بھی اسی مدد کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں خالص عقیدہ توحید، حرمین شریفین، سنت مبارکہ، امن اور مضبوط دفاع جیسی نعمتوں سے بیک وقت مالا مال کر رکھا ہے۔

ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ حالیہ فتنوں، بحرانوں اور شدید طوفانوں کے بارے میں ہمیں اپنے حکمرانوں اور علماء کرام کے موقف پر مکمل اعتماد ہو اور سب ایک ساتھ مل کر دین، وطن اور اسلامی بھائی چارے کی خدمت کے لیے ہر جگہ کوشش کریں تاکہ کامیابی کا کوئی بھی موقع ہمارے اس دشمن کے ہاتھ نہ آ جائے جو کہ ہمیں گردشی ایام میں الجھانے کے لیے گھات لگائے بیٹھا ہے۔

توفیق الہی سے سرفراز اپنے قائد اور راست روئی الامر اور ان کے دست راست بھائیوں اور اتحاد کے

قائدین کے لیے ہمارا پیغام ہے کہ تمہیں اور تمہاری فیصلہ کن کوششوں کو اللہ تعالیٰ مبارک بنائے۔ بلاشبہ تم نے ہمارے سروں کو بلند اور دلوں کو خوش کر دیا، اپنے عمل سے مضبوط قوت فیصلہ کو ثابت اور اور

پھر سے امیدوں کو بحال کر دیا۔ تم نے بڑا زبردست واضح اور عزت والا موقف اپنایا ہے۔ اللہ کا نام لے کر اب بڑھتے جائیے۔ اللہ کے فضل سے یہ ساری قوم آپ کی پشت پر کھڑی آپ کی مدد کو تیار ہے۔ یہ ایسی قوم ہے کہ جنگ میں ثابت قدم اور دشمن سے لڑائی میں سچی اور کھری ہے۔

”عاصفہ الحزم“ نامی یہ فیصلہ کن طوفان بہادروں کے لیے نصرت و مدد لائے گا اور نفس کو راحت پہنچانے کے لیے مشقت تو اٹھانا ہی پڑتی ہے۔

دشمنوں کی گردنیں اُڑاتے ہوئے کتنی محنت کرنا پڑتی ہے، جنگ کا لفظ ”حرب“ یعنی (نیزہ) سے مشتق ہے۔ خادم الحرمین! حزم و احتیاط کا یہ مظاہرہ اللہ سے اجر و ثواب کی امید پر جی ہے دیوی فواکد کی شے نہیں۔ ہمت و عزیمت، مقاصد کے حصول کے لیے تیز ترین شے ہے۔ اس میں اگر تکلیف ہے تو یہ راحت کا پیغام بھی لاتی ہے۔ ”عاصفہ الحزم“ اس سے بہت بلند ہے کہ کوئی نثر نگار اس کی تمام خوبیوں کا احاطہ کر سکے اور نہ یہ کسی شاعر کے نُس کی بات ہے۔

ہم اللہ بزرگ و برتر سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ملک، بلا و حریم شریفین کے عقیدے، اس کی قیادت، امن و امان، اتحاد و یک جہتی اور استحکام و استقامت کی حفاظت فرمائے اور ہماری امن و فلاح اور پہرے پہ مامور سپاہیوں کو ہر قسم کی بھلائی، مدد اور فلاح کی توفیق اور راست روی سے نوازے اور ان میں سے جو شہید ہو گئے ہیں ان کی شہادت کو قبول فرمائے، مرلیضوں کو شفا یاب کرے، دشمنوں کو اپنی عافیت میں رکھے، انہیں ثابت قدم رکھے، ان کے دلوں کو مضبوط کرے، ان کی رائے اور نشانے دلوں کو سہارا دے، انہیں اپنے اور ان کے دشمن کے خلاف زبردست نصرت عطا کرے، بے شک اللہ تعالیٰ زبردست طاقت کا مالک اور غلبے والا ہے۔



### اسلام اور مغرب

ہے اور آئندہ 30 سالوں میں 5 کروڑ مسلمان امریکی ہوں گے، پی ای ڈبلیو کے مطابق دیگر مذاہب کے پیرو کاروں کی نسبت مسلمانوں کی آبادی میں نوجوانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ مسلمان ایشیاء میں آباد ہیں مگر 20 سالوں میں یہ اعزاز پاکستان کو حاصل ہو جائے گا۔ توجہ فرمائیے کہ یہ رپورٹ کسی اسلامی مفصل، ملک یا ادارے کی نہیں بلکہ دانشمندان میں قائم امریکی ادارہ پی ای ڈبلیو (پی) کی جاری کردہ ہے تو اگر اسلام کے حوالہ سے دہشت گردی بارے کوئی حقیقت ہوتی یا محض شبہات ہی پائے جاتے تو کیا مغرب میں لوگ اس طرح حلقہ بگوش اسلام ہوتے؟ نہیں ایسا کسی بھی صورت نہ ہوتا، تو اس صورتحال کے تناظر میں بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب اسلام کے خلاف عالمی سازشیں ہیں جن میں کوئی صداقت نہیں اور اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ دشمنان اسلام دراصل اسلام کی آفاقی تعلیمات کے نتیجے میں اس کی اشاعت پر خوفزدہ ہو کر اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں۔ ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم ممالک بروقت کردار ادا کرتے ہوئے حقیقی اقدامات کریں اور مسلم مبلغین اسلام کا حقیقی رخ سامنے لانے کے لئے پہلے سے بڑھ کر کام کریں تاکہ دشمنان اسلام کی سازشیں دم توڑ سکیں۔



تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھو۔ اللہ کی راہ میں اور پھر حرمین شریفین کے امن کی حفاظت کے لئے لڑتے لڑتے جام شہادت نوش کرنے والے ہمارے ان مجاہد سپاہیوں کی قسمت کے کیا کہنے۔ شہادت مل جانا عزت، فخر، عظمت اور شان و شوکت کی نشانی ہے۔ اور ان شاء اللہ شہداء، اللہ تعالیٰ کے فضل، انعام اور شہداء کے لیے تیار کردہ اکرامات سے بھی محروم نہیں ہوں گے۔ اسی طرح اپنے حکمرانوں کی طرف سے ان کی اور ان کے لواحقین کی دھار سب بندھانے اور مسلمانوں کا انہیں اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھنے کا سلسلہ کبھی بھی ختم نہیں ہوگا۔

اللہ کی توفیق سے بہرہ مند نوجوانو! اپنے قائدین اور علماء کرام کے قریب رہا کرو، اپنے عقیدے اور پھر وطن کے دفاع کے لیے طاقت تیار رکھو۔

افواہوں اور بے بنیاد خبروں سے دور رہو کیونکہ یہ ایسی بیماری ہیں جو انسان کو موت کے منہ میں دھکیل دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

” (ذرا غور تو کرو، اُس وقت تم کیسی سخت غلطی کر

رہے تھے) جبکہ تمہاری ایک زبان سے دوسری

زبان اس جھوٹ کو لیتی جاری تھی اور تم اپنے منہ

سے وہ کچھ کہے جا رہے تھے جس کے متعلق تمہیں

کوئی علم نہ تھا تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے

تھے، حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بڑی بات تھی۔“

اے صحافیو اور میڈیا کے لوگو! تمہیں خدا کا واسطہ ہے کہ سچی بات کیا کرو اور حقیقت کی تلاش میں رہا کرو۔ چونکہ کرائے کی صحافت عروج پر ہے اس لیے کسی ایسے معتبر عالمی معاہدے کی شدید ضرورت ہے جس میں جدید صحافت کے لیے کوئی اصول اور ضابطہ طے ہوں تاکہ افواہوں اور بے بنیاد خبروں کا مقابلہ اور جھوٹ اور الزام تراشی کی صحافت کا قلع قمع کیا جاسکے۔

پوری امت سے بھی اس بات کا مطالبہ ہے کہ وہ اپنے اللہ کی طرف پلٹ آئیں، اس سے توبہ کریں اور اس کے دین کے مددگار بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط جمادے گا۔“

ہم پر لازم ہے کہ ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور گزارش کرتے ہوئے دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص کرم اور احسان سے ہمیں فتح اور غلبہ نصیب فرمادے۔

اے علماء اور داعیانِ امتِ اسلامیہ! لوگوں میں ہمت، حوصلہ اور عزیمت پیدا کرو، ابدی نصرت کی بشارتیں دو، غی نسل کے لوگوں میں خالص اور صحیح عقیدہ ایمان کی باتیں راسخ کر دو اور مضبوط، پختہ اور مستحکم علم کی طرف ان کی توجہ مبذول کرواؤ تاکہ وہ قہقروں اور جھوٹے کھوکھلے نعروں سے اپنے آپ کو بچا سکیں، موجودہ حالات کا صحیح معنوں میں مطالعہ کر سکیں اور ان کے آثار و نتائج کا بخوبی ادراک کر سکیں۔

اے ہمارے یمنی بھائیو! ہم تمہیں دل کی گہرائیوں سے چاہتے ہیں اور اپنی آنکھوں کی پلکیں تمہارے لیے بچاتے ہیں، جو چیز تمہیں خوش کرے وہ ہمیں بھی اچھی لگتی ہے اور جو چیز تمہیں رنجیدہ کرے وہ ہمیں بھی غمگین کر دیتی ہے۔ خدا کے لیے اپنی صفوں میں اتفاق و اتحاد اور یک جہتی پیدا کرو اور گمات میں پیٹھے ہوئے دشمنوں اور دہشت گرد انقلابیوں کو کسی طرح کامیابی کا کوئی موقع نہ دینے دو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾

”سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں

نہ پڑو۔“ (آل عمران: 103)

﴿وَلَا تَنَازَعُوا فِي شَيْءٍ وَلَا تَتَّبِعُوا هَبْ وَلَا تَفْتَرُوا﴾

”اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری

پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکڑ جائے گی مبر سے

کام لو، یقیناً اللہ مبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

اللہ کے فضل سے یمن کی فتح اور عزت کی خوش کن صبح طلوع ہونے کو ہے:

اے بہادر اور جری جوانو اور شاہین صفت دلیر سپاہیو! تم نے ہمارے دلوں کو غصہ کر دیا۔ سرحدوں کی حفاظت کے لیے پہرا دینا اور جہاد جیسا عظیم عمل تمہیں سہلک ہو۔ اس مقدس کام پر کس قدر عظیم ثواب اور اجر کی تمہیں خوش خبری دی گئی ہے۔ خبردار، اچھی طرح کامل یقین اور قاطعیت کے ساتھ جان لو کہ نصرت و فتح کا ایک وقت مقرر ہے جس پر وہ تمہیں مل کے رہے گی۔ یہ لومد کی خوشخبریوں کی مہک اور خوشبو خوب پھیل رہی ہے اور اس کے جھنڈے اپنی امتیازی شان لیے ہوئے ہندوئی میں خوب لہلہا رہے ہیں۔ اور تم زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اے شہداء کرام کے لواحقین! مبر سے کام لو اور اللہ

# فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کا خطاب

ترجمہ: جناب محمد عارف الماس

۲۶ اپریل بروز اتوار مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام فلیئرز ہوٹل لاہور میں امام کعبہ فضیلۃ الشیخ الدكتور خالد علی الغامدی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہمراہ وفد کی تکریم میں ایک عظیم الشان پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں وفاقی وزراء دوسرے مسالک کے قائدین و زعماء کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ علاوہ ازیں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے قائدین، علماء، شیوخ الحدیث، امراء و ناظمین اور کارکنان نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ معزز مہمانوں کی آمد پر ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے جو خیر مقدمی کلمات ارشاد فرمائے وہ نذر قارئین ہیں۔ (ادارہ)

ہے۔ اسی طرح سعودی عرب نے پاکستان کے تمام بین الاقوامی موقعوں کی تائید کی ہے۔ تقسیم بنگلادیش کے وقت جب تک پاکستان نے بنگلادیش کا کو تسلیم نہ کیا تب تک سعودی عرب نے بھی بنگلادیش کو تسلیم نہ کیا، شاہ فیصل سقوط ڈھاکہ کے وقت آب دیدہ ہو گئے تھے۔ سو اس محبت پر پاکستان کے علماء، پاکستانی حکومت اور پاکستانی عوام آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا تو وہ اللہ کا کیا شکریہ ادا کرے گا، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”احسان کا بندلہ احسان کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟“

مہمان گرامی قدر! ہم پورے فخر کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ ہم عاصقہ الحزم اور اعادۃ الال کی ہر طرح سے تائید کرتے ہیں۔ یہ ایک حکیمانہ فیصلہ ہے جو مظلوم مسلمانوں کی نصرت اور یمن میں شری حکومت برقرار رکھنے کے لیے کیا گیا ہے۔ جان لیجے کہ حرمین کا امن و امان ہمارے ہاں سرخ کبیر کی مانند ہے۔ اس کبیر سے آگے بڑھنے کی اجازت ہم ہرگز کسی کو نہ دیں گے، نہ حرمین کی طرف کسی کا ہاتھ بڑھنے دیں گے اور نہ کسی کو لگاؤ بدرمین کی طرف اٹھانے کی جسارت کرنے دیں گے۔

محترم امام حرم! اس پر نور زیارت کے لیے ہم بے حد خوش ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ یہ زیارتیں بار بار ہوتی رہیں گی۔ یہ دورے، بھائی چارے کو اور تعلق کو کہیں زیادہ مضبوط کرتے ہیں۔ پاکستانی عوام کے دلوں میں آپ کا خاص مقام ہے اور آپ کا دورہ پاکستان کے عوام، علماء اور حکومت پر دیر پا اور گہرے نقش چھوڑتا ہے۔ اس سے ہمارے حوصلے بلند ہو جاتے ہیں، تعلیم و تربیت کے فروغ میں یہ دورے ہماری قوت اور سرمایہ ہیں۔

ہم پوری امید رکھتے ہوئے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ خدام حرمین شریفین کی، اس کی حکومت کی اور سعودی عرب کے علماء اور عوام کی حفاظت فرمائے۔ انہیں اسلام اور مسلمانوں کا سرمایہ بنائے اور انہیں صحت و شہرستی عطا فرمائے۔ اسی طرح ہم اللہ سے یہ دعا بھی کرتے ہیں کہ بلاد حرمین کو فتنوں اور آزمائشوں سے دور رکھے اور دشمنوں کی چالوں سے محفوظ رکھے۔ اللہ بلاد حرمین کی ترقی، شادابی، امن اور سکون برقرار رکھے۔ بالعلمین وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

کا ٹھہرنا مبارک اور آپ کا ہماری سرزمین پر قدم رکھنا مبارک۔ آپ کے آنے کی ہمیں جو خوشی ہے اور دل جس خوشی سے جموم رہے ہیں، زبان اسے کہنے سے قاصر ہے۔ لیکن دل پہ جو جیتی ہے وہ کہتا دھوا رہے۔ اگرچہ آپ ﷺ کا فرمان پیش نگاہ ہے کہ آپ نے اپنے بھائی کو کیوں نہ بتایا کہ تم اس سے محبت کرتے ہو۔ تو اے معزز مہمان! ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں کہ ہمارے دل آپ کی مبارک آمد اور پُر نور جلوہ سے خوشی اور سرور سے معمور ہیں۔ یہ ملک آپ کا اپنا ملک ہے۔ ہم آپ کا استقبال دل و جان سے کرتے ہیں۔

معزز مہمانان گرامی! سعودی عرب علم، بھلائی اور انسانیت کا ملک ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لیے اس کی خدمات بے شمار ہیں۔ حرمین کی تاریخی توسیع نہایت قابل داد ہے، مشاعر مقدسہ کی عظیم توسیع، حجاج اور معتمرین کی بے مثال خدمت، قرآن کریم کی طباعت اور نشر و اشاعت کی خدمات بھی اسی مہمکت نے سرانجام دی ہیں۔ سعودی عرب ہی وہ واحد ملک ہے کہ جہاں قرآن و حدیث عملی طور پر نافذ ہیں۔

پاکستان کا ارض حرمین کے علماء، حکام اور عوام سے تعلق تو بہت پرانا اور نہایت مضبوط تعلق ہے۔ پاکستان کے انہی پاور بننے میں بھی سعودی عرب کا ہاتھ ہے۔ ہمیشہ سعودی عرب دنیا کے سیلاب زدگان اور متاثرین زلزلہ و دیگر آفات کے لیے مدد کا ہاتھ بڑھاتا ہے اور خاص طور پر پاکستان میں جب بھی کوئی طوفان یا کوئی بھی مصیبت آتی ہے تو سعودیہ اس کی مدد میں پیش پیش ہوتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وبعد اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس مبارک زیارت کا شرف بخشا اور اس مبارک گھڑی سے نوازا ہے۔ آپ خوب آئے، ہر طرف نور ہی نور نظر آتا ہے، بے حد خوشی، نہایت مسرت اور بے انتہا بلاشت کی گھڑی ہے۔

میں اپنے معزز مہمانوں کو اپنی طرف سے اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

میں امام مسجد الحرام شیخ ڈاکٹر خالد بن علی غامدی کو، شیخ محمد بن عطیہ الشریف کو، جناب ابراہیم الجلوہ کو، کتب و دعوہ اسلام آباد کے مدیر شیخ محمد بن سعد الدوسری کو اور جناب بدرالحمی کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

حکومت پاکستان کے وزرائے کرام، مذہبی جماعتوں کے قائدین، علماء و مشائخ اور طالب علموں کو تہہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ مرحبا۔ ہم آپ کو سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔ اپنے دل کی گہرائیوں میں آپ کو جگہ دیتے ہیں۔ خوش آمدید۔ آپ کے بغیر تو ہماری محفل ہی ادھوری تھی۔ آپ کو دالہانہ خوش آمدید۔ کیونکہ آپ کی آمد سے ہر طرف نور ہی نور نظر آ رہا ہے۔ مرحبا۔ معزز مہمانان گرامی! آپ کے لیے تو ہمارے جی جان حاضر ہیں اور آپ کے لیے ہم راہوں میں چلکیں بچھائے اور دیدہ دل فرش راہ کپے بیٹھے ہیں۔

ا کیا ہی نیک نیت اور پاک طینت مہمان آئے ہیں، یقیناً آپ کا آنا مبارک، آپ کا بیٹھنا مبارک، آپ





گزشتہ چند دنوں سے امام کعبہ فضیلۃ الشیخ الدکتور خالد علی الغامدی رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ۲۶ اپریل بروز اتوار ان کی مرکز اہل حدیث ۱۰۶ راوی روڈ تشریف آوری ہوئی۔ انہوں نے تمام دفاتر خصوصاً پیغام ٹی وی کا وزٹ کیا اور نماز ظہر کی امامت بھی کروائی۔ چنانچہ ان کی عزت و تکریم میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے فلیئرز ہوٹل لاہور میں پروقار ظہرانے کا اہتمام کیا جس میں وفاقی وزراء مختلف مسالک کے زعماء سمیت جماعتی اعلیٰ قیادت، امراء و ناظمین اور کارکنان نے بھرپور شرکت کی۔ اس موقع پر امام صاحب نے جو خطاب ارشاد فرمایا اسے نذر قارئین کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

آپ کی وارفتگی کے بدلے میں آپ لوگوں سے محبت رکھنا اور آپ لوگوں کا احترام کرنا وہ چھوٹا سا مکملہ تحفہ ہے جو آپ کو دیا جاسکتا ہے۔ پاکستان کے ان مسلمان اور بابرکت عوام کی خاطر جو ہماری کم سے کم جو ذمہ داری بنتی ہے، وہ یہی ہے کہ ہم اس کیساتھ محبت، احترام اور قدر افزائی کا سلوک کریں اور اس کی مدد اور تائید کریں۔

حمد و ثناء کے بعد: آپ سب پر اللہ کی طرف سے سلامتی، رحمت اور برکتوں کا نزول ہو۔ اللہ پاکستان کے عظیم عوام کو شاد اور آباد رکھے۔ اے پاکستانی سپوتو اور بہادر! مرحبا! خوش آمدید! آپ کا یہاں آنا مبارک! اللہ آپ کو شاد و آباد رکھے، آپ کا مرتبہ بڑھائے۔ آپ کو عزت دے، آپ کا درجہ بلند کرے۔ آپ کو صحت و عافیت عطا کرے اور ہم

سب کو اپنے نبی محمد ﷺ کے ساتھ نعمتوں سے بھری جنتوں میں جمع فرمادے۔

اے پاکستان کے عظیم عوام! تم عظیم لوگ ہو یقیناً تم لوگ ہمیشہ اور ہر روز اپنے

ایمان اور اسلام کی سچائی کے ناقابل تردید دلائل پیش کرتے رہے ہو۔

سرزمین حرمین، ارض وحی اور خطہ رسالت کے دفاع میں تمہاری طرف سے ہر روز اور ہر لمحہ پیش کی جانے والی عظیم اسلامی مثالیں ہمارے مشاہدے میں ہیں۔

اے پاکستان کے عظیم عوام! اس سب کچھ کے بعد بھلا کون ہے جو آپ سے محبت نہیں کرے گا؟ کون ہے جو آپ کی قدر نہیں کرے گا؟ کون ہے جو آپ کی عزت نہیں کرے گا؟ بولے۔ بولے۔!! بولے۔!! بھلا ان مضبوط دلائل کے بعد کوئی ایک بھی ایسا ہو سکتا ہے جو آپ سے محبت نہ کرے؟ آپ کی عزت نہ کرے اور جو آپ کی قدر نہ کرے، سوائے کسی کینہ پرورد دشمن یا کج نہاد شیطان کے۔

اہل حدیث ہی تو اہل نبی ہیں، اہل حدیث ہی تو احباب محمد ﷺ ہیں، اہل حدیث ہی اللہ کے پیارے ہیں۔ آپ لوگوں کی عظمت اور فخر کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ اہل حدیث ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے اولیاء کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ اہل حدیث نہیں، تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں؟

اے برادران گرامی! اے حاضرین مجلس! اے اکابر علماء! آج کی یہ نشست جو مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام شیخ علامہ امیر ساجد میر، شیخ عبدالکریم اور جمعیت اہل حدیث کے دیگر اراکین، برادران اور علماء کی زیر قیادت لاہور میں منعقد ہو رہی ہے۔ یہ نشست اس سلسلے کی ایک دوسری علامت اور دلیل ہے، اس بات کی دلیل اور نشانی کہ پاکستان کو سرزمین حرمین سے محبت ہے۔ ہم اس مبارک کوشش پر امیر جماعت اپنے والد جیسے بزرگوار، جناب علامہ ساجد میر کے مشکور ہیں اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے توفیق اور راست روی کا سوال کرتے ہیں۔

ہم اس جمعیت یعنی جمعیت اہل حدیث کے بھی شکر گزار ہیں جس کا نام ہی اہل حدیث ہے اور ان کے شرف

اور مرتبے کے لیے تو اتنی بات ہی کافی ہے۔

اہل حدیث ہی تو اہل نبی ہیں، اہل حدیث ہی اللہ کے پیارے ہیں۔ آپ لوگوں کی عظمت اور فخر کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ اہل حدیث ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے اولیاء کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ اہل حدیث نہیں، تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں؟

اے برادران گرامی! بلاشبہ یہ دلیل ہے اس اخلاص کی، اس جذبے کی اور اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ اس محبت کی جو اس جماعت کو حاصل ہے۔

اسی طرح میرے لیے یہ بھی مسرت، عزت اور سعادت کی بات ہے کہ میں یہاں موجود اہل اسلام کے تمام مکاتب فکر اور دیگر جماعتوں کو بھی سلام پیش کروں جو اسلام کی خدمت میں، اسلام اور مسلمانوں کی نصرت میں قابل قدر کاوشیں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو شاد و آباد رکھے، اللہ تعالیٰ سب کو برکتیں عطا فرمائے۔ ہم سب اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لیے اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم اور احسان سے سب اسلام کی مدد کر رہے ہیں۔

اے برادران گرامی! خادم حرمین شریفین شاہ سلمان کی قیادت میں مملکت سعودی عرب حرمین کی پاسبان ہے۔ اس مملکت نے اللہ اور اس کی مخلوق کے سامنے عہد کر رکھا ہے کہ حرمین کی خدمت و نگہداشت اور مسلمانوں کے تمام مقدس مقامات کی پاسبانی کرے گی، کیونکہ حرمین شریفین مشرق و مغرب میں آباد پوری امت کا اثاثہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سعودی حکومت اور اس خاندان کو شاہ عبدالعزیز کے دور ہی سے حرمین کی خدمت و پاسبانی کے لیے چن رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مملکت کو اس عظیم خدمت اور ان مبارک مقامات کی نگہبانی کا شرف عطا فرمایا ہے۔ بلاشبہ حرمین شریفین مشرق و مغرب کے تمام مسلمانوں کے دل میں بستے ہیں، حرمین کی پاسبانی ہر مسلمان کی شرعی ذمہ داری ہے۔ حرمین کی نصرت ایک دینی فریضہ ہے اور حرمین کی پاسبانی ہر مسلمان مرد و عورت

پرفرض ہے جبکہ مملکت کی حکومت اس ذمہ داری کو بہترین انداز سے نبھا رہی ہے۔ اس مبارک ملک کے مسلمانوں بلکہ تمام مسلمانوں نے حرمین شریفین کو اس خطرے سے بچانے کے لیے اپنی اپنی قوت و استعداد کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ سنگین خطرہ جو حرمین کو ان ظالموں کی طرف سے درپیش تھا جو خطہ حرمین پر قابض ہونا چاہتے تھے لیکن اللہ نے انہیں رسوائی سے دوچار کیا اور ان کی چال کو انہی کے گلے کا پھندا بنا دیا اور یہ سب کچھ اللہ کے فضل کے ساتھ ساتھ ان کوششوں سے ممکن ہوا جو خادم حرمین اور اتحادی قوتوں کی طرف سے کی گئیں۔

اس لیے ہم عظیم پاکستانی عوام کے شکر گزار ہیں جنہوں نے حرمین کی نصرت و پاسبانی کے لیے عظیم اور مضبوط دلائل پیش بھی کیے اور خادم الحرمین کی حکومت کی حرمین کی پاسبانی کے لیے جو کی جانے والی کادشوں کی مکمل تائید بھی کی۔

برادران گرامی! یمن میں جو کچھ ہوا، یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں، مختصر الفاظ میں اس کی سرگزشت کچھ یوں ہے کہ وہاں ایک سرکش اور باغی جماعت ہے، جس نے شرعی

حاکم کے خلاف بغاوت کی ہے۔ جو کئی سالوں سے امن و امان کو تہہ و بالا کر رہی ہے اور کوشاں ہے کہ یمن وہ سر زمین کہ جسے نبی کریم ﷺ نے ایمان اور حکمت کی سر زمین قرار دیا، وہاں فتنے اختلاف، تفریق اور نزاع کو ہوا دے۔ اس جماعت نے مساجد گرائیں، حفظ قرآن کے ادارے مسمار کیے، بچوں اور عورتوں کو قتل کیا، بے گناہ اور معصوم خون بہائے اور یمن اور اس کے تمام وسائل پر قابض ہونا چاہا، تاکہ یہ خطہ حرمین کی طرف بڑھنے کے لیے ایک پل کا کام دے۔

چنانچہ یمن میں ایک بہت بڑے فتنے نے جنم لیا، چونکہ آپ لوگ ہم سے دور بیٹھے ہیں، اس لیے اس فتنے اور اس کے نتیجے میں وقوع پذیر ہونے والے بہت سے نقصانات کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ قریب تھا کہ اس فساد عظیم کی وجہ سے یمن کا وجود ہی خطرے میں پڑ جاتا، لیکن حکومت یمن نے اپنے برادر اسلامی ملک سعودی

عرب سے مدد مانگی۔ چنانچہ خادم حرمین شریفین کی حکومت نے یمن کی اس قانونی اور جائز پکار پر لبیک کہا، اور باغی و سرکش گروہ کے شر سے دفاع کی خاطر بلاد یمن کی مدد کے لیے وہ اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِنْ اسْتَنْصَرُواكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمْ النَّصْرُ﴾

”اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے۔“

اس باغی اور سرکش گروہ کا ارادہ تھا کہ اس شورش کے ذریعے وہ بلاد حرمین شریفین تک رسائی حاصل کر کے مقامات مقدسہ کی حرمت کو پامال کر ڈالے، لیکن سعودی عرب کی قیادت میں قائم اس عظیم اتحاد کی مدد سے حکومت یمن کی مدد کی درخواست پر عملی قدم اٹھایا گیا۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے بلاد یمن کی مدد فرمائی، سازشیوں کی سازشیں ان کے اپنے خلاف پڑ گئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خادم حرمین شریفین کو بلاد یمن کی حفاظت کی توفیق عطا ہوئی۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے اس پلیٹ فارم پر تمام جماعتوں اور اسلامی تنظیموں کی بھرپور نمائندگی بڑی خوبصورت اور امید افزا چیز ہے، اس عظیم کارنامے پر تمام لوگ شکرے کے مستحق ہیں، اللہ کی قسم! اس مبارک موقع پر تمام جماعتوں، تنظیموں اور تحریکوں کی بھرپور شرکت سے ہمارا دل باغ باغ ہو گیا ہے۔

حاضرین! مختصر الفاظ میں بلاد یمن کے حالات میں نے آپ کے سامنے بیان کر دیئے ہیں۔ خادم حرمین شریفین کی قیادت میں اس عظیم اتحاد نے یمن کی مدد کا جو فیصلہ کیا تھا وہ بالکل جائز اور قانونی تھا۔ یہاں تک کہ زمینی اور بین الاقوامی قوانین کی رو سے بھی یہ اقدام عین قانون اور ضابطے کے مطابق تھا۔ زمینی قوانین اور عام قانونی ضابطوں کے مطابق بھی اس کے جائز ہونے سے پہلے، یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بھی عین مطابق تھا، جس میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿وَإِنْ اسْتَنْصَرُواكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمْ النَّصْرُ﴾

”اگر وہ تم سے مدد کے طالب ہوں تو تم پر ان کی مدد کرنا لازم ہے۔“

سامعین! ہماری اس مبارک ملاقات میں بہت سے علماء کرام، مبلغین، شیوخ الحدیث اور ائمہ حدیث تشریف فرما ہیں۔ معاشرے کے چنیدہ اور منتخب معزز

محترم افراد کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی تنظیموں اور جماعتوں کے نمائندے بھی یہاں موجود ہیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے اس پلیٹ فارم پر تمام جماعتوں اور اسلامی تنظیموں کی بھرپور نمائندگی بڑی خوبصورت اور امید افزا چیز ہے، اس عظیم کارنامے پر تمام لوگ شکرے کے مستحق ہیں، اللہ کی قسم! اس مبارک موقع پر تمام جماعتوں، تنظیموں اور تحریکوں کی بھرپور شرکت سے ہمارا دل باغ باغ ہو گیا ہے۔

محترم بھائیو! مختلف اسلامی تنظیموں سے ملنے ہونے اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے کے باوجود اس مبارک موقع پر ہمارا آپس میں مل جل کر بیٹھنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ صرف اسلام اور قرآن و سنت ہی طاقت ہے جو ہمیں متحد اور یکجا کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾

”سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔“

چنانچہ محترم بھائیو! ہماری آپ لوگوں سے گزارش کرتی ہے کہ ان دنوں کو جیتنے

جانیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقام و مرتبہ اور علم و فضل کے جس عظیم رتبے پر فائز کر رکھا ہے اسے غنیمت سمجھیں اور خالص اسلامی تعلیمات اور قرآن و سنت پر عمل کو فروغ دیں۔ معاشرے کے تمام طبقات کا رخ قرآن و حدیث کی طرف موڑیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمت و دانائی، و فضل اور لوگوں کے دلوں میں جس محبت کا حق دار ہے، اس کی قدر کریں۔ پاکستانی معاشرے کے ہر دور کے افراد کے دلوں میں آپ علماء کے لیے بے پناہ محبوبیت ہے۔ لوگ آپ علماء کی قدر و منزلت کو خوب پہچانتے ہیں۔

لہذا آپ کو اس بات کی قدر کرتے ہوئے لوگوں میں بھیجی ہوئی غلطیوں کی اصلاح، صحیح اسلامی تعلیمات کی اشاعت اور اسلام کے معتدل اور میاندہ روی والے اسلوب پر چار کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

اے علماء کرام، شیوخ الحدیث، ائمہ حدیث مختلف جماعتوں کے قائدین حضرات! لوگوں کے دلوں

## امام کعبی تشریف آوری

بیتہ

سے ایک خاص ملاقات کی۔ یہاں قاری صہیب احمد میر محمدی رحمہ اللہ نے نقابت کی ذمہ داری نبھائی، فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ مسعود عالم رحمہ اللہ نے سپاس نامہ پیش کیا، جناب حاجی عبدالرزاق، جناب مولانا محمد نعیم بٹ، جناب پروفیسر عبدالستار حامد، جناب میاں محمود عباس، جناب مبشر احمد مدنی، جناب مولانا فضل الرحمن مدنی، جناب حافظ عبدالعلیم یزدانی، جناب حافظ عبدالحمید عامر، جناب قاری محمد حنیف ربانی، جناب مولانا عبدالرشید مجازی، جناب حافظ محمد یونس آزاد، جناب الشیخ شریف چنگوانی، جناب حافظ عبدالباسط شیخوپوری، جناب ڈاکٹر عبدالغفور راشد، جناب حاجی نذیر احمد انصاری، جناب رانا محمد نصر اللہ، جناب میاں محمد راشد، جناب مولانا عزیز الرحمن شیخوپوری، جناب سید عتیق الرحمن شاہ، جناب مولانا عبدالواحد، جناب ملک محمد سلیمان، جناب حافظ عبدالغفار، جناب حافظ مسعود اعظم، جناب ملک ذوالقرنین ڈوگر، جناب پروفیسر عبدالرحمن شارق، چوہدری یاسین ظفر، شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، شیخ الحدیث پروفیسر سعید کلیدی، شیخ الحدیث حافظ محمد عباس انجم، شیخ الحدیث حافظ محمد امین محمدی، صاحبزادہ حافظ اسعد محمود سلفی، جیسے اجلہ علماء کرام نے اس مجلس کو رونق بخشی، جبکہ امیر محترم حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ محترم ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب بھی امام محترم کے ساتھ تھے۔ امام محترم نے یہاں پاکستانی علماء کی خدمات کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور فرداً فرداً تمام شیوخ سے گلے ملے۔ خود کو پاکستانی علماء کا شاگرد ہونے پر قابل فخر انداز میں ذکر کیا، امام محترم نے پیغام ٹی وی کے سٹوڈیو کا دورہ کیا، ایک مختصر پروگرام بلکہ یہ کہہ لیں کہ پیغام بھی ریکارڈ کروا کر پیغام ٹی وی کی عزت میں اضافہ کیا۔ آپ نے یہاں نماز ظہر کی امامت کروائی اور یہاں بھی چند منٹ وعظ و نصیحت ارشاد فرمائی۔

امام محترم کی زیارت کے شرف سے مشرف ہو کر قلب و روح کو ایک ایسا سکون و طمانیت میسر آیا کہ اب کئی دن تک اسی نشے میں سرشار رہیں گے کہ ہم نے امام حرم کی زیارت کی، ان کے افکار کی سماعت کی، اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں بیت اللہ میں لے جا کر ائمہ حرم کے خطبات سے مزید استفادہ کی توفیق ارزان فرمائے آمین۔

تعلیمات اور عقیدہ صحیحہ کی اشاعت کر سکیں۔ اسی طرح اس مبارک اجتماع اور ملاقات میں شریک تمام تنظیموں اور جماعتوں کا بھی ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ہم سب کے سب ایک امت اور ایک ہی کلمہ پڑھنے والی متحد قوم ہیں۔ ہمارا دین ایک ہے، ہمارا اسلام، عقیدہ، قرآن اور نبی ایک ہے۔ ہم سب تمام ائمہ دین، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد ابن حنبل رحمہم اللہ کا بے حد احترام اور عزت و توقیر کرتے ہیں۔ یہ سب کے سب بڑے عظیم المرتبت امام تھے، ان سب کے ماننے والوں کی ایک بڑی جماعت ہے اور ان سے محبت کرنے والے بے شمار لوگ ہیں۔ یہ ائمہ کرام بھی باہم ایک دوسرے کو اسلامی بھائی سمجھتے تھے، باہم صلح و صفائی سے رہتے اور ایک دوسرے کی بات کو مانتے اور دوسروں کی رائے کا احترام کرتے تھے۔

ہمیں امید ہے کہ پاکستان میں موجود تمام جماعتیں، تنظیمیں اور دینی جامعات ان شاء اللہ ایک ہی دین، طریقے اور منہج کے حامل ہیں۔ میں ان تمام کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور ان کی کوششوں کی قدر کرتا ہوں۔ بلاشبہ وہ سب کے سب بھلائی اور عظیم مشن پر گامزن ہیں۔

وفاق المدارس السلفیہ، وفاق المدارس العربیہ اور جامعہ اشرفیہ وغیرہ اور دیگر دینی جماعتیں اشاعت اسلام، عقیدے کی توضیح و تشریح، علوم شرعیہ اور معاون علوم کی تدریس کا جو فریضہ انجام دے رہی ہیں، وہ بڑا ہی خیر و برکت اور رشد و ہدایت والا کام ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ انہیں توفیق مزید اور راست روی سے نوازے۔ ہم ان کے لیے ہر طرح خیر و برکت کی دعا کرتے ہیں۔

کچھ لوگوں کا میں نے نام لیا ہے اور جن کا نام نہیں لے سکا، ان شاء اللہ وہ بھی اس دعاء خیر میں شریک ہیں۔ معزز سامعین و حاضرین میں ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنے آپ کے لیے اللہ تعالیٰ سے توفیق و راست بازی کا سوال کرتا ہوں۔

والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں موجود اپنے لیے محبت کو غنیمت سمجھتے اور اپنے آپ کو ایسے کاموں سے دور رکھے جو اس ایمانی اتحاد، ربط باہم اور اتفاق کو پارہ پارہ کر دیں۔

آئیں ہم سب مل کر اپنے آپ کو صرف مسلمان بنالیں، یہ وہ نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے پسند فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”اُس نے تمہیں اپنے کام کے لیے جن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تکلیف نہیں رکھی قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام ”مسلم“ رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ پس نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ سے وابستہ ہو جاؤ وہ ہے تمہارا مولیٰ، بہت ہی اچھا ہے وہ مولیٰ اور بہت ہی اچھا ہے وہ مددگار۔“

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس نے تمہارا نام فلاں فلاں رکھا ہے، بلکہ فرمایا کہ اس نے تمہارے لیے مسلم کا نام پسند فرمایا ہے۔ مسلمانوں کی شان یہ ہوتی ہے کہ وہ کتاب و سنت اور حدیث مصطفیٰ ﷺ پر مضبوطی سے عمل کرتے ہیں۔

اس مبارک اجتماع کی قدر کیجئے اور یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ اسلام ایک قوت کا نام ہے۔ ایک کلمہ واحد کا نام ہے، آراء و خواہشات کے مختلف سے اسلام میں تفرق نہیں والا جاسکتا۔ ہمارے اندر کوئی جھجہ بازی، گردہ بندی، تفرق بازی اور تعصب نہیں بلکہ ہم سب کے سب ایک امت اور ایک قوم ہیں۔ ہمارے اسی اتحاد کی برکت سے اللہ تعالیٰ خطرات اور دشمنوں کو ہم سے دور فرماتا ہے۔ دشمنان اسلام کو سب سے زیادہ تکلیف اس وقت ہوتی ہے جب وہ مسلمانوں کو باہم متحد و متفق اور مضبوط تعلقات کے رشتے میں مجواد دیکھتے ہیں۔

محترم بھائیو! میں آپ سے یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اتفاق و اتحاد پیدا کریں۔ میں دوبارہ مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اس کے امیر عزت مآب، بزرگوارم اور اپنے والد جیسے شیخ مکرم علامہ ساجد میر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس پروگرام کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ انہیں مزید توفیق عطا کرے، کہ وہ بڑھ چڑھ کر اسلامی



# نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر

تحریر جناب ارشاد احمد عارف

تھی کہ علامہ ساجد میر جمعیت الہمدیث کے سربراہ اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم سیکرٹری جنرل ہیں مگر کثیر تعداد میں دوسرے مسالک کے علماء اور مسلم لیگ و جماعت اسلامی کے زعماء بھی شاداں و فرحان نظر آئے۔ پیر اعجاز ہاشمی، قاری زوار بہادر، علامہ انتخاب نوری، مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی، حافظ اسعد عبید، حافظ طاہر اشرفی، علامہ محمد حسین اکبر، لیاقت بلوچ، خواجہ سعد رفیق، عابد شیر علی اور چوہدری کاشف نواز رندھاوا ان میں نمایاں تھے۔ کھانے کی میز پر بھی یہ سب امام کعبہ سے متبادل خیال کرتے رہے۔

امام کعبہ کی تقریر میں بھی اتحاد امت اور اسلامی بھائی چارے پر زور دیا گیا اور انہوں نے دہشت گردی کی طرح فرقہ واریت کو ناسور قرار دیا۔ کعبہ سب کا ہے اور حج و عمرہ کے دوران امام کعبہ کے پیچھے ہر مسلک اور شرب کے مسلمان قلبی خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے ہیں مگر پاکستان و ایران میں بہت سے اہل ایمان کو شکایت رہی کہ امام کعبہ و امام مسجد نبوی پر چند مخصوص افراد اور طبقے مسلکی بنیاد پر حق شفعہ جتلاتے اور دوسروں سے دور کر دیتے ہیں۔ ڈاکٹر خالد الغامدی نے مگر گفتگو میں ایسا تاثر دیا نہ ان کے میزبانوں نے یہ طرز عمل اختیار کیا۔ رانجھا سب کا سانجھا بنا کر انہوں نے سعودی عرب اور پاکستان کے عوام کے مابین اتحاد و یکاگت اور اسلامی بھائی چارے کو فروغ دیا۔

امام کعبہ کو پاکستان کون لایا، وہ کیوں آئے، کیا پیغام لائے اور محافل و اجتماعات میں کیا کہتے، کیا سنتے رہے؟ مجھے اس سے غرض نہیں۔

اُن کا جو کام ہے وہ اہل سیاست جانیں میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے میں اس بات پر مطمئن و مسرور ہوں کہ میں نے جاگتی آنکھوں سے اُن کی زیارت کی، حضور اکرم ﷺ کی پسندیدہ زبان عربی میں تقریر سنی اور میرے بیٹے شاہ حسن کو ان کے پیچھے نماز پڑھنے اور ان سے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جس پر وہ اب تک پھولا نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ وہ ہاتھ ہیں جو ہر روز نہیں ہتھ میں ایک آدھ بار ضرور کعبۃ اللہ کو چھوتے ہوں گے۔

مگر جب کعبۃ اللہ کا امام اور رسول اللہ ﷺ سے خاندانی

خدا کا شکر ہے کہ پاکستان میں جذبہ عشق رسول ﷺ فراوان ہے اور حجاز مقدس سے محبت پاکستانیوں کی گھٹی میں پڑی ہے۔ جتنی عقیدت ہر کلمہ گو کو مدینہ الرسول سے ہے اس سے کہیں زیادہ والہنسی حضور اکرم ﷺ کو مکہ مکرمہ اور بیت اللہ سے تھی۔ جنتہ الوداع کے بعد جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے اپنے آقا ﷺ کے مکہ مکرمہ سے لگاؤ کا نظارہ کیا تو انہیں گمان گزرا اور مغموم ہوئے کہ شاید اب آپ ﷺ یہاں مستقل قیام فرمائیں اور مدینہ منورہ واپسی نہ ہو مگر طواف و داع کر کے آپ ﷺ اپنے رفقاء کے ساتھ مدینہ منورہ چل پڑے۔

ڈاکٹر خالد بن علی الغامدی کو اہل پاکستان نے عقیدت و محبت سے خوش آمدید کہا تو کچھ عجب نہ تھا۔ آل رسول ﷺ اور سونے پر سہاگہ مسجد الحرام کے امام۔ پاکستان کے عاشقان رسول ﷺ کی تو جیسے لائری نکل آئی کہ حضور اکرم ﷺ کے نواسے اور مسجد الحرام کے امام و خطیب کی زیارت کریں، مشکبو باتیں سنیں اور موقع ملے تو ان کی اقتداء میں نماز بھی ادا کریں۔ دست بوسی کی سعادت حاصل ہو جائے یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔

ڈاکٹر خالد الغامدی نے نماز جمعہ میرے محلے کی مسجد میں پڑھائی۔ شوخی قسمت کہ میں ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے محروم رہا۔ جامعہ اشرفیہ میں حافظ فضل الرحیم اشرفی اور حبیب الرحمن انقلابی نے ملاقات کا اہتمام کیا تو کنونٹ بورڈ کے انتخابات کے حوالے سے میرا تھن فشریات نے قدم روک لیے۔ احساس محرومی میں مزید اضافہ ہو گیا کہ کنواں پیاسے کی دسترس میں ہے مگر قسمت ہے کہ ساتھ نہیں دے رہی۔ ایک ہوک سی دل میں ابھی اور افسردگی نے ذہن کو جکڑ لیا۔

ذریہ غازی خان سے مہر قومی اسمبلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی فون کال نے دل کے غنچے کھلا دیے۔ اطلاع ملی کہ علامہ ساجد میر اور ڈاکٹر صاحب کی دعوت پر امام کعبہ ڈاکٹر خالد الغامدی مقامی ہوٹل میں تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ سے خطاب فرمائیں گے۔ اپنے بیٹے شاہ حسن کے ساتھ ہوٹل پہنچا تو علماء کا ایک جم غفیر امام پر اپنی عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کرنے کے لیے موجود پایا۔ اکثریت اگرچہ الہمدیث علماء و اکابرین کی

نسبت رکھنے والا ایک جواں سال، خوش خصال اور خوش کلام انسان ہمارے سامنے ہوا تو ہمیں اپنی خوش بختی پر ناز کیوں نہ ہو یہاں وہ لوگ بھی امام کعبہ کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے اسے جذبات پر قابو پانے میں ناکام نظر آ رہے تھے جنہیں بالعموم راند خشک سمجھا جاتا ہے۔ سعودی عرب کے حکمرانوں کو پارلیمنٹ کی ایک بے مغز اور بے روح قرارداد کے ذریعے جو پیغام ملا اس کے اثرات زائل کرنے کے لیے میاں نواز شریف، آرمی چیف جنرل راجیل شریف کے ہمراہ خادم الحرمین کی حاضری ضروری ہے۔ امکان یہی ہے کہ سعودی عرب اور پاکستان کے مابین پیدا ہونیوالی بدگمانی اور سرد مہری ختم کرنے میں مدد ملی۔

پاکستانی عوام البتہ اس بات پر مطمئن ہیں کہ دونوں حکومتوں کی بے تدبیری اور ایک دوسرے کے بارے میں خوش گمانی کے سبب انہیں امام کعبہ کی جھلک دیکھنے اور راحت افزا باتیں سننے کا موقع ملا۔ عدو شرے برانگیز دکر خیر باد آس باد۔ اگر میاں صاحب پارلیمنٹ کو درمیان میں نہ لائے، وہاں محمود اچکزئی جیسے سعودی عرب کی جو میں قلم نہ توڑتے تو امام کعبہ کو پاکستان آنے اور تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ سے مل کر اس خوش عقیدہ قوم کے جذبات و احساسات سے آگہی کیسے ملتی۔ یہ شرے خیر کا ظہور ہوا ہے۔

غالب ندیم دوست سے آتی ہے بوئے دوست۔ خالد الغامدی کچھ عرصہ مسجد نبوی کے امام رہے، چہرے کی ملائمت، گفتگو میں شیرینی اور مزاج کی نرمی رسول اللہ ﷺ سے صلیبی رشتے کا ثمرہ ہے یا مدینہ منورہ کی آب و ہوا کا اثر۔ بہر صورت انہوں نے پاکستانی عوام کا دل موہ لیا۔ اسلامی اخوت اور باہمی اتحاد و یکاگت کا جو سبق انہوں نے پاکستانی قوم کو دیا وہ سعودی عرب کے حکمرانوں اور عوام کو بھی دیں۔ حکمران نہیں تو کم از کم ایران و سعودی عرب کے علماء و صلیب کو آسنے سامنے بٹھا کر فرقہ بندی کی لعنت پر قابو پانے کی تلقین کریں۔ کیا عجب کہ دونوں طرف سے قبولیت کا پیغام ملے۔ ہمارے لیے وہ ہر حال میں محترم ہیں کعبہ کے امام رسول اللہ ﷺ سے کسی تعلق، اللہ اور حضور اکرم ﷺ کے پسندیدہ شہر مکہ مکرمہ کے باسی۔ سرور کائنات ﷺ سے اتنی نسبتیں کتنوں کے نصیب میں ہیں۔

وہ دانائے سُبُل ختم الرسل مولائے کل جس نے غبارِ راہ کو بخشا، فردغ وادی سینا، نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر، وہی قرآن وہی فرقان، وہی یسین وہی ط (بشکریہ: روزنامہ دنیا نئی دہلاہور)

# امامت کعبہ ذلک فضل اللہ

تحریر: جناب حافظ محمد یوسف سراج

لئے Deserve کرتے ہیں؟ بات بیٹے کی سمجھ میں آگئی کہ Deserve کرنے پر نہیں یہ کائنات اللہ کے کرم اور فضل کرنے پر قائم ہے۔

مکہ میں نبی مکرم ﷺ نے غیر متوقع طور پر نبوت کا اعلان کر دیا۔ اہل علم کے لئے گویا غیر متوقع بھی نہ تھا مگر اہل علم ہوتے کتنے ہیں اور عوام ان سے فیض یاب کتنا ہوتے ہیں؟ ایک طرف اہل کتاب یہودی تلمذ اٹھے تھے کہ اب کے نبی ہمارے اس خانوادہ اسحق علیہ السلام میں کیوں نہ آئے کہ جہاں انبیاء کا آنا گویا غیر علانیہ دستور اور روزمرہ کا معمول بن چکا تھا۔ یہود کا مسئلہ اپنی جگہ قابل فہم تھا۔ وہ نسبی تفاخر کے قائل تھے، ادھر مشرکین مکہ کے بھی مگر پاؤں زمین پر نہ پڑتے تھے۔ جہاں بیٹھے تسخر اڑاتے۔ کہتے کہ نبوت آتا ہی تھی تو ایک بے مایہ گھرانے کے یتیم پر ہی آتا تھی؟ کسی ہم ایسے سردار و تاجر کے گھر بھلا کیوں نہ آئی؟ شوریدہ سری اور شورا شوری بہت ہوئی تو قرآن نے علاج بالشل کے اسلوب میں انھیں آئینہ دکھایا: ارے بے سمجھو! عطاے نبوت پر تمھاری عقلیں اوندھی ہو گئی ہیں، ذرا اپنی معیشت پر تو غور کرلو۔ یہ تمھارا رزق و روزی بھلا ہم تم سے پوچھ کے تقسیم فرماتے ہیں یا اپنی منشا و مرضی سے؟ تو جب معیشت جیسی مادی چیز میں ہم تمھارا مشورہ گوارا نہیں فرماتے تو نبوت جیسی روحانیت کی معراج کسی کو عطا فرماتے وقت ضرور ہی تم سے پوچھتے؟ قرآن مجید کے مخاطب عرب تھے۔ زبان و محاورے کے جانکار اور طنز و تلمیح کے شاعر۔ ضرور ہی اس کاٹ دار جواب سے اپنی اوقات جان گئے ہوں گے۔ بات بس اتنی ہے اے مہربانو! کہ انسانوں کو جو ملتا ہے اللہ کا فضل ہوتا ہے اور اللہ انسانوں سے پوچھے بنا جس پر چاہتا ہے اپنا فضل فرماتا ہے۔ انسانوں کا حسد خود انسانوں ہی کو جلاتا ہے۔ کسی بھی کم ظرف کا حسد کسی بھی صاحب فضل کا بال بیک نہیں کر سکتا، الا ماشاء اللہ۔ آپ انبیاء، صلحاء، صحابہ و اہل بیت کی زندگیاں پڑھ لیجیے۔ وہاں ہر نعمت اللہ کا فضل قرار دی گئی ملے

علامہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ سعودیہ کے مفتی اعظم تھے۔ مہمان نواز، مہربان اور سراپائے علم و حلم۔ فقہ الواقعہ پر کمال و دسترس رکھنے والے۔ آنکھوں سے ٹاپینا تھے مگر دل کی آنکھیں روشن تھیں اور بصیرت سے حظ وافر پایا تھا۔ آنجناب کے دسترخوان پر اتنے بے شمار لوگ ہوتے کہ ہر کھانے پر کسی تقریب کا گماں ہوتا۔ مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر بھی تھے اور مغرب کے بعد مسجد نبوی میں درس بھی دیا کرتے۔ اب ہوتا یہ کہ ان کے حلقے میں طلباء نسبتاً ذرا کم بیٹھے۔ ایک دن اس پر رنجیدہ و کبیدہ ان کے کسی شاگرد نے شیخ کے حضور تاسف کا اظہار کر دیا۔ کہنے لگا یا شیخ! کیا تعجب ہے کہ ہاں ہم علم و فقہ اور باوجود اس کے کہ آپ یونیورسٹی کے چانسلر بھی ہیں۔ طلباء آپ کے حلقہ ارشاد کے بجائے البانی صاحب اور شیخ ابو بکر الجزازی کے حلقہ درس میں زیادہ بیٹھے ہیں۔ ایک لمحہ کی تاخیر اور تامل کے بغیر شیخ نے ہنستے ہوئے فی الفور جواب دیا:

”لیا و لیدی اذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء“

”میرے بچے! یہ تو اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔“

شیخ کا جو علم تھا وہ تو بحر بیکراں تھا مگر علم و توکل اور اللہ پرش کا راضی ہونا بھی اس جواب سے کیا خوب کھل کے عیاں اور ہم کج فہموں کے لئے کس طرح آئینہ ہو جاتا ہے۔ قارئین! اللہ کا فضل اتنی بڑی، اتنی اہم اور اتنی قابل ذکر چیز ہے کہ اس کے بغیر زندگی کی کوئی کل، سوچ کا کوئی زاویہ اور آخرت کی کوئی راہ سیدھی نہیں رہ سکتی۔ بازار میں باپ اور بیٹا جا رہے تھے کہ بٹے کئے فقیر نے لجابت سے ان کے سامنے ہاتھ پھیلا دیا۔ باپ نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جو ہاتھ میں آیا سوالی کے ہاتھ پر دھر دیا، بیٹا بول اٹھا: بابا جان! یہ تو اچھا بھلا تھا۔ ہٹا کٹا۔ ذرا بھی عطیے کے لئے Deserve نہ کرتا تھا۔ باپ نے ملاحت سے بیٹے کو دیکھا اور مشتاقانہ لہجے میں پوچھا، بیٹا! یہ جو اللہ نے ہمیں اتنا کچھ عطا فرما رکھا ہے، ذرا حساب لگاؤ کیا ہم بھی کسی طرح اس کے

کی اور ہر صاحب فضل سے محبت و مہربانی کی کیفیت ملے گی۔ قرآن پڑھئے، سوائے قارون اور اس کے معنوی قبیلے کے کسی نے اللہ کی کسی نعمت کے بارے میں نہیں کہا کہ یہ مجھے میری لیاقت کی وجہ سے میسر آئی ہے۔ اللہ کا فضل کسی پر کتنا ہو سکتا ہے۔ حال ہی میں اس کی مثال امام کعبہ کی صورت نظر آئی۔ کعبے سے نسبت نے ایک شخص کو اتنا بالا اور بیش قیمت کر دیا کہ تہذیب و زبان کے ظاہری مظاہر الگ ہونے کے باوجود پاکستانی قوم امام صاحب کی ایک جھلک دیکھنے، ہاتھ میں ہاتھ دینے اور ہاتھ کو بوسہ دینے کے لیے یوں ٹوٹ پڑی کہ لگتا تھا جان کی شرط پر بھی انھیں یہ مقصود ملتا تو یہ قوم دریغ نہ کرتی۔ مکرم حبیب الرحمن شامی صاحب پشاور سے امام موصوف کے پیچھے دو رکعتیں پڑھنے اہم مصروفیات چھوڑ کے آگئے اور ہمارے بے باک کالم کار ارشاد عارف لاہور میں اپنی مصروفیات کو نہ تنگ کر کے ملاقات کے لئے روزن تراشتے رہے۔ امام موصوف خالد بن علی الغامدی مکہ میں 1968ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بھی مکہ سے اور اعلیٰ تعلیم بھی ام القری یونیورسٹی مکہ ہی سے حاصل کی۔ 2000ء میں قراءت میں ماسٹرز کیا۔ پھر بیہیں سے تفسیر قرآن میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ مئی میں موجود مرکزی مسجد خیف کے آپ امام مقرر ہوئے۔ ام القری یونیورسٹی اپنی مادر علمی میں قراءت ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ رہے۔ آج کل اسی یونیورسٹی کے دعوہ اور اصول الدین کالج کے وکیل ہیں۔ 2002ء میں آپ کو حرم کی امامت نصیب ہوئی۔ شیخ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ 2010ء میں آپ مسجد نبوی میں تراویح کی امامت بھی کروا چکے ہیں۔ حالیہ دورہ میں خاکسار کو بھی دو دفعہ امام موصوف کی قربت میسر آئی۔ انتہائی متواضع، قہر اور مسکراتی شخصیت کے مالک ہیں۔ متواضع اتنے کہ متعدد بار امیر محترم ساجد میر رضی اللہ عنہ کو ”میرے والد گرامی جیسے“ کہہ کر مخاطب فرماتے رہے۔ آپ منصورہ گئے، جامعہ اشرف گئے، مرکز الہدیث گئے، آنجناب کے لبوں پر سبھی کے لئے دعائیں تھیں۔ یہاں ایم این اے ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کی مساعی کا خصوصی شکریہ۔ ان کی کاوشوں کی برکت ہی سے ہمیں بھی قربت امام کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ ان کے فضائل میں اور اضافہ فرمائے۔ سبھی کے فضائل میں اضافے فرمائے اور ہمیں بھی اصحاب فضل و فضیلت کے قدموں میں جگہ عطا فرماتا رہے۔ آمین!

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

## عظیم الشان دفاعِ حریم شریفین کنونشن

تحریر: جناب محمد ابرار ظہیر

امام کعبہ، حطیب مسجد الحرام الشیخ خالد بن علی الغدلی کی پاکستان تشریف آوری کا شہرہ ہوا، تو ہمارے بھی دل میں تمنا جاگی کہ حضرت الامام کی زیارت کا شرف ملے۔ اس سے قبل ”بڑے امام صاحب“ (الشیخ عبد الرحمان السدیس) سے تو مصافحہ تک کا شرف ملا تھا۔ بلکہ ان کا ”کیف الحال“ پوچھنا آج بھی روح کی تازگی کا سبب ہے۔ بہر حال اب کے بھی تمنا انگڑائیاں لینے لگی، اور یہ صرف ایک ہی صورت میں ممکن تھا کہ امام محترم مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مہمان ہوتے تو ہم بھی کارکن ہونے کے ناطے شرف زیارت سے بہرہ ور ہوتے۔ یہ بھی یقین تھا کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ امام مکرم تشریف لائیں اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کو شرف میزبانی سے مشرف نہ فرمائیں۔ رابطے پر امیر پنجاب حضرت پروفیسر حافظ عبدالستار حامد حفظہ اللہ نے بتایا کہ پروگرام فاسل ہو گیا ہے، اتوار کے دن حضرت الامام مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مہمان ہونگے۔ خبر سن کر ہی دل باغ باغ ہو گیا۔ مرکز کی طرف سے حضرت پروفیسر سعید کلیدوی کے نام 30 افراد کی مختصر سی لسٹ کی دعوت بھی آگئی اور خود ان کو دیگر نامور اور جید شیوخ الحدیث کے ساتھ مرکز اہل حدیث میں امام محترم کے ساتھ ایک خصوصی نشست کا پیغام بھی مل گیا۔ قائدین سٹی کا شکریہ کہ انہوں نے ناچیز کو بھی اس لسٹ میں شامل کروایا جنہیں امام محترم کی زیارت کا شرف ملنا تھا اور ان کے افکار و آراء سے سینے کو منور کرنے کی سعادت بھی میسر آتی تھی۔ اتوار کی صبح یہ قافلہ سٹی سرپرست اعلیٰ مولانا محمد صادق عتیق اور ناظم سٹی صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف کی قیادت میں فلیئیر ہوٹل لاہور کی طرف روانہ ہوا۔ مولانا میاں محمد سلیم شاہد، حافظ عبدالشکور شیخوپوری، مولانا محمد عارف اثری، جناب عبد الرحمان عظیم، جناب رانا محمد ابراہیم نفیس، مولانا امتیاز محمدی، مولانا قاضی سعید احمد، مولانا عتیق الرحمان خلیق، مولانا محمد مشتاق

چیمہ، مولانا حکیم افضل جمال، مولانا قاری محمد رفیق شاکر، جناب عبد الرحمان بٹ، مولانا عطاء الرحمان ثاقب، جناب محمد یوسف کھوکھر، جناب عبد السلام مغل، مولانا سید عبد الجبار شاہ، مولانا عبد الغفار قمر، مولانا قاری محمد شفیق بٹ، علامہ فاروق عاصم، وغیرہ کی ہمراہی میں یہ قافلہ چہرے پر خوشیاں سجائے مہمان کی آمد سے کوئی ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ہی جائے زیارت پر پہنچ گیا۔ ضروری کارروائی کے بعد ہال میں داخل ہوئے تو میہمان ہم سے بھی پہلے بہت سے مشتاقان دید اپنی نظریں اور دل معزز مہمان کی راہ میں بچھائے بیٹھے تھے۔

قارئین محترم! ائمہ حرم سے یوں تو ہر پاکستانی اور ہر مسلمان کو محبت ہے مگر اہل حدیث کی محبت سب سے سوا ہے۔ اللہ کے گھر کا کوئی بھی امام جب نماز میں سنت نبوی کے مطابق رفع الیدین کرتا ہے، ہاتھ سینے پر باندھتا ہے اور آمین بالجہر پکارتا ہے تو ہر اہل حدیث ایک ناز اور ایک فخر میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ میرے نبی کے شہر اور میرے پیغمبر کے مولد کے ائمہ بھی اسی نقطہ نظر کے حامل ہیں جس پر عمل کی اللہ نے ہمیں یہاں تو فیق دی ہے۔ ابھی ایک دن پہلے ہی جب امام محترم نے جامعہ اشرفیہ اور جماعت اسلامی کے مرکز منصورہ میں ”نماز“ کی ادائیگی فرمائی تو ہمارے ایک ”دوست“ کہنے لگے کہ یہ تو تمہارے والی نماز ہے، میں نے عرض کیا کہ یہ ہمارے تمہارے والی نہیں بلکہ یہ ہم سب کے نبی مکرم ﷺ کے طریقے پر ادا کی گئی نماز ہے۔ بہر حال یہ تو جملہ مقررہ تھا عرض یہ کرنا تھا کہ ہر اہل حدیث کا دل امام صاحب کی زیارت کو پھل رہا تھا، اگر یہ پروگرام مینار پاکستان کی گراؤنڈ میں ہوتا تو مینار پاکستان بھی تنگی داماں کا شکوہ کتناں ہوتا، یہاں ہوٹل میں تو جگہ ہی بہت محدود تھی اسی لئے سامعین اور مشتاقان زیارت بھی ایک خاص حد میں ہی تھے، ان دیوانگانِ حریم میں بڑی بڑی نامور علمی شخصیات، عمل کے پیکر، استادوں کے استاد،

ماہرین تفسیر و حدیث، بڑی بڑی جامعات کے شیوخ الحدیث، بڑے بڑے ماہرین تعلیم اور معاشرے کی انتہائی نمایاں شخصیات شامل تھیں۔ وقت گزرتا جا رہا تھا بلکہ وقت قریب آتا جا رہا تھا اور دیوانوں کی تعداد اور وارفتگی میں اضافہ بھی ہوتا جا رہا تھا۔ کیا مسلم لیگ ن، کیا جمعیت علمائے اسلام، جمعیت علمائے پاکستان، شیعہ راہنما، جماعت اسلامی کے اکابرین، جماعت الدعویہ کے ذمہ داران بلا تخصیص مسلک و مشرب ایک ہی صف میں کھڑے امام محترم کے منتظر تھے۔ کچھ ہی دیر میں ناظم اعلیٰ مرکزیہ اور آج کی تقریب کے روح رواں ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس، سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ مولانا محمد نعیم بٹ، جناب ملک محمد سلیمان منگلہ اور دیگر اکابرین جمعیت کے ہمراہ ہال میں تشریف لے آئے، ادھر ڈاکٹر عبد الغفور راشد سلج سنبھالے ہوئے تھے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد سالار کارواں، میر جمیعت امیر محترم کی زیارت بھی ہو گئی، دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں کہ اب مہمان آیا ہی چاہتا ہے۔ اسی اثناء میں دل کے خیال کی تصدیق ہو گئی اور سلج سے اعلان ہوا کہ آج کی تقریب کے جو دیگر مہمان ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر براجمان ہو جائیں۔ سلج مہر اشتیاق، مولانا طاہر اشرفی، جناب لیاقت بلوچ، علامہ حسین اکبر، خواجہ سعد رفیق، چوہدری عابد شیر علی، (مولانا) چوہدری کاشف نواز رندھاوا، مولانا زاہد قاسمی، قاری حنیف جالندھری، مولانا فضل الرحیم اشرفی اور دیگر اعیان سے جگمگا اٹھا۔ چند ہی لمحوں میں وہ ہستی آرہی ہے جس نے کئی سال مصلیٰ نبوی پر حرم مدینہ میں نماز تراویح میں رب کا قرآن سنا کر لوگوں کے ایمان کو جلا بخشی۔ جو 2007ء سے تائیں دم حرم کی میں بیت اللہ کے منبر کی زینت بھی ہے اور کعبۃ اللہ کے سامنے ساری دنیا سے آگے کھڑا ہو کر امامت کا شرف بھی رکھتا ہے، جس کے قرآن کی تلاوت نے دنیا بھر میں دھوم مچا رکھی ہے۔ پھر اچانک ..... ہاں ..... قارئین کرام! اچانک ہی شور اٹھا، امام صاحب آگئے! امام صاحب آگئے! سیکورٹی پہلے ہی الرٹ تھی مزید ہو گئی اور جوان تو جوان امام حرم کو دیکھ کر بوڑھوں کے جذبات بھی بے لگام ہو گئے، ہم نے بڑے بوڑھوں کو امام کی آمد پر نعرے لگاتے ہوئے دیکھا۔ حضرت الامام خراماں خراماں سلج کی جانب بڑھے،



امیر محترم اور ناظم اعلیٰ نے آگے بڑھ کر استقبال کیا اور امام کو احترام سے ان کی سیٹ تک پہنچایا گیا۔ امام صاحب سامنے آئے تو سارا ہال اٹھ کھڑا ہوا، لوگوں کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ ہال میں موجود ہر شخص اپنے امام سے گلے ضرور ملنا چاہتا تھا۔ ان کے سینے سے سینہ لگا کر عرب کے مخصوص استقبالی انداز میں ان کے ماتھے کا بوسہ لینا چاہتا تھا۔ مگر۔

اے بسا آرزو کہ خاک شد  
کے مصداق صرف اپنی بلند آواز سے اللہ کے گھر کے امام کی آمد پر اللہ کی کبریائی کا نعرہ لگا کر اپنے جذبات کے اظہار تک محدود رہا۔ پھر جب امام صاحب نے کھڑے ہو کر اپنے سے پیار کرنے والوں کو دیکھ کر ہاتھ ہلایا اور دھیمی سی مسکراہٹ عوام الناس کی طرف اچھائی تو سچی بات ہے کہ مجھ ایسے پتھر دل کے جذبات بھی بے قابو ہو گئے۔ میں امام صاحب کے چہرے کی زیارت کرنا چاہتا تھا، ان کا مسکراتا چہرہ اپنی نگاہوں کے راستے دل میں ہمیشہ کے لئے اتارنا چاہتا تھا مگر آنسوؤں کی ایک دیوار حائل ہو گئی، اور یہ پردہ بن گئے میرے اور امام صاحب کے چہرے کے درمیان لوگ نعرے لگا رہے تھے اور میں اس ماں کی عظمت کو خراج تحسین پیش کر رہا تھا جس کے بطن سے اس بطل نے جنم لیا، اس باپ کی خوش قسمتی پر رشک کر رہا تھا جس نے اسے انگلی پکڑ کر مسجد میں آنا سکھایا ہوگا۔ جانے وہ کونسا لمحہ ہوگا جب اس شخصیت کی ماں نے یا باپ نے اللہ پاک سے دعا مانگی ہوگی اور وہ دعا خدا کے عرش کو کھرائی ہوگی جس کی تعبیر کی صورت میں آج یہ عظیم انسان خوش قسمتی کے سب سے بڑے سنگھاسن پر بیٹھا ہے۔ امام محترم نے تشریف رکھی تو لوگ بھی بیٹھ گئے، سٹیج سے کاروائی آگے بڑھانے کے لئے جناب ڈاکٹر عبد الغفور راشد نے مائیک جماعت کے ایک ہیرے جیسے عظیم عالم دین چوہدری یاسین ظفر رحمۃ اللہ علیہ کو دے دیا، انہوں نے تلاوت کے لئے استاد القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی کو پکارا، جناب میر محمدی نے اپنے مخصوص انداز میں تلاوت قرآن سے لوگوں کے دلوں کو منور کیا اور اس کے بعد قائد انتھک، مجاہد ملت ڈاکٹر حافظ عبد الکریم کو دعوت دی گئی کہ انہوں نے معزز مہمان کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کرنا تھا۔ جناب ناظم اعلیٰ نے رواں عربی میں امام مہترم کی آمد کو پاکستان کے لئے، جماعت کے لئے، اہل پاکستان کیلئے باعث خیر و برکت

قرار دیتے ہوئے انہیں خوش آمدید کہا۔ سعودی عرب کے موجودہ حالات میں خادم الحرمين الشريفين کی طرف سے جاری کردہ ”عاصفة الحزم“ کی تائید و حمایت کا پاکستانی قوم کی طرف سے بے لوث یقین دلایا، آل سعود کی خدمات للبحاج والمعتزین کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا، پاکستان کے لئے سعودی حکمرانوں کے جذبات اور عوام کے خیالات پر انکا شکریہ ادا کیا اور امام حرم کو یقین دہانی کرائی کہ حرمین شریفین کے تحفظ کی خاطر پاکستانی قوم خود اپنی اولادیں اور اپنے مال تک قربان کرنے کو تیار بیٹھی ہے۔ حرمین ہمارا ایمان ہے اور حرمین پر جان دینا ہماری سعادت ہے۔ جناب ناظم اعلیٰ کے استقبالی اور سپاسی کلمات کے بعد بلا تاخیر معزز مہمان کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی گئی۔ جیسے ہی دلوں کے لاڑے کو آوازہ پڑا ویسے ہی دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں اور ہال میں موجود ہر شخص ایک بار پھر بے خود ہو گیا، احلا و سحلا و مرحبا کے فلک شکاف نعروں سے دلوں میں ہلچل مچنے لگی، پاک سعودیہ دوستی زندہ باد کا جذبہ نعروں میں ڈھلنے لگا، لبیک خادم الحرمين کے جو شیلے نعروں نے پاکستانیوں کی سعودی عرب سے دوستی اور وفا کا واضح اعلان کر دیا۔ کئی منٹ تک ہال نعروں سے گونجتا رہا اور امام الحرم محبت بھرے ان عوامی جذبات سے محظوظ ہوتے رہے۔

دفاع حرمین علماء کونشن میں امام محترم نے انتہائی فکر انگیز خطاب کیا، اشاعت اسلام میں علماء کی خدمات کا تذکرہ تو انہوں نے اپنے دورے کے دوران تقریباً ہر پروگرام میں ہی کیا تھا، یہاں بھی انہوں نے ان خدمات کو دہرایا، پاکستان کو اسلام کی اشاعت کا مرکز قرار دیا، پاکستانی علماء کی جہود جلیلہ کو خوب خراج تحسین پیش کیا، انہوں نے چاروں فقہی مسالک کے ائمہ کا تذکرہ بھی انتہائی عقیدت و احترام کے جذبات سے کر کے امت کو وحدت امت کا واضح پیغام دیا، فرقہ واریت کو امت کے مستقبل اور مفادات کے لئے زہر قاتل قرار دیا۔ معزز مہمان نے ہر پروگرام اور ہر تقریر میں محبت، امن، امت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق اور بھائی چارہ کی بات کی، انہوں نے ایران کیلئے خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان کے منصب کا تقاضا تھا کہ ایران سمیت تمام امت مسلمہ کو اور مسلمانوں کو مسالک سے بلند تر ہو کر

اسلام دشمنوں کی سازشوں کیخلاف متحد و منظم ہونے کی تلقین کریں اور انہوں نے اس منصب کا حق ادا کر دیا۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سٹیج کی یہ خوبی تھی کہ یہاں مقتدر شیعہ عالم علامہ ڈاکٹر حسین اکبر بھی موجود تھے، جو اس امر کی واضح دلیل تھی کہ پاکستان کے شیعہ حضرات بھی ائمہ حرم کی اسی طرح عزت و توقیر کرتے ہیں جس طرح سنی مسالک کے لوگ۔ امام مکرم نے اپنے خطاب میں حوثی باغیوں کا کچا چٹھہ بھی کھول کر رکھ دیا اور ان کی حقیقت سے عوام الناس کو آگاہ کیا۔ یمن کی صورتحال پر انہوں نے خوب روشنی ڈالی اور یمن کی حیثیت و اہمیت بھی واضح کی اور سعودی عرب کی حکومت کی طرف سے یمن میں کارروائی کیوں کی گئی کے سوال کا جواب بھی مرحمت فرمایا۔ اس دورے میں یقیناً مرکزی جمعیت اہلحدیث کے قائدین نے انہیں جماعت کے پلیٹ فارم سے یمن میں جاری ”عاصفة الحزم“ کے بارے میں عوامی شعور کی بیداری کے لئے جماعت کی خدمات سے آگاہ کیا ہوگا اور اس کے نتائج و ثمرات انہوں نے یقیناً اپنے سارے دورے میں محسوس کئے ہوں گے۔

امام محترم نے تقریب کے میزبان ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کا خصوصی الفاظ میں ذکر کیا، ان کی جدوجہد اور محنت کو سلام عقیدت بھی پیش کیا، لیکن جب باری آئی امیر مرکزی یہ قائد ملت سلفیہ کی تو امام صاحب نے بے ساختہ انہیں اپنا روحانی باپ قرار دیا اور پھر ایک بار نہیں دوبار کہا، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ امام صاحب کا میر کارواں کی جہود جلیلہ کو خراج تحسین بھی تھا اور جناب میر کی عظمت کی دلیل بھی۔ یہ پہلا موقع نہیں تھا اس سے چند برس قبل بھی الحمراء میں جب امام کعبہ الشیخ عبد الرحمان السدیس تشریف لائے تھے تو انہوں نے بھی جناب میر کارواں کو اپنا روحانی باپ قرار دیا تھا، اور یہ اعزاز پاکستان تو کیا دنیا بھر میں کسی بھی دوسری شخصیت کو حاصل نہیں۔ اس پر پوری جماعت بھی مبارک باد کی مستحق ہے اور یہ ان نوجوانوں کے لئے بھی سوچنے کا مقام ہے جو ہر معاملے میں امیر محترم کی ذات پر کچڑا اچھالنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

قبل ازیں امام محترم نے پیغام ٹی وی چینل اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ہیڈ کوارٹرز کا بھی دورہ کیا۔ یہاں انہوں نے جماعت کے اکابر و اجلہ شیوخ الحدیث

آنکھوں دیکھا حال

# تحفظ حسین شریفین ریلی..... لاہور!

تحریر: جناب مولانا عبدالملک مجاہد

حدیث کے نائب امیر اور صوبہ بلوچستان کے امیر ہیں۔ راقم الحروف کے بارے میں انھوں نے فرمایا کہ یہ عبدالملک مجاہد ہیں جو جمعیت کے امور خارجہ کے مدیر ہیں اور مشہور اشاعتی ادارے دارالسلام کے ڈائریکٹر ہیں۔ اب انہوں نے لکھا ہوا اپنا بیان پڑھ کر سنانا شروع کیا۔ انہوں نے جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ میں ان سطور میں اپنے انداز میں لکھ رہا ہوں۔

سعودی عرب اور یمن کے درمیان ایک طویل سرحد ہے جس کی لمبائی قریباً 1800 کلومیٹر ہے۔ یہ پہاڑی اور صحرائی علاقہ ہے۔ یہاں دراندازی کو روکنا عملاً ناممکن ہے۔ ہر چند کہ یمن سے سعودی عرب میں نوکری کی تلاش میں بہت سارے لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ بغیر ویزے کے سعودی عرب میں داخل ہو جاتے ہیں۔ چونکہ ان کا رنگ، لباس اور زبان سعودی عوام کے بہت قریب ہے اس لیے ان کی دراندازی پر مکمل قابو پانا ناممکن ہے، مگر اصل مسئلہ اس وقت شروع ہوا جب حوثی باغیوں نے وہاں کے صدر کو طاقت کے بل بوتے پر اقتدار سے ہٹایا اور اب ان کی شراوتوں اور زیادتیوں کا رخ سعودی عرب کی طرف ہے۔ وہ اس ملک کو، اس کے عوام کو اور اس کی حکومت کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ چند سال پہلے انہی لٹیروں نے سعودی عرب کی ایک پٹی پر قبضہ بھی کر لیا تھا۔ ان حالات میں یمن کے معزول صدر نے اپنے ہمسایہ ملک سعودی عرب سے مداخلت کی اپیل کی ہے۔ چونکہ سعودی سرحدیں باغیوں کے ہاتھوں غیر محفوظ ہیں، اس لیے سعودی قوم کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے ان باغیوں کا قلع قمع کریں۔ یمن کے حوثی باغی جو رافضی عقائد کے حامل ہیں، اپنے ملک میں خوب اودھم مچائے ہوئے ہیں۔ انہیں ایران کی طرف سے بے پناہ اسلحہ اور مالی امداد مل چکی ہے۔ صنعاء پر قبضے کے بعد ان کے حوصلے بڑھ چکے ہیں اور اب وہ مقامات مقدسہ پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان عرصہ دراز سے بڑے گہرے اور پرانے تعلقات چلے آ رہے ہیں۔ گزشتہ چالیس سال کے اندر لاکھوں کی تعداد میں پاکستانی سعودی عرب اور گلف کے ممالک میں روزگار کے سلسلے میں آئے ہیں۔ بلاشبہ ان لاکھوں

واقع ہیں، وہاں ایک بڑی مستحکم اور اقتصادی حوالے سے دنیا کی مضبوط ترین حکومت قائم ہے جو ان دنوں اپنے ہمسایہ ملک کے باغیوں کے نشانے پر ہے۔ حوثی باغی جنہیں ایک عرصہ دراز سے ایران کی بڑی واضح پشت پناہی حاصل ہے، اب سعودی عرب کو آنکھیں دکھا رہے ہیں۔ وہ حرین شریفین پر قبضے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث نے اگلے روز 19 اپریل 2015ء کو لاہور میں ایک تاریخ ساز ریلی کا اہتمام کر رکھا تھا۔ جناب پروفیسر ساجد میر نے اس ریلی کے حوالے سے پریس کو اعتماد میں لینا تھا۔ اپنے آئندہ لائحہ عمل کا اعلان کرنا تھا۔ پریس کلب کے نچلے ہال میں داخل ہوئے تو متعدد ڈی وی چینلز کے نمائندے اپنے کیمرے سیٹ کر رہے تھے۔ ہم اگلی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ آہستہ آہستہ صحافی آنا شروع ہو گئے۔ ہم آپس میں تبادلہ خیال کر رہے تھے کہ پروفیسر صاحب مغرب کے بعد ہی آئیں گے۔ میں نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا، ابھی مغرب میں خاصا وقت تھا۔ ٹھیک چھ بجے دروازے پر ہلچل ہوئی اور جناب پروفیسر صاحب اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوئے۔ ان کا رخ اسٹیج کی طرف تھا جہاں چار کرسیاں قائدین کا انتظار کر رہی تھیں۔ ان کے ہمراہ جناب علی محمد ابوتراب اور صوبہ پنجاب کے امیر جناب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد بھی تھے۔ مجھے بھی پروفیسر صاحب نے حکم دیا کہ میں بھی اسٹیج پر آ جاؤں۔ اس دوران میں کوئی بیس کے قریب صحافی آچکے تھے۔ ان میں بعض بڑے ہی سینئر اور تجربہ کار صحافی بھی تھے۔ برادر عزیز باہر جیسی نے شرکاء کے درمیان پریس کانفرنس کا اعلامیہ تقسیم کیا۔ پروفیسر صاحب نے آغاز کیا۔ اسٹیج پر بیٹھے ہوئے شرکاء کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ میرے دائیں جانب جناب پروفیسر عبدالستار حامد امیر صوبہ پنجاب ہیں۔ بائیں جانب علی محمد ابوتراب ہیں جو مرکزی جمعیت اہل

18 اپریل کی شام کو دارالسلام کے صدر دفتر سے 106 راوی روڈ کی طرف جانے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ میرے موبائل پر جناب باہر فاروق رحیمی کی آواز سنائی دی۔ وہ مجھے جناب پروفیسر ساجد میر صاحب کا پیغام دے رہے تھے کہ میں مرکزی دفتر آنے کی بجائے آدھے گھنٹے کے اندر اندر پریس کلب پہنچ جاؤں۔ وہاں پر ٹھیک چھ بجے پریس کانفرنس ہے جس میں مجھے بھی شرکت کرنا ہے۔ میں پریس کلب کے سامنے سے کئی بار گزرا تو ضرور تھا مگر اسے کبھی اندر سے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ لاہور کے وسط میں شملہ پہاڑی کے قرب و جوار میں پریس کلب کی خوبصورت عمارت ہے۔ برادر عزیز حافظ عبدالعظیم کے ہمراہ ہم وقت سے کچھ پہلے ہی پریس کلب پہنچ گئے۔ معمول کی چیکنگ کے بعد اندر داخل ہوئے تو صحن کے پنجوں پر کچھ صحافی حضرات تشریف فرما تھے۔ روزنامہ نوائے وقت کے جناب اسرار بخاری صاحب پر نظر پڑی۔ ہم نے ایک دوسرے کو گلے لگا لیا۔ میں ایک ہی دن پہلے ان کا کالم پڑھ چکا تھا جس میں انھوں نے سعودی عرب اور یمن کی جنگ کے حوالے سے بڑے احسن انداز میں سعودی عرب کے موقف کا دفاع کیا تھا۔

پاکستان میں میڈیا اب ریاست کا چوتھا ستون بن چکا ہے۔ جب سے سیلاب ڈی جینٹل کی بھرمار ہوئی ہے، رائے عامہ کو بدلنے میں صحافت کا کردار بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ پاکستان کے سب سے بڑے محسن اور قریبی ملک سعودی عرب کے جنوب میں واقع ہمسایہ ملک یمن میں بعض بیرونی طاقتوں کی حمایت سے حوثی باغیوں کا دارالحکومت پر قبضہ، وہاں کے آئینی اور قانونی صدر کو طاقت کے زور پر ہٹانا، ملک میں قتل و غارت کا عام ہونا، لاقعدا بے گناہ بچوں اور عورتوں کا قتل ایسے واقعات ہیں جن کو کوئی بھی ذی شعور نظر انداز نہیں کر سکتا۔ سعودی عرب جس میں دنیا کے مقدس ترین شہر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ

پاکستانیوں نے محنت اور جدوجہد کے نئے ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ یہ ہر سال کروڑوں ڈالر ز پاکستان بھجواتے ہیں۔ صرف سعودی عرب میں بیس لاکھ سے زیادہ پاکستانی بستے ہیں۔ ان میں خاصی تعداد میں ایسے بھی ہیں جن کے خاندان بھی ان کے ساتھ مقیم ہیں۔

جب سعودی عرب کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہوا تو انہوں نے پاکستان سے دفاعی امداد طلب کی۔ میاں نواز شریف بطور وزیر اعظم نجانبے مشکل سے دوچار ہیں کہ وہ سعودی عرب کی اس طلب کو اسبلی میں لے گئے؛ حالانکہ اس سے پہلے ہی سے سعودی عرب کے خلاف ٹیلی ویژن اور اخبارات کے ذریعے مہم چلائی جا رہی ہے۔ سعودی عرب کی تمام تر نیکیاں اور خدمات یکسر بھلا کر اسے مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ مذاکرات کریں۔ باغیوں کے ساتھ مذاکرات کی تجویز دینے والی اس قرارداد سے اہل پاکستان کو شدید دھچکا لگا۔ انہوں نے حکومت کو یہ باور کرانے کے لیے کہ ان کی یہ قرارداد پاکستان کے عوام کی ترجمان نہیں، بلکہ یہ مخصوص ذہن کی ترجمان ہے، ملک کے طول و عرض میں بڑی بڑی ریلیاں نکالیں، کانفرنسیں کیں اور ہر طبقہ فکر نے کھل کر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ جیسے ہی پروفیسر صاحب نے اپنا بیان مکمل کیا، صحافیوں نے ان پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی۔ بڑے تیکھے سوالات، ان کی ذات کے حوالے سے، سعودی عرب میں بادشاہت کے حوالے سے، ن لیگ سے تعلقات کے حوالے سے، پروفیسر صاحب نے ایک نہایت مجھے ہوئے سیاست دان کی طرح ان کے مدلل اور مسکت جوابات دیے۔ میں نے پہلے بھی ان کے ساتھ درجنوں پروگراموں میں شرکت کی ہے۔ سوالات اور جوابات ہوتے رہتے ہیں مگر آج انہوں نے پریس کلب کی میز پر بڑے شاندار چٹکے لگائے۔ بعض صحافی بحث پر اتر آئے۔

انہوں نے بھی بڑی زور دار باؤٹنگ کی مگر ان کا واسطہ ایک سیاست دان ہی سے نہیں بلکہ ایک ولی اللہ سے تھا۔ اس کی مدد اللہ تعالیٰ کر رہا تھا، ہم مبہوت ہو کر اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ میں سوچ رہا تھا کہ اگر کوئی عام سیاست دان ہوتا تو نو کمٹس کہہ کر بات رد کر دیتا۔ مگر پروفیسر صاحب نے بڑے تحمل کے ساتھ واضح دلائل اور روشن براہین کے ساتھ صحافیوں کو جوابات دیے۔

ایک صحافی نے بالآخر سوال کر ہی دیا کہ اگر ن لیگ کی حکومت آپ کے مطالبات تسلیم نہیں کرتی اور سعودی عرب اپنی فوجیں ارسال نہیں کرتی تو اس صورت میں کیا آپ ن لیگ سے اپنا اتحاد ختم کر دیں گے؟ امیر محترم نے فوراً جواب دیا کہ احتجاج کا طریقہ صرف اتحاد ختم کرنا ہی نہیں ہوتا۔ اس کے لیے اور بھی کتنے ہی طریقے ہیں۔ پریس کانفرنس ختم ہوئی تو اذان مغرب ہونے میں چند منٹ قی تھے۔

9 اپریل 2015ء کا مجھے بڑی بے چینی سے انتظار تھا۔ رات سوتے وقت میں کتنی ہی دیر دعائیں کرتا رہا۔ آج کی تہجد میں خصوصی دعائیں تھیں کہ اللہ! ریلی کو کامیاب بنانا۔ کوئی فتنہ، کوئی جھگڑا، کوئی دہشت گردی کی کارروائی نہ ہو۔ اہلیہ تو گزشتہ دو دنوں سے اس ریلی کی کامیابی کی بار بار دعائیں مانگ رہی تھیں۔ میں نے بطور خاص اپنے دونوں بیٹوں عبداللہ اور عبدالرحمن کو بھی تیار کیا کہ وہ بھی جلوس میں بھرپور شرکت کریں گے۔ 106 راوی روڈ کے دفتر میں صبح سویرے سے کارکنوں کی آمد شروع ہو گئی تھی۔ مجھے برادر علی محمد ابوتراب نے مشورہ دیا کہ میں فوراً دفتر پہنچ جاؤں۔ آپ سے بھی مشورہ ہو جائے گا۔ دفتر پہنچا تو کارکنوں کا ایک جھوم تھا۔ کسی کے ساتھ ہاتھ ملایا اور کسی سے گلے ملے۔ میں امیر محترم کے دفتر پہنچا تو بابر فاروق رحیمی کارکنوں میں گھرے ہوئے ہدایات جاری کرتے نظر آئے۔ اہل حدیث پوتھ فورس کے نوجوان بڑی خوبصورت وردی پہنے ایک دوسرے کو ڈیوٹیاں تقسیم کرتے نظر آئے۔ آج جس دفتر میں بھی گیا اسے کارکنان اور قائدین سے بھرا ہوا پایا۔ مختلف اضلاع اور شہروں سے بسوں کی آمد کا سلسلہ صبح سویرے ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ انھیں سڑک کے کنارے بڑے منظم انداز میں کھڑا کیا گیا تھا۔ خانیوال سے برادر م حافظ مسعود اظہر نظر آئے، گلے سے لگ گئے۔ وہ بڑی جلدی خانیوال سے قافلہ لے کر آئے تھے۔ ان کے والد گرامی شہید عبدالرشید اظہر رحمہ اللہ کے کین کے حوالے سے بات چیت ہوئی۔ ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب ہم ان کے قاتلوں کو پھانسی کے تختہ پر جھولتے ہوئے دیکھیں گے۔ والد صاحب کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ آج تو مجھے بے شمار ساتھی ملے۔ برادر م رانا شفیق پسروری اور ان کے بھائی

خلیق پسروری صاحب کے لیے اپنی صلاحیتوں کو منوانے کا دن تھا، ان سے تبادلہ خیال ہوا۔ یہ ایک بہت بڑے عظیم مجاہد اور داعی مولانا محمد رفیق پسروری کے صاحبزادے ہیں۔ علمائے اہل حدیث نے ہر دور اور ہر علاقے میں اپنے اپنے انداز میں تقریر اور تحریر کے ذریعہ اللہ کے پیغام کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانا محمد رفیق پسروری انہی عظیم شخصیات میں سے ایک تھے۔ نوجوانی کے دور میں میری ان سے ملاقات ہوئی، بہت کچھ ان سے سیکھا۔

ہفت روزہ اہل حدیث کا دفتر جناب بشیر انصاری صاحب کی بدولت بڑا پر رونق ہے۔ ان کو دیکھا تو میں نے اپنا گزشتہ فیصلہ مسترد کر دیا کہ وہ بوڑھے ہیں۔ ان میں نوجوانوں والی بہار اور رفق نظر آئی۔ جناب مولانا فضل الرحمن مدنی سے تو رشتہ داری کے علاوہ جماعتی تعلق بڑی مدتوں سے ہے۔ وہ بھی بڑے متحرک اور پر عزم نظر آئے۔ جناب ذاکر الرحمن صدیقی جو پاکستان پوتھ فورس کے صدر ہیں، ان کی پھرتیاں دیکھنے والی تھیں۔ ان کی قیادت میں نوجوان بڑے متحرک نظر آئے۔

پیغام ٹی وی کے صدر دفتر میں جناب علی محمد ابو تراب اور حافظ ندیم احمد سے ملاقات اور تبادلہ خیال تازہ ہوا کہ جھوکوں کی طرح تھا۔ آج مجھے ایک ایک چہرہ بڑا روشن اور خوبصورت نظر آیا۔ سبھی پر عزم نظر آرہے تھے۔ قائد محترم پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم اور دیگر احباب جماعت کے ساتھ ہم کچھ دیر امیر محترم کے دفتر میں تبادلہ خیال کرتے رہے۔ ہدایات دی جاتی رہیں، بابر فاروق رحیمی نے بڑی شفقت سے مجھے اسٹیج کا پاس جاری کیا اور ہدایت کی کہ اسے گلے میں لٹکا کر رکھیں، اس کے بغیر آپ کو اسٹیج پر نہیں جانے دیا جائے گا۔

پوتھ فورس کے نوجوانوں نے امیر محترم کو اپنی حفاظت میں لیا۔ نوجوان اپنے بازوؤں کے مضبوط اور قوی حصار میں امیر محترم کو لیے ہوئے نعرے لگاتے ہوئے باہر سڑک پر آئے تو سیکڑوں کارکنوں نے اپنے قائد کو اپنے درمیان دیکھ کر واشگاف نعرے لگائے۔

میں نے اپنے ڈرائیور کو ہدایت کی کہ وہ گاڑی نکالے تاکہ ہم ناصر باغ کی طرف روانہ ہوں۔ برادر م فضل الرحمن نے اپنے مضبوط ہاتھوں میں میرا ہاتھ پکڑا اور



امیر صاحب کے جلوس میں داخل کرتے ہوئے کہا کہ آپ قائدین کے ٹرک پر سوار ہوں گے، چنانچہ مجھے یوتھ فورس کے نوجوانوں نے اس ٹرک پر سوار کر دیا جس کے آگے پیچھے لاؤڈ سپیکر نصب تھے۔

ٹرک کے اندر اونچے نیچے بیٹھ پڑے تھے۔ ان پر سوار ہوئے تو ہر طرف کا منظر نظر آ رہا تھا۔ میں یہی منظر دیکھ کے لیے بے چین تھا۔ میں رات خاصی دیر تک سو نہ سکا تھا اور ریلی کی کامیابی کے لیے دما ئیں کرتا کرتا سو گیا تھا۔ میں مدتوں سے اس منظر کا منتظر تھا اور اب میں عقیدہ توحید کے علمبرداروں کا ایک سمندر دیکھ رہا تھا۔ ہر طرف سبز پرچموں کی بھارتھی۔ نوجوانوں کے ہاتھوں میں کتبے تھے جن پر سعودی عرب کے حق میں نعرے لکھے ہوئے تھے: حوثی باغیوں کا ایک علاج: الجہاد الجہاد۔ حرمین شریفین کے لیے ہماری جانیں بھی قربان ہیں۔ لبیک یا شاہ سلمان، پاکستانی فوج کو فوراً سعودی عرب بھیجا جائے۔ بلاشبہ یہ ریلی بڑی منظم تھی۔ میں جس نگاہ سے اس جم غفیر کو دیکھ رہا تھا، وہ اہل حدیث کا مستقبل تھا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث نے بڑی مدت غالباً بیس سال کے بعد اتنی بڑی ریلی نکالی تھی۔ خدشات تھے کہ ریلی منظم نہ ہو سکے گی۔ تیاری کے لیے بڑا قوت و وقت ملا ہے۔ وسائل بھی کچھ زیادہ نہ تھے۔ مرکزی قائدین کے ٹرک کے سامنے ”الاحسان“ کی ایسبولٹس اور پیغام ٹی وی کا میڈیا ٹرک کے آگے آگے تھے۔ مجھے پیغام ٹی وی کے منبر اور منظم اعلیٰ حافظ ندیم احمد نے بڑی تفصیل سے بتا دیا تھا کہ آج کے پروگرام کی کوریج کے لیے ہم نے خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں۔

ہمارے ٹرک کے آگے اہل حدیث یوتھ فورس کے نوجوان بھاگتے ہوئے جا رہے تھے، آگے پیچھے ہر طرف مجھے یہ نوجوان نظر آئے۔ وہ جلوس کو منظم کر رہے تھے۔ سکیورٹی کا بندوبست بھی بڑی حد تک ان کے ہاتھ میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ برادر م ذاکر الرحمن کبھی آگے کبھی پیچھے، کبھی دائیں بائیں، کبھی پیدل، کبھی موٹر سائیکل پر اور کبھی قائدین کے ٹرک پر نظر آ رہے تھے۔ میرے نزدیک آج کا دن یوتھ فورس کا دن تھا۔ میں ان دونوں نوجوانوں کو کبھی نہیں بھول سکتا جو یوتھ فورس کی وردی پہنے جلوس کے آگے آگے پیدل نعرے لگاتے ہوئے جا رہے تھے۔ ان

میں ایک کے بارے میں بتایا گیا کہ اس کا نام ذوالفقار فاروقی ہے۔ شاباش فاروقی! تمہارے جیسے نوجوانوں کی جماعت کو ضرورت ہے۔ میں ٹرک پر سوار تھا۔ اگر میرے بس میں ہوتا تو نیچے اتر کر ان کو شاباش دیتا اور کہتا کہ میرے بچو! اہل حدیث ماؤں نے تمہیں اس دن کے لیے تیار کیا ہے۔

برادر م رانا شفیق پرسوری، بابر فاروق رحیمی اور کتنے ہی ایسے نوجوان رہنما تھے جو بڑی ذمہ داری سے جلوس کو کنٹرول کر رہے تھے۔ آج ان کے امتحان کا دن تھا جس میں وہ بڑی حد تک کامیاب نظر آ رہے تھے۔ میں نے بار بار پیچھے کی طرف دیکھا، جہاں تک میری نگاہ کام کرتی تھی لوگ ہی لوگ نظر آ رہے تھے۔ جلوس آہستہ آہستہ ناصر باغ کی طرف بڑھتا رہا۔ نوجوان بڑے جذباتی نعرے لگا رہے تھے۔ شرکاء ان کے جوابات اتنے ہی جوش سے دے رہے تھے۔ آج جناب پروفیسر عبدالستار حامد صاحب کی صلاحیتوں کا اندازہ ہوا۔ بڑے ہی سمجھدار اور مجھے ہوئے لیڈر ہیں۔

وہ جلوس کے شرکاء کو اپنی ہدایات سے نوازتے رہے۔ جلوس کو ہدایات دینے والے اور اسے منظم رکھنے والوں میں سرفہرست عبدالستار حامد صاحب ہی تھے۔

مانیک ہاتھ میں لیتے تو ماشاء اللہ مزہ آ جاتا۔ اتنی خوبصورت اور پات دار آواز..... ان کی آواز گونجتی رہی۔ وہ ہدایات دے رہے تھے کہ نہایت پر امن طریقے سے آگے بڑھیں، لوگوں کو راستہ دیں، ٹریفک جام نہ ہونے دیں، دوسری طرف کی سڑک کھلی چھوڑ دیں۔ آج مجھے اندازہ ہوا کہ ہماری جماعت کے پاس کتنے بڑے خطیب اور اونچی آوازوں والے نوجوان موجود ہیں۔ حرمین شریفین سے رشتہ کیا: لا الہ الا اللہ۔ شاہ سلمان سے رشتہ کیا: لا الہ الا اللہ۔ ساجد میر سے رشتہ کیا: لا الہ الا اللہ۔ ہمت والا جرأت والا: ناظم اعلیٰ ناظم اعلیٰ۔ حافظ عبدالکریم سے رشتہ کیا: لا الہ الا اللہ۔ اس دوران میں آپریٹرز نے علامہ احسان الہی ظہیری کی تقریر چلا دی۔ شرکاء اور زیادہ جذباتی ہو گئے۔ نعرے گونجنے لگے: علامہ تیرا قافلہ رکا نہیں، تمہا نہیں.....

ناصر باغ پہنچ کر شرکاء کو ہدایت کی گئی کہ وہ بسوں اور گاڑیوں سے اتر کر پیدل اسمبلی ہال کی طرف مارچ

کریں، یہاں جلوس بے قابو ہو گیا۔ اتنے زیادہ لوگ، اتنی کثیر تعداد! قائدین کے چہروں کی رونق آج دیدنی تھی۔ میں خود کتنے ہی مواقع پر جذباتی ہو گیا۔ میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو..... الہی! یہ تیری توحید کو ماننے والے۔ یہ اہل حدیثوں کا سمندر..... یہ میرے سنت نبوی سے مزین چہروں والے نوجوان، عالی ہمت، بلند خیالات کے حاملین آج سعودی عرب کے ساتھ اپنی محبت اور اپنی چاہت کا مظاہرہ کرنے کے لیے گھروں سے نکلے ہیں۔ یہ لوگ خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز، سعودی عوام اور سعودی حکومت کو بتانے کے لیے آئے ہیں کہ علامہ الحزم میں ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں، ہم حرمین شریفین کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔

میں نے پر عزم قائد امیر محترم اور ناظم اعلیٰ کے چہروں کو دیکھا، ان پر طمانیت تھی۔ ساجد میر صاحب نے کوئی اٹھائیس سال محنت کی ہے۔ اپنی جماعت کو منظم کرنے کی خاطر اپنی جوانی اور اپنا بڑھا پاس پر قربان کیا ہے۔ آج وہ اپنی محنت کا صلہ دیکھ رہے تھے۔ ان کا چہرہ دمک رہا تھا چمک رہا تھا۔ اور نوجوان اپنے بوڑھے مگر باہمت قائد کو دیکھ کر نعرے لگا رہے تھے: ساجد میر! قدم بڑھاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

ڈاکٹر عبدالغفور راشد صاحب بھی ہمارے ساتھ جلوس میں شریک تھے۔ یہ قرآن بورڈ کے ممبر ہیں۔ ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ ہم ایک دوسرے کو ریلی کی کامیابی پر مبارک باد دیتے رہے۔ شرکائے ریلی جب مسجد شہداء کے قریب پہنچے تو سامنے نعرے مارتا ایک بڑا جھوم نظر آیا جو بڑے والہانہ انداز میں ریلی کا استقبال کر رہا تھا۔ معلوم ہوا کہ لاہور ڈویژن کی مرکزی جمعیت اہل حدیث اپنے امیر رانا نصر اللہ خان صاحب اور لاہور ڈویژن کے ناظم امتیاز احمد ایڈووکیٹ کی قیادت میں ہزاروں کارکنان کو لے کر آئی ہے۔ محترم قاری عبدالمتین اصغر، حکیم حافظ محمد اعظم خاں از رانا عبدالوحید صاحب کا جوش و جذبہ بھی دیدنی تھا۔ ان احباب کے ساتھ بڑی تعداد میں بسیں اور کوسٹرز تھیں۔ دونوں کے اندر انہوں نے لاہور کے مختلف حلقوں میں کارکنان سے رابطے کیے، لاہور کی مساجد کے دورے کیے اور آج اس محنت کے ثمرات سمیٹ رہے تھے کہ بڑی تعداد میں کارکنان ان کے ارد گرد نعرے لگاتے

## منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل..... خیرات میں جہد و دستار نہیں ملتے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی فیصل آباد میں

اہل حدیث یوتھ فورس فیصل آباد کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد اقصیٰ اہل حدیث میں ایک انتہائی خوبصورت تربیتی نشست کا اہتمام کیا گیا جس کا ٹائٹل تھا "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ"۔ اس عنوان پر گفتگو کے لیے سابق صدر AYF اور سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ صاحب کا نام تجویز کیا گیا جو کہ وقت مقررہ پر 18 اپریل کو فیصل آباد پہنچے۔ نوجوانوں نے جماعتی محبت، تنظیمی لگن اور اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے مہمان کا پر تپاک استقبال کیا۔ نماز کی ادائیگی کے فوراً بعد پروگرام کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کی سعادت قارئین انعام اللہ نے حاصل کی اور اجلاس کی غرض و غایت وابتدائی کلمات محترم جعفر محمود مدنی نے مختصر آبیان کیے ساتھ ہی مہمان خصوصی کو گفٹ کا موقع دیا گیا۔ مولانا محمد نعیم بٹ نے کارکنان AYF کی محنت و کاوش کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ جوان میری جماعت کا سرمایہ ہیں جو اپنی جوانیوں کو کتب و سنت کے لیے وقف کیے ہوئے ہیں اور جماعتی پالیسیوں کو عام کرنے میں ہمہ وقت مصروف کار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کل ہی یعنی 19 اپریل اتوار کو 106 راوی روڈ سے اسمبلی ہال چوک تک امیر محترم ناظم اعلیٰ صاحبان کی قیادت میں ہم حرمین شریفین سے اپنی محبت و لگن کا اظہار بدلا کریں گے اور اس ریلی کو اپنی مثال آپ بنائیں گے۔ انہوں نے قرآن و حدیث کی روشنی میں فضائل حرمین شریفین یمن اور سعودی حکومت کے معاملات کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی حالات اور سازشوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ہر اہل حدیث کو بیدار رہنے اور ذمہ دار بننے کی تلقین کی۔ تنظیمی مضبوطی، باہمی اتحاد اور جہد مسلسل پر زور دیا۔ فکر آخرت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلک اہل حدیث حق اور حق کی آواز ہے لہذا سچے دل اور بھرپور مشقت سے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جاوے اور اپنی صلاحیتیں بروئے کار لاوے۔ اپنی طبیعت کے مطابق انہوں نے اصلاحی مثالیں بھی پیش کیں۔ اذان عشاء تک بیان جاری رہے تمام موجودین انتہائی خوش تھے اور منتظمین خوشی سے پھولے نہیں سارے تھے جن میں حاجی شیخ محمد اسحاق قاسم حسان امیر حوزہ عبدالقہار نائب شہزاد حفظہ شیعہ الحق اور نعیم انور کے نام قابل ذکر ہیں۔ دعائے خیر پر یہ خوبصورت منظم پروگرام اختتام کو پہنچا جبکہ ہر تکلف خیانت کا اہتمام حاجی محمد اسحاق شیخ صاحب نے اپنی رہائش گاہ پر کیا جو کہ بٹ صاحب کے دور جوانی میں AYF کے انتہائی سرگرم کارکن تھے۔ احباب نے غلوں بھری دعاؤں سے مولانا محمد نعیم بٹ کو الوداع کیا اور وہ فیصل آباد سے لاہور مرکزی دفتر 106 راوی روڈ کو روانہ ہوئے۔ کیونکہ صبح ایک عظیم الشان تحفظ حرمین شریفین ریلی کا اہتمام تھا۔

تھے۔ آج پروفیسر ساجد میر اور ڈاکٹر عبدالکریم صاحب بلاشبہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ ان کی ریلی جسے ساجد میر صاحب نے ریلوے قرار دیا، بڑی ہی کامیاب رہی۔ عوام کی بھاری شرکت نے یہ ثابت کر دیا کہ عوام کے دل سعودی عرب کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ وہ خادم الحرمین الشریفین کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کی حفاظت فرمائے۔ مغرب کا وقت قریب تھا جب یہ خوبصورت ریلی اپنے اختتام کو پہنچی۔ آج صبح فجر سے پہلے تہجد میں کی ہوئی دعا اللہ تعالیٰ قبول ہو گئی تھی۔ اس ریلی میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

میں گاڑی میں بیٹھنے لگا تو ایک کارکن نے میرا دامن پکڑ لیا۔ وہ جذباتی لہجے میں کہنے لگا: قائدین تک پیغام پہنچا دیں کہ ان نوجوانوں سے کام لیں۔ یہ کام کرنا چاہتے ہیں۔

یہ عظیم الشان دفاع حرمین شریفین ریلی بلاشبہ اس نوجوان کے جذبات کی نہایت خوبصورت عکاسی کر رہی تھی!

تقاریر کیں۔ اپنے جذباتی خطابات سے نوجوانوں کو ہدایات دیں۔ زاتم الحروف تو ایک ادنیٰ کارکن ہے مگر مجھے بھی یہ اعزاز بخشا گیا، چند منٹ اپنی گزارشات اور معروضات پیش کرنے کا حکم ہوا۔

برادر دم و ذاکر الرحمن صدیقی، فضل الرحمن مدنی، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، محمد نعیم بٹ، مولانا محمود عباس، علی محمد ابو تراب، حافظ عبدالکریم، جناب پروفیسر ساجد میر اور دیگر رہنماؤں نے خطاب فرمایا۔ میں مولانا نعیم بٹ کے ان الفاظ کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ وہ بڑے جوش سے کہہ رہے تھے کہ ہم کہیں گے نہیں بلکہ اسلام اور حرمین میں رکاوٹیں ڈالنے والوں کو کاٹ کر رکھ دیں گے۔

کہ یہ بازو میرے آڑھائے ہوئے ہیں سعودی حکومت سے مکمل اظہار یکجہتی، ان سے تعاون اور پاک فوج کو سعودی عرب بھجوانے کا مطالبہ کیا گیا۔ رہنماؤں کے خطابات مختصر ہونے کے ساتھ بڑے ہی جامع اور مقصد

نظر آ رہے تھے۔ ان کو دیکھ کر شرکائے ریلی کے جوش و خروش میں مزید اضافہ ہو گیا۔ وہ ہاتھ ہلا ہلا کر قائدین سے اپنی وفا اور محبتوں کا اظہار کر رہے تھے۔ بلاشبہ لاہور کی جماعت اپنے کارکنان کو منظم کرنے اور ریلی میں لانے میں بڑی کامیاب رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ محترم پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی نوجوانوں کا حوصلہ بڑھا رہے ہیں، آج تو مجھے تمام بڑے بڑے علمائے کرام، واعظین اور خطباء نظر آئے۔ میں نے لاہور کے ان کارکنان کو دیکھا تو کہہ اٹھا۔

ذرا غم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی لیکن جب میری نگاہ مسجد شہداء پر پڑی تو ناگہاں میرے ذہن میں ان بے شمار جلوں اور جلوں کا خیال آ گیا جو یہاں سے گزرتے رہتے ہیں۔ میں نے نظر بھر کر دیکھا مسجد شہداء اور وسیع چوک نوجوانوں سے بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہے کہ اب مرکزی جمعیت اہل حدیث متحرک ہو گئی ہے۔ اس کی بیدار قیادت نے انہیں پکارا ہے تو وہ دوڑتے ہوئے چلے آئے ہیں۔ شاہدہ کے حلقہ سے بہادر محترم جناب پولس حیدری نے وہاں استقبال کیسپ لگا رکھا تھا۔ باہر سے آنے والے قافلوں کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ پولس حیدری جیسے نوجوان بلاشبہ جماعت کا اثاثہ ہیں۔ مولانا محمد ارشد بیگم کوئی ان نوجوانوں کی سرپرستی کرتے ہیں۔ آج اس ریلی میں اپنے کارکنان کے ساتھ بڑے ہی بھرپور اعزاز میں وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کے ساتھ شرکت کر رہے تھے۔ شاباش نوجوانو! تم نے اپنے قائدین کی آواز پر لبیک کہا اور وفاداری کا حق ادا کر دیا۔ یہ نوجوان محترم پروفیسر ساجد میر صاحب کے سپاہی ہیں اور بروقت جماعت کے لیے کام کرنے کے لیے مستعد ہیں۔

چریک کر اس پر، عین پنجاب اسمبلی کے سامنے بڑے ٹرک پر سٹیج بنایا گیا تھا۔ وہاں تک پہنچنے میں جس مرحلے سے گزرے، وہ بے لطف بھی تھا اور مشکل بھی۔ نوجوانوں نے اپنے مضبوط ہاتھوں کے حصار میں ہمیں اٹھا کر ٹرک پر پہنچایا۔ میں نے گھڑی دیکھی تو جلوس کو چلے ہوئے تین گھنٹے سے زائد ہو چکے تھے۔

مائیک اب فیصل آباد سے تعلق رکھنے والے مولانا عبدالرشید مجازی صاحب کے ہاتھ میں تھا۔ وہ اسٹیج سیکورٹی کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ قائدین نے

مذہب کو نہیں، تو ایسے کسی واقعہ پر اسلام کو بدنام کیوں کیا جاتا ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام حقیقی معنوں میں ایک پرامن مذہب ہے جس کے حقیقی پیروکاروں نے کبھی بھی حدود سے تجاوز نہیں کیا بلکہ ہمیشہ دیگر مذاہب کے احترام کو مقدم رکھا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ دشمنان اسلام بالخصوص یہود و نصاریٰ کی ازلی اسلام دشمنی کے نتیجہ میں جاری پروپیگنڈہ کے باوجود آج اسلام مغرب میں سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ پھیلنے والا مذہب بن چکا ہے اور لوگ جوق در جوق اسلام کے دامن میں سایہ عافیت تلاش کر رہے ہیں۔ اس حوالہ سے واشنگٹن امریکہ میں قائم ادارے پی ای ڈبلیو (پیو) کی حالیہ رپورٹ ہی کافی ہے کہ جس میں اسلام کے پھیلاؤ بارے اعداد و شمار سامنے آئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق یورپ میں مسلمانوں کی آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور اب یہ تعداد 52 ملین تک پہنچ چکی ہے۔ جب کہ آئندہ 20 سالوں میں اسلام یورپ کا سب سے بڑا مذہب ہوگا اور 2030ء تک مسلمانوں کی تعداد 2ارب 20 کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ 2020ء تک اسلام برطانیہ کا نمایاں مذہب ہوگا۔ جرمنی کی حکومت نے پہلی بار اعتراف کیا ہے کہ جرمنی میں مقامی آبادی کی گرتی ہوئی شرح پیدائش اور مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی شرح پیدائش کو روکنا ممکن نہیں، لیکن اگر یہی صورت حال رہی تو 2050ء تک جرمنی مسلم اکثریت کا ملک بن جائے گا۔

یورپ میں مقامی آبادی کا تناسب کم ہونے کی ایک وجہ وہاں کے لوگوں کا شادی نہ کرنا اور بچوں کی ذمہ داری نہ لینا بھی ہے جبکہ یورپ میں مقیم مسلمانوں کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2050ء تک یورپ کے کئی ممالک میں 60 سال سے زائد عمر کے مقامی افراد مجموعی آبادی کا 75 فیصد تک ہو جائیں گے اور اس طرح بچوں اور نوجوان نسل کا تناسب کم رہ جائے گا جب کہ مسلمانوں کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا جن میں اکثریت نوجوانوں کی ہوگی۔ اعداد و شمار کے مطابق 2001ء سے 2006ء تک کینیڈا کی آبادی میں 6.1 ملین افراد کا اضافہ ہو چکا ہے جن میں سے 2.1 ملین مسلمان ہیں۔ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد آٹھ کروڑ سے تجاوز کر چکی



ریز عالمی میڈیا تصویر کا ایک رخ ہی بڑے ہیک انداز میں پیش کر رہا ہے۔ اسلامی تعلیمات کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا جائے تو بخوبی علم ہوتا ہے کہ اسلام ہمیشہ دوسروں کے کام آنے کا درس دیتا ہے، یہاں ہتھیاراٹھانے کی اجازت بھی محض ظلم و ستم کے خاتمہ اور دوسروں کے کام آنے کے لئے دی گئی ہے، ذاتی مفادات کے لئے اس کی ممانت ہے۔ یہاں یہ بھی غور کریں کہ خود کو ترقی یافتہ اور مہذب کہلانے والے اور اپنے پالتوں جانور کو کسی مصیبت میں پا کر ہر ممکن اقدامات فروغ دینے والے غیر مسلموں کے نزدیک نہ تو اسلام کی کوئی اہمیت ہے اور نہ ہی اس پرامن مذہب کے ماننے والوں کے لئے کوئی نرم گوشہ موجود ہے۔ حالانکہ دنیا میں مسلمانوں کو زیر نگیں لانے اور اسلام کی ازلی دشمنی میں شروع کئے گئے دشمنان اسلام کے اقدام ہی مسلمان کو ہتھیار اٹھانے پر مجبور کر رہے ہیں، فلسطین و کشمیر سمیت دنیا بھر میں امت محمدیہ پر ہونے والے مظالم ہی مسلمانوں کو اپنے استحقاق کیلئے میدان عمل میں آنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ یہاں ہوتا تو یہ چاہئے کہ عالمی قوتیں اور انسانیت کے خود ساختہ ٹھیکیدار مسلمانوں پر روا ظلم و ستم ختم کرنے کی کوئی تدبیر کرتے تاکہ حقیقی بہتری ممکن ہو سکتی۔ فلسطین میں اسرائیلی جارحیت کسی سے پوشیدہ نہیں، اسی طرح کشمیر میں ہونے والے مظالم بھی سب کے سامنے ہیں جب کہ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی مسلمانوں پر عرصہ حیات تک کر دیا گیا ہے۔

اسلام کے پیروکار اگر کسی ذاتی مسئلہ کی وجہ سے ہتھیار اٹھائیں تو اسے اسلام کے سر تعویذ دیا جاتا ہے جب کہ دیگر مذاہب کے حوالہ سے صورتحال مختلف ہوتی ہے، مثلاً چند ماہ قبل برما میں بدھ بھکشوؤں نے مسلمانوں کا جس طرح قتل عام کیا وہ ہم سب کے سامنے ہے اس قتل عام کا ذمہ دار بدھ بھکشوؤں کو تو ٹھہرایا گیا، بدھ مت

اسلام ایک پرامن مذہب ہے اس کے باوجود عالمی سطح پر باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت اسلام کو دہشت گردی کے ساتھ منسلک کیا جا رہا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ اہل ایمان نے ہمیشہ دیگر مذاہب کا احترام مقدم رکھا مگر اس کے باوجود گذشتہ کچھ عرصہ سے سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ اس دوڑ میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ ساتھ دیگر اسلام دشمن قوتیں بھی ان کے ہم رکاب ہیں۔ بالخصوص مغرب کے خود ساختہ ڈرامہ 911 کے بعد اس حوالہ سے پاکستان و اسلام دشمن عناصر کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ ذرا حقائق کا جائزہ لیں کہ دنیا میں کہیں بھی کوئی یہودی، عیسائی یا کوئی بھی غیر مسلم اگر کسی دہشت گردی، بد امنی یا قتل و غارت میں ملوث ہوتا ہے تو اسے اس کا ذاتی فعل قرار دیا جاتا ہے اور اگر کہیں کوئی نام کا مسلمان بھی ایسے کسی عمل کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے اسلام کے سر تعویذ دیا جاتا ہے۔ جب کہ بسا اوقات یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ دشمنان اسلام اس حوالہ سے باقاعدہ سچ سچا کر وہاں اپنے تخلیق کئے گئے کردار سامنے لاتے ہوئے دین حق کو بدنام کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ پلان کئے گئے ڈرامہ میں کسی مسلمان کے ملوث ہونے کے ٹھوس ثبوت بھی سامنے نہیں آتے مگر اسلام کو ہائی لائٹ کرتے ہوئے وادیا چمانے کا سلسلہ دراز ہو جاتا ہے جس کے پس پردہ یہود و نصاریٰ کی ازلی اسلام دشمنی کا فرما ہوتی ہے۔

دنیا بھر میں اس وقت دہشت گردی کے حوالہ سے اسلام اور پاکستان کو ٹارگٹ بنایا جا رہا ہے بالخصوص فرانسیسی جریدے ”چارلی لیڈر“ میں نازیبا خاکوں کی اشاعت کے بعد اس کے رد عمل کے طور پر ہونے والے حملہ کو بنیاد بنا کر دنیا بھر میں مخصوص انداز میں اچھالا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے اور عالمی طاقتوں کے در پر سجدہ



کیساں مفید ہے۔ انسان صدیوں سے گائے، بھینس، بکری، اونٹنی اور بھیڑ کا دودھ بطور غذا استعمال کرتا چلا آ رہا ہے۔ دودھ میں تمام صحت بخش اجزاء پائے جاتے ہیں۔ دودھ جسمانی طاقت اور دماغی کمزوری کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔ دودھ روزانہ صبح یا سہ پہر شہد خالص ملا کر پینا جائے اور ہمیشہ باقاعدگی سے پینا چاہیے۔

**سیب:** سیب دنیا بھر میں ملنے والا اور پھلوں میں سب سے زیادہ توانائی بخش ہے۔ تمام عمر کے لوگ کھا سکتے ہیں۔ سیب میں فاسفورس تمام پھلوں سے زیادہ پایا جاتا ہے اور جھکلوں میں حیاتین ”ج“ کی بڑی مقدار پائی جاتی ہے۔ سیب خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دماغ کے لیے ایک موثر غذائی ٹانگ ہے۔ قوت حافظہ بڑھاتا ہے۔ سیب میں پائے جانے والا ایک ایسڈ جگر دماغ اور آنتوں کے لیے بہت مفید ہے۔ کمزور دماغی اعصاب اور قلب لوگوں کے لیے بہت مفید ہے۔

**آملہ:** غذائی اور دوائی افادیت رکھتا ہے۔ دماغ کو تقویت دیتا ہے اور یادداشت بڑھاتا ہے۔ اطباء صدیوں سے اپنی ادویہ میں استعمال کرتے آ رہے ہیں۔ حیاتین ’ج‘ آملہ میں بکثرت موجود ہوتی ہیں۔ خشک آملوں کا سفوس بنالیں اور برابر وزن شکر ملا لیں، روزانہ ایک سے دو چمچ تازہ پانی سے کھانا مفید ہے۔ آملہ کا مربہ بھی بنایا جاتا ہے جو دماغی طاقت کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔ اس طرح بصارت پر بھی خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ تازہ آملہ کا ایک چمچ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

**بیر:** بظاہر یہ ایک چھوٹا سا پھل ہے مگر ضروری غذائی اجزاء سے بھرپور ہے۔ ایک سو گرام بیر میں 74 کیلوریز (حرارے) ہوتے ہیں۔ بیر جسم میں گلوٹامک ایسڈ کا اخراج بڑھا دیتا ہے۔ اس طرح دوران خون تیز ہو کر دماغ کی کارکردگی بڑھا دیتا ہے۔ بیر استعمال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مٹھی بھر بیر خشک آدھے لیٹر پانی میں اس وقت تک ابالیں کہ پانی نصف رہ جائے پھر ضرورت کے مطابق شہد ملا کر رات سونے سے قبل پی لیا جائے۔

**کالی مرچ:** کالی مرچ کو مصالحوں کی ملکہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ اعصاب کی طاقت کے لیے ٹانگ کا درجہ رکھتی ہے۔ یادداشت کو بہتر بنانے میں بہت مفید ہے۔ چٹکی بھر کالی مرچ کا سفوف شہد خالص ایک چمچ میں ملا کر روزانہ حاث لینا کمزور دماغ والوں کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔

**خط و کتابت پتہ:** حکیم راحت نسیم سوہدروی، مطب ہمدرد سکیم موڈ علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور فون 042-37803520

جب دوران خون یعنی خون کا دورہ باقاعدہ نہ ہو تو دماغ کو اس کی ضرورت کے مطابق غذا نہیں ملتی جس کے نتیجے میں دماغ ضعف کا شکار ہونے لگتا ہے۔ ایسی صورت میں دماغی کمزوری کے سبب یادداشت میں کمی ہونے لگتی ہے۔ انسانی زندگی میں بچپن سے نوجوانی کی طرف

گامزن ہوتے ہوئے مناسب غذا کا استعمال بہت ضروری ہوتا ہے۔ یہ بڑا اہم دور ہوتا ہے جب غذا کا خیال رکھنا بہت ضرور ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں غذائی کمی کے سبب خون کی کمی ہو سکتی ہے جس سے گردش خون میں فرق آئے گا اور جسم کا اعصابی نظام شکست و ریخت کا شکار ہونے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے دیکھا گیا ہے کہ اکثر بچے جو بچپن میں صحت مند و توانا ہوتے ہیں نوجوانی میں خون کی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں جس سے جسمانی طور پر کمزوری ہو جاتی ہے اور پھر دماغی طور پر صحت مند نہیں رہتے ان کی یادداشت متاثر ہوتی ہے اور آئی کیو لیول کم ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو دماغی یادداشت بہتر بنانے کے لیے ادویہ کی بجائے غذائی اشیاء پر توجہ دینا چاہیے۔ ماہرین طب و صحت کا کہنا ہے کہ فاسفورس دماغی طاقت کے لیے بہت اہم ہے۔ لہذا ایسی غذائی استعمال کرنا چاہئیں جن میں فاسفورس اور لحمیات کی مقدار زیادہ ہو۔ ایسی غذاؤں میں مچھلی کا گوشت سرفہرست ہے کیونکہ مچھلی میں فاسفورس بکثرت ہوتا ہے۔ اسی طرح انڈا، دودھ، مکھن اور بادام بھی مفید ہیں۔ مغزیات، پستہ، اخروٹ، کشمش اور پیاز کے علاوہ چنے، مٹر اور سویا بین دماغ کے لیے مفید ہیں۔ فاسفورس کے علاوہ وہ سب اجزاء ہوتے ہیں جو اعصاب اور عضلات کو توانائی دیتے ہیں۔ ہلکی زود ہضم غذائیں دماغ کو تروتازہ اور بیدار رکھتی ہیں۔ سرخ گوشت سے بچ کر رہیں۔ درج ذیل غذاؤں کا استعمال دماغ کو تقویت دیتا ہے اسی طرح ذہانت بھی بڑھتی ہے۔

**بادام:** بادام مغزیات میں سرفہرست ہے۔ یہ ایک مفید صحت بخش غذا ہے جو دماغ اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ پینائی میں بھی فائدہ مند ہے۔ روزانہ پانچ سے سات بادام رات پانی میں بھگو کر صبح چھیل کر دودھ کے ساتھ کھانا چاہئیں۔ ان کا مسلسل استعمال دماغی کمزوری سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایک صورت یہ بھی ہے کہ بادام کی پانچ چھ عدد مغز گرائنڈ کر کے پیس لیں اور دودھ حسب ضرورت میٹھا کر کے اس میں ملا کر روزانہ صبح پی لیا کریں۔

**دودھ:** دودھ ایک مکمل غذا ہے ہر عمر کے افراد کے لیے

ذہانت تیز کرنے والی غذائیں

ذہانت قدرتی ہوتی ہے۔ اگر دماغ صحت مند اور کسی قسم کی دماغی پیچیدگی نہ ہو تو دماغ کی کارکردگی بڑھ جاتی ہے۔ البتہ علم و ہنر سے اسے مزید چمکایا جاسکتا ہے۔ بلاشبہ ذہانت قدرتی اور پیداؤی ہوتی ہے اور اسے عطیہ خداوندی قرار دینا چاہیے۔ تاہم اس کا صحت مند جسم اور غذا سے گہرا تعلق ہے۔ اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ صحت مند جسم ہی صحت مند دماغ کا مالک ہوتا ہے۔ ایسا ممکن نہیں کہ صحت سے عاری شخص صحت مند دماغ کا مالک ہو۔ صحت مند دماغ اور صحت مند جسم کے لیے صحیح غذا کا ہونا ضروری ہے۔ اگر غذا صحیح اور متوازن نہ ہو تو انسان دماغی اور جسمانی طور پر کمزور ہو جاتا ہے جس کے اثرات ذہانت پر بھی ہوتے ہیں اور سارا جسمانی نظام متاثر ہوتا ہے۔

آج کے دور میں طرز زندگی اور غذائی عادات کی تبدیلیوں نے انسانی صحت اور دماغ کو متاثر کر دیا ہے۔ جس کے نتیجے میں ذہنی استعداد کار یا ذہانت متاثر ہو رہی ہے۔ نسیان یا یادداشت میں کمی جیسے عوارضات بڑھ رہے ہیں۔ طب و صحت کے ماہرین کہتے ہیں کہ بعض غذائیں دماغی قوتوں کو توانا رکھتی ہیں جس سے ذہانت میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہ مائیں جو اپنے بچوں کو ایسی مفید غذائیں دیتی ہیں اس سے ان کی صحت ہی بہتر نہیں رہتی بلکہ ان کی ذہنی صلاحیتیں اور دماغی استعداد کار اپنے ہم عمر ساتھیوں سے بڑھ جاتی ہے۔ پوری دنیا میں اعلیٰ تعلیمی کامیابیوں اور کارناموں کے لیے آئی کیو کو معیار بنایا جا رہا ہے۔ یعنی قابلیت اور اہلیت کو ذہانت کی پیمائش کے ذریعے تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اس طرح ذہنی صحت اور جسمانی صحت کی طرف توجہ دینا انتہائی اہم ہے۔

بڑھاپے کے مسائل میں یادداشت کی کمی (الزائمر) عام مسئلہ بن گئی ہے۔ اس طرح وہ تمام لوگ جو ذہانت کو قائم اور یادداشت کو بہتر بنانے کے خواہش مند ہیں انہیں دماغی طاقت کی طرف توجہ دینا ہوگی۔

ماہرین طب و صحت کا کہنا ہے کہ صحت مند جسم میں جب گردش خون (خون کا دورہ) باقاعدہ ہوتا ہے تو جسم اس کے ذریعے غذائیں دماغ کے سامنے پیش کرتا ہے جن میں سے دماغ اپنی ضرورت کی غذائیں منتخب کر لیتا ہے۔ مگر

## خیبر پٹی کے میں طوفانی بارشیں

✽ گذشتہ دنوں پشاور کے گرد و نواح اور چارسدہ شہید زلوشہرہ اور خیبر ایجنسی میں طوفانِ باد و باران اور ڈالہ باری نے نفا زندگی درہم برہم کر دیا۔ عمارتوں کے گرنے سے پچاس افراد جاں بحق اور 200 سے زائد زخمی ہو گئے۔ مکانات کے ساتھ باغات اور کھڑی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق جس شدت کی بارش اور آمدنی آئی ہے اس موسم میں اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ یہ بات تو درست ہے کہ قدرتی آفات کو ٹالا نہیں جاسکتا تاہم بروقت اقدامات اور پیشگی منصوبہ بندی سے نقصان کم ہو سکتے ہیں۔ صوبائی وفاقی حکومت اور وفاقی اداروں کو متاثرین کی بھرپور مدد کرنی چاہیے۔ زخمیوں کے علاج معالجہ پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جان بحق ہونے والوں کی بخشش فرمائے۔ مجروحین کو صحت کاملہ دعا جلد سے نوازے۔ متاثرہ خاندانوں کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین! (ادارہ)

## حکیم راحت نسیم سوہدروی کا اعزاز

✽ نیشنل کونسل فار طب کے انتخابات میں پنجاب کی نشست پر جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی بھاری اکثریت سے ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔ حکیم راحت نسیم سوہدروی پاکستان ایسوسی ایشن فار ایسٹرن میڈیسن کے سینئر نائب صدر اور ممتاز طبیب و اہل قلم حکیم عنایت اللہ نسیم رحمہ اللہ کے صاحبزادے ہیں۔ ادارہ اس اعزاز پر حکیم صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور ان کے علم و عمل اور درازی عمر کے لیے دعا گو ہے۔ (ادارہ)

## سیرت امام الانبیاء علیہ السلام کا کنفرنس کوٹ جیال

✽ نارنگ منڈی اور بدو مہی کے درمیان ایک دور دراز سرحدی گاؤں کوٹ بھیلان میں سیرت امام الانبیاء علیہ السلام کا کنفرنس ہوئی۔ جس میں قاری محمد حنیف ربانی، قاری محمد سلیمان بلوچ، حافظ محمد یوسف راشد اور پروفیسر شتیق اللہ عمر نے خطاب کیا۔ کانفرنس کا آغاز نائب مغل کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جب کہ نعت رسول مقبول کی سعادت قاری عبدالوہاب صدیقی اور قاری محمد صدیق انجم نے حاصل کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض نذیر احمد اسد سندھو نے ادا کیے۔ کانفرنس میں ناظم ضلع شیخ پورہ حافظ عطاء الرحمن عامر، مفتی داؤد ارشد، مولانا حفیظ اللہ درک، مولانا عبدالرحمان منج اور حافظ راشد محمود سمیت علماء اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ذمہ داران نے خصوصی شرکت کی، میزبانی کے فرائض مولانا محمد سلیمان ڈو اور مولانا محمد ادریس ڈو اور مولانا ادریس مغل نے ادا کیے۔

المرسل: ناصر حکیم بھٹی، نمائندہ خصوصی

# اخبار الجماعۃ

## مبارکباد

✽ ہم سرگودھا سٹی کی جماعت کی طرف سے امیر محترم سینیئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ اور ناظم مالیات حاجی عبدالرزاق حفظہ اللہ کو ایک بار پھر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ سابقہ ادوار سے بھی زیادہ محنت کر کے جماعت کے وقار کو بلند کریں گے اور خاص کر پیغام چینل کو مزید فعال اور بہتر بنائیں گے۔ ان شاء اللہ!

مؤرخہ 13/4/15 کو جیو ٹی وی پر امیر محترم پروفیسر ساجد میر صاحب نے ناک شو میں سعودی عرب کے ساتھ اظہار یکجہتی اور دلی وابستگی کا بھرپور اظہار کر کے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان بلکہ تمام مسلمانوں کی دل کی آواز دینا تک پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ امیر محترم اور ناظم اعلیٰ کو بقی صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: میاں طاہر محمود ناظم سٹی سرگودھا

## خوشخبری

✽ پیغام ٹی وی، مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث توجہ فورس اور عالم اسلام کی تازہ ترین خبریں مفت حاصل کرنے کے لیے اپنے موبائل سے Follow Paighamsms لکھ کر 40404 پر Send کریں۔ نوٹ: Follow کے بعد Space پھر Paighamsms لکھیں۔

مزید معلومات کے لیے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں

0300-0835343

## کھرکھار کا تبلیغی دورہ

✽ مولانا محمد عبداللہ امیر تحصیل چکوال نے 6 مارچ کو محمدی مسجد بھر پور میں خطبہ جمعہ پڑھایا اور جماعتی اکابرین سے آئندہ کے لائحہ عمل کے لیے مشاورت کی۔ 13 مارچ کو بو جھال کلاس بلال مسجد میں خطبہ جمعہ دیا اور احباب جماعت سے تفصیلی مشاورت کی۔

منجانب: ناظم نشر و اشاعت تحصیل کھرکھار ضلع چکوال

## قاری صاحب کی خدمات حاصل کریں

✽ ایک مستند قاری صاحب ان دنوں فارغ ہیں۔ امامت و حفظ کی کلاس پڑھا سکتے ہیں۔ خواہشمند حضرات لاہور سرگودھا فیصل آباد یا گردونواح کے اضلاع سے درج ذیل نمبر پر رابطہ فرمائیں۔ رابطہ: قاری محمد عمر 0344-6919149

## جناب بابر فاروق رحیمی کا خطبہ جمعہ المبارک

✽ گذشتہ دنوں قاری محمد یعقوب طاہر ناظم ضلع پاکستان کی خصوصی دعوت پر ناظم دفتر مرکزی جناب بابر فاروق رحیمی حفظہ اللہ تشریف لائے۔ مرکز خالد بن ولید کی جامع مسجد قباء المحدثہ میں شان محمد ﷺ کے موضوع پر خطبہ ارشاد فرمایا اور سیرت طیبہ کو اس انداز میں بیان فرمایا کہ دوسرے مسالک کے لوگ جو کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے کہہ اٹھے کہ ہم نے آج تک اتنے خوبصورت انداز میں شان مصطفیٰ ﷺ نہیں سنی اور آج ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ المحدثہ علماء کرام جیسی شان محمد ﷺ کوئی بیان نہیں کر سکتا۔

منجانب: سید عمر فاروق شاہ ناظم تحصیل پاکستان

## تقریب تکمیل حج بخاری شریف

✽ عظیم قہدمی دینی درسگاہ جامعہ دارالحدیث رحمانیہ چوگلی نمبر 14 ملتان میں مؤرخہ 23 مئی 2015ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب تارات گئے تک منعقد ہوگی۔ ان شاء اللہ! جس میں درس صحیح بخاری شریف معروف مذہبی سکالر پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس زبیر ڈائریکٹر الہدیٰ انٹرنیشنل فاؤنڈیشن اسلام آباد ارشاد فرمائیں گے۔ نماز عشاء کے بعد دیگر علماء خطاب فرمائیں گے۔

الذاعی الی الخیر جامعہ بذاہ الملان شہر

## اہل حدیث کا کنفرنس جام پور

✽ 5 اپریل بروز اتوار بمقام جامعہ محمدیہ المحدثہ جام پور زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہل حدیث جام پور 34 ویں سالانہ عظیم الشان المحدثہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت ضلعی امیر مولانا محمد سلیمان رائے نے فرمائی۔ نماز ظہر سے رات دو بجے تک کانفرنس جاری رہی۔ ڈویژن ڈیرہ غازی خان سے ہزاروں افراد نہایت ولولے اور جذبے کے ساتھ شریک ہوئے۔ ڈی سی اور اجمن پور جناب غازی امان اللہ خان نے ذاتی دلچسپی لے کر سیکورٹی انتظامات مثالی بنوائے۔ مولانا عبید اللہ انور، مولانا خالد محمود اظہر، مولانا محمد اسماعیل ساجد، نئے خطیب قاری عطاء الرحمن ساجد کے خطابات کے بعد مولانا قاری سیف اللہ خاں خالد نے لا الہ الا اللہ کے موضوع پر جامع اور مؤثر خطاب فرمایا۔ آخری خطاب مولانا سید سلیمان شاہ نقوی صاحب کا تھا جو ڈیرہ گھٹنہ تک جاری رہا۔ آپ کے خطاب کے بعد حضرت مولانا عبدالرحمن الاثری کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

محمد ابو بکر سلفی، ناظم شعبہ نشر و اشاعت جام پور

## حافظ عبداللہ نصرت مہدی کا انتقال پر ملال

مرکزی جمعیت اہل حدیث راجن پور کے مخلص کارکن ضلعی نائب ناظم جناب حافظ عبداللہ نصرت مہدی دماغ کی شریان پھٹنے سے مؤرخہ 20/3/2015 کو قضاۃ الہی سے انتقال کر گئے۔ اللہ وانا الیہ راجعون۔ بعد نماز عشاء راجن پور میں جنازہ ہوا۔ ضلع بھر سے بڑی تعداد میں احباب جماعت نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بخشش فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دعا گو: اسماعیل ساجد ناظم ضلع راجن پور

رژیا لہ وڈ ناظم ضلع گوجرانوالہ کے خطیب حضرت مولانا حکیم رشید احمد کی والدہ اور مولانا حافظ محمد داود رژیا لوی کی وادی اماں 30 مارچ کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ نہایت صالحہ خاتون تھیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی غلطیوں کو درگزر فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

حضرت مولانا محمد خالد گرجا لکی رحمة اللہ کے صاحبزادہ مولانا حافظ محمد بن خالد سابق خطیب دیوبند حجرات یکم اپریل کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

شریک غم: صاحبزادہ قاری عبدالغفار صدیقی

رابطہ: حافظ داود..... 0333-8464179

حافظ محمد ادریس..... 0301/0323-6652313

## حرف اعتذار

شمارہ نمبر 17 یکم تا 7 مئی 2015ء صفحہ نمبر 12 پر عدیل احمد آزاد کے مضمون میں کچھ نامناسب چیزیں شائع ہو گئی ہیں۔ ادارہ اس پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

## جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ناک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

# گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ) مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S

بھی دستیاب ہیں۔

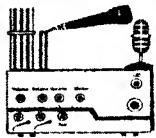
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارنیشنڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739

055-4213430

چوک نیائیں نزد دسٹی کالج گوجرانوالہ



## الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ذیشان ربانی  
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 0300-6430029, 055-4212804, 4226706

پروپرائیٹرز ایم اکرام مغل (ماہر مکنیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

# سیرسٹار

0333-8294645

055-4237974

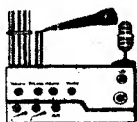
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارنیشنڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

**Al-Fatah**  
Loud Speaker Amplifier



محمد ہانی محمد عثمان

## الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایفائیڈ مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد دسٹی کالج گوجرانوالہ



# معجون تسکینِ دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ  
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلند پریش کام یا زیادہ ہونا

اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔

1200 روپے

جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔

وزن 500 گرام

عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

# معجون قوتِ اعصاب زعفرانی

مکمل علاج مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے  
وزن 600 گرام

فیصل

133/72 اے کسٹر سڑک

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف  
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید  
☆ قوت خاص اور اسماک کے لئے نادر نسخہ  
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن  
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

آب سیب	آب انار	آب درک	ورق نرہ	خم مرغ
آب بھٹی	آب لیمون	شہد خالص	بہن سفید	خوردن
زعفران	مردارید	ورق طلا	شہد	خوردن
اربعہ	گل سرخ	گل نیلوفر	خوردن	خوردن
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرغان	مغز پور
کل دھنی	لاچکی خورد	کھرباشی	بہن سرخ	

پاکستان

بھرمیں

فری

ہوم ڈیلیوری

0314-3085577

زعفران	جائفل	ناگ موش	مغز بندق	آرد خرا	جوہر آبن
معلی	جلوتری	چم	مغز بول	سنگھارا	کشت چاندی
مروارید	دارچینی	اکر	لاچکی خورد	خج کا خج	شہد اذخر
ورق طلا	لوگ	مانیس	لاچکی کلاں	خج مشق پچ	33 اجزاء
ورق نرہ	کوندیکر	جڑ سونگے	ترنجبین	لچکر	
مغز چنورہ	مغز بادام	رس کٹواکی	بہن سفید	کوندیکرہ	

# خطبات جمعۃ المبارک

صلیٰ مکرّمہ علیہ وسلم مبارک مسجید

مدرسہ افتخار بیگم تحصیل امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ریحیم یار خان

0345 8404089

Designed By Umar Farooq 0301-7629810

3 جنوری 2015ء مولانا محمد محمود بیگ

19 جنوری 2015ء حافظ ذاکر الرحمن صدیقی

26 جنوری 2015ء حضرت سید زکریا حیدر

10 جنوری 2015ء حضرت محمد اکرم شہزاد

12 جنوری 2015ء مولانا نعیم الرحمن

29 جنوری 2015ء مولانا محمد شفقت

15 جنوری 2015ء عبدالرزاق اطہر

8 جنوری 2015ء مولانا محمد عمران

22 جنوری 2015ء حضرت محمد اکرم شہزاد

ادب  
فاضلہ اٹخ  
جناب  
ڈاکٹر عبدالکریم  
حافظ  
کو ناظم اہل بیت منتخب ہونے پر

کو سینئر  
مفت  
اور مرکزی جمعیت  
الہدیٰ پاکستان کے  
ایک بار پھر بلا مقابلہ  
امیر منتخب ہونے پر

پروفیسر  
سینئر  
جناب  
ساجد میر  
حفظہ اللہ

جناب  
عاجی عبدالرزاق  
حافظ  
کو ناظم مالیات منتخب ہونے پر

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد میاں محمود عباس اور مولانا مبشر احمد مدنی کو  
بالترتیب امیر، ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات پنجاب نامزد ہونے پر

بہت بہت مبارکباد

اس کے علاوہ

منجانب

شیخ محمد شفیق عابد  
ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث شیخوپورہ

حافظ محمد نعمان حمید  
ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث شیخوپورہ

قاری عزیز الرحمن عزیز  
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث شیخوپورہ

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے درج ذیل اصلاحی تبلیغی و دینی کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں

خواہش مند حضرات مبلغ چالیس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر دس کتابیں مفت منگوائیں

پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں

پیارے نبی ﷺ کی پیاری نماز!

دم ذریعہ علاج کتاب وسنت کی روشنی میں

تعارف اہل حدیث

نماز کے بعض اہم مسائل

قرآنی اور مسنون دعائیں

حرز اعظم

مسائل زکوٰۃ

طریقہ صیام و قیام

فضیلت اسلام!

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل مدلل رنگین اور خوبصورت سات اشتہارات کا مکمل سیٹ بھی مفت زیر تقسیم ہے۔ مساجد اہل حدیث کے منتظمین حضرات  
صرف بیس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مکمل سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ موثر ترین ذریعہ ہے۔

محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے۔

آغاز  
25  
شعبان 1436ھ  
13 جون  
2015ء  
پرمختہ

تشنگانِ علمِ حدیث کیلئے خوشخبری

سرزمین  
سرگودھا میں علم  
و عرفان کی بارش

# دورہ شخص

افتتاحی  
درس

ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی

29-28-27  
12-11-10  
رمضان المبارک مطابق  
جون 2015ء

25 شعبان 13 جون 2015ء

حضرت حافظ لائق  
مولانا عمر صدیق صاحب

حضرت الحاج  
مولانا ارشاد الحق اتاری صاحب

29 شعبان 18-17  
رمضان المبارک مطابق  
جون 2015ء

28-27-26  
رمضان المبارک مطابق  
جون 2015ء

حضرت  
مولانا حافظ ندیم طہیر صاحب

حضرت  
مولانا داود ارشد صاحب

25-24-23  
8-7-6  
رمضان المبارک مطابق  
جون 2015ء

22-21-20  
5-4-3  
رمضان المبارک مطابق  
جون 2015ء

حضرت  
مولانا خاور رشید صاحب

نسیم صاحب  
پروفیسر کرم محمد

نوٹ: تمام طلباء 24 شعبان جمعہ شام تک ادارہ میں پہنچ جائیں اور موسم کے مطابق اپنے بستر ہمراہ لائیں

048  
3717475  
0302  
6970294

الذی لا یخلف  
الذی لا ینقض  
انتظامیہ جامعہ رحمانیہ اہلحدیث بلاک 19 چوک سرگودھا





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# مرکزی جمعیت اہل سنت اسلام آباد



## خصوصی ہدایات برائے تزکیہ

حضرت الامیر حافظ مقصود احمد کے حکم کے مطابق ملک بھر سے اسلام آباد/راولپنڈی میں آنے والے سفراء حضرات کے لیے ضروری ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کو مد نظر رکھیں:

### نوٹ

ان دستاویزات کی  
فوٹوکاپی ہمراہ لائیں

ضلعی یا صوبائی امیر کا نیا تزکیہ/تصدیق نامہ برائے رمضان المبارک سال 2015

مہتمم مدرسہ/انتظامیہ مسجد کی طرف سے سفارت نامہ

کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ (ذاتی)

ہفت روزہ ”الجمعیۃ“ (خریداری کی تازہ رسید) 106 راوی روڈ لاہور سے لے کر ہمراہ لائیں

### فارم برائے معلومات مدارس

_____	درجہ نام
_____	تعلیم
_____	فون نمبر
_____	اساتذہ کی تعداد
_____	طلباء کی تعداد
_____	رہائشی
_____	غائبانہ کی تعداد
_____	موجودہ تعلیمی مراحل
_____	مستقل ذریعہ آمدنی (اگر ہو تو)
_____	مزید ملاحظہ

مدرسے کے تین تین تین کا نام پتہ اور سہاکی نمبر

3	2	1
_____	_____	_____

_____	مدیر اعلیٰ کا نام اور سہاکی نمبر
_____	نائب مدیر کا نام اور سہاکی نمبر

ضلعی و صوبائی امراء حضرات سے درخواست ہے کہ وہ تزکیہ دیتے وقت صرف ایسے ادارہ کو ترجیح دیں جس کی فعال انتظامیہ کمیٹی ہو اور جن میں بیرونی طلباء پڑھتے ہوں، جماعتی نظم و ضبط اور وفاق المدارس السلفیہ کے ساتھ منسلک ہوں۔ برائے مہربانی اپنے دیئے ہوئے تزکیہ جات کی فہرست بذریعہ ڈاک روانہ کریں یا فیکس کریں (فیکس نمبر: 051-2607992)۔

حضرت الامیر حافظ مقصود احمد نے اسلام آباد/راولپنڈی کے تمام مقامی یونٹوں کے ذمہ داران، خطیب حضرات اور اہل ثروت حضرات کو بھی ہدایت کی ہے کہ وہ ہمارے تزکیہ کے بغیر کسی سے بھی تعاون نہ کریں اور پالیسی پر سختی سے عمل کریں تاکہ مدارس و مساجد کے ساتھ صحیح طور پر تعاون ہونے کے علاوہ جماعتی و تنظیمی پالیسی پر عمل ہو سکے اور جلسا زوں کا مکروہ دھندہ روکا جاسکے۔

سفراء حضرات اپنے مدرسہ کی تفصیلات دیئے گئے فارم کے مطابق لے کے آئیں

نوٹ: جو سفراء حضرات مندرجہ بالا قواعد و ضوابط پر پورا اندازتے ہوں وہ براہ مہربانی تشریف لانے کی زحمت نہ کریں

میاں نذیر احمد سلفی

ناظم اطلاعات و رابطہ

فون: 051-2607992, 0300-5317158

www.ahlehath.com.pk - Email: mjahisb@yahoo.com

20 مئی تا 17 جولائی 2015

بعد نماز عصر تا مغرب

مرکز الجمعیۃ (مسجد تقویۃ الاسلام)

عام سرائے شاپ، یاسمین روڈ، 2-7/3-G، اسلام آباد

(ویگن نمبر 120 اور 105)

تاریخ

وقت

بمقام

اوقات کار



علامہ یحییٰ بن خلیفہ  
عبدالعزیز حنیف  
صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان

نقیب الشیخ  
مقصود احمد  
حافظ  
صدر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

حضرت مولانا  
عبدالرؤف  
خلیفہ مسجد ہذا

ذریعہ نظامت  
ظہیر احمد  
قاری

ذکر الرحمن صدیقی  
آئی ڈی ٹی ڈی فوٹو سنٹر پاکستان

مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد

کے زیر اہتمام

# تحفظ حریم الشریعہ کا نفرین

عظیم الشان

حبیب اللہ  
قاری  
مدرس مسجد ہذا

9 مئی 2015 بروز ہفتہ بعد نماز عصر **مرکز اہل حدیث** مسجد مسی تقویۃ الاسلام G-7/3-2 اسلام آباد

انجینئر داؤد کھوکھر صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	حافظ عمالیاس چوہدری (نائب صدر مرکز اسلام آباد)	حافظ محمد شفیع (رکن جامعہ ملیہ اسلام آباد)	چوہدری محمد یونس (نائب صدر مرکز اسلام آباد)	حافظ عبدالرشید (نائب صدر مرکز اسلام آباد)	حافظ الوحید (نائب صدر مرکز اسلام آباد)	چوہدری محبوب احمد (نائب صدر مرکز اسلام آباد)
ڈاکٹر طیب الرحمن شاہ صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	حافظ محمد انور (نائب صدر مرکز اسلام آباد)	ڈاکٹر سہیل حسن (نائب صدر مرکز اسلام آباد)	ڈاکٹر طالب الرحمن شاہ (نائب صدر مرکز اسلام آباد)	ڈاکٹر طاہر محمود (نائب صدر مرکز اسلام آباد)	حافظ عتیق الرحمن (نائب صدر مرکز اسلام آباد)	حافظ طاہر کلیم (نائب صدر مرکز اسلام آباد)
ڈاکٹر عنایت اللہ صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	حافظ ابو عمر قریشی (نائب صدر مرکز اسلام آباد)	حافظ شامد نفیس (نائب صدر مرکز اسلام آباد)	حافظ عبدالوحید (نائب صدر مرکز اسلام آباد)	حافظ ابوبکر صدیق (نائب صدر مرکز اسلام آباد)	حافظ عبداللطیف (نائب صدر مرکز اسلام آباد)	حافظ عبدالرحمن جانی (نائب صدر مرکز اسلام آباد)

راشد شیخ صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	محقق العصر شیخ الحدیث اثری فیصل آباد	سید سبطین شاہ نقوی سرگودھا	خالد حمید صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	محمد احسن صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	عطاء اللہ صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	محمد اکرم صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان
آصف حبیب صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	حافظ طارق صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	عبدالرشید صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	محمد ارشد صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	ایم این بلوخی صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	محمد عباس صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	طارق محمود صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان
برہان الدین صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	اسامیل سحر صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	آصف شاہ صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	عتیق الرحمن صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	عبداللطیف صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	یاسر فاروق صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	محمد فاروق صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان
محمد رفیق صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	محمد رفیق صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	محمد رفیق صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	محمد رفیق صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	محمد رفیق صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	محمد رفیق صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان	محمد رفیق صدر مرکز جمعیت اہل حدیث پاکستان

نوٹ: خواتین کے لیے با پردہ انتظام ہو گا۔ شرکاء کے لیے کھانے کا بندوبست ہو گا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد

0321-6072316, 0300-5239499, 0300-5317155, 051-2607992, www.ahlhadith.com.pk



## ابو ہریرہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام

انسانیت کی فلاح و بہبود

پتہ  
آغاز میل  
پاکستان منٹ  
جی ٹی روڈ  
لاہور

## معززین کی ایک شام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بیت محراب مولانا محمد رفیع الدین صاحب  
 نائب ناظم اعلیٰ  
 مرکزی مجلس جمعیۃ علماء عربیہ پاکستان  
 کے ساتھ

9  
ء 2015  
می  
بروز  
مقرر  
شام 5 بجے تا رات 10 بجے

شیرینچات  
مجله سرفروشی  
محکم دین

محمّد بن حنابل  
عبد الغفور  
داکٹر صاحب

محمد نعیم صا

زیر نگرانی  
محرم بختاب  
صاحب  
میاں  
محمد طیب  
کیسٹ ۱۲۰۰

مولانا فراق حسنی

میدسراحمہ منی  
مولانا

سورۃ قمر

محمد بن حنبل  
محدث طراز فرماش  
اعوان

مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

عبدالمصطفیٰؐ، محمداشرفؐ، شہرہسازؐ، حافظصداقؐ، خالہجاویدؐ، شافعیالزمنؐ، ابراہیمسلمیؐ، عبدالرحمنؐ، محمدشرفؐ، محمدسینؐ، محمداحمقؐ، مشتاقاحقرؐ، عبداللہادیؐ، طاہراقبالؐ، مولانایحییٰؐ، نسیمحسینؐ، عطاالزمنؐ، عارفشاہؐ، عبدالرحمنؐ، محمدیوسعابدؐ، مولاناظہربانیؐ، خوشایاحمدؐ، حاجمحمدسعیدؐ

**0300  
4880673**

آل بیت رضی اللہ عنہم دار و عشرہ والاہم